نقوش حیات

حضرت شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان

تالیف

فاتح نیپال گنج الحاج مولانا عبدالجبار منظری برکاتی

سابق چیرمین مرکزی حج کمیٹی کاٹھمنڈو

بانی دارالعلوم فیض النبی و دارالعلوم برکاتیہ نیپال گنج (نیپال)

ناشر

مجمع البرکات اکیڈمی

خانقاہ برکات لہنہ شریف نیپال

نقوش حیات

حضرت شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان

مصنف:

فاتح نیپال گنج الحاج مولانا عبدالجبار منظری برکاتی

سابق چیئرمین مرکزی حج کمیٹی کاٹھمنڈو وبانی دارالعلوم فیض النبی ودارالعلوم برکاتیہ نیپال گنج (نیپال)

ناشر:

مجمع البرکات اکیڈمی

خانقاہ برکات، لہنہ شریف ۲۵، دھنوشا، نیپال

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	نقوش حیات (حضرت شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان)
مصنف	:	فاتح نیپال گنج الحاج مولانا عبدالجبار منظری برکاتی (سابق چیئرمین مرکزی حج کمیٹی کاٹھمنڈو وبانی دارالعلوم فیض النبی ودارالعلوم برکاتیہ نیپال گنج نیپال)
تصحیح واہتمام	:	الحاج احمد حسین برکاتی، خلیفہ حضور شیر نیپال
نظر ثانی	:	مولانا نور مصطفےٰ برکاتی، مہتمم جامعہ برکات الصالحات، سرسنڈ
سن طباعت	:	صفر المظفر ۱۴۴۳ھ، اکتوبر ۲۰۲۱ء
باراول	:	۱۱۰۰
ناشر	:	مجمع البرکات اکیڈمی، خانقاہ برکات، لہنہ شریف ۲۵، دھنوشا، نیپال
تعاون	:	شیدائیانِ حضور شیر نیپال، بسہیا (نیپال)

ملنے کے پتے

- خانقاہ برکات، لہنہ شریف ۲۵، دھنوشا، نیپال
- جامعہ برکات الصالحات، بائی پاس سرسنڈ
- دارالعلوم برکاتیہ، نیپال گنج، نیپال
- خواجہ بک ڈپو ۲ /۱۹ ۴ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی
- جامعہ برکات مدینہ، روضہ شریف ۱۱ مہوتری، نیپال

فہرست مضامین

پیش لفظ	۵
اپنی باتیں	۸
نذرانۂ عقیدت	۱۰
نقوش حیات	۱۱
ہائی اسکول میں بحالی	۱۴
آمد حضور شیر نیپال اور علاقائی حالت زار	۱۵
وہابیت سازی ناکام	۱۶
منظری سے ایک سوال	۱۷
مناظرہ کا دعویدار وہابی بذلت فرار	۱۹
مالمناظرۃ	۲۳
لادو مسجد کا معاملہ پولس میں	۲۸
شیر نیپال کی حکمت عملی	۳۲
آپ امانی نہیں منظری ہیں	۳۴
مسجد و مدرسہ کی توسیع اور جلسۂ عید میلاد النبی ﷺ	۳۵
رفیق العلماء کا خطاب کب؟	۳۶
ایک پیر میاں اور حضرت کا جلال	۳۶
مناظرہ باسوپٹی بازار	۳۹
بیرونی علماء کے اسماء	۳۹
آنکھوں دیکھا حال	۴۰
شیر نیپال کی مقبولیت کا راز	۵۱
قاضی القضاۃ و مفتی نیپال کا لقب کب اور کہاں	۵۲
شیر نیپال اور رد بدمذہباں	۵۴
شیر نیپال اور ایک وہابی دولہا	۵۴
مدرسہ اصلاح المسلمین سے الجامعہ حنفیہ تک	۶۹
صدر گیٹ کی تعمیر	۶۹
تلامذہ کی ناتمام فہرست	۷۱
سیپ کا چونا کھانا حرام ہے	۷۵
بریں عقل و دانش	۷۶
عورتیں فرض نماز بھی بیٹھ کر پڑھتی تھیں	۷۷

مساجد و مدارس کا قیام	۷۸
رشتہ کے لئے عقائد کی تحقیق	۸۰
حضرت صدیق کی سیرت مشعل راہ ہے	۸۴
ایک استفتاء اور اس کا جواب	۸۵
پریس کے قیام کے لئے جدوجہد	۸۶
حضرت کی روشن ضمیری اور کرامت	۸۷
کرامت	۹۰
کرامت	۹۳
کرامت	۹۵
افتراق بین المسلمین کا مجرم کون؟	۱۰۵
اتنانہ بڑھاپا کی داما کی حکایت	۱۰۹
بارگاہ مصطفےٰ میں حضرت شیر نیپال	۱۱۱
ولی را ولی می شناسد	۱۱۴
●●●	

پیش لفظ

ازقلم:مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد صدام حسین قادری امجدی
رضوی انصاری نائب قاضی شریعت ضلع غازی پور(یوپی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

ملک نیپال [redacted] میں ایسے ایسے علما،فضلا،کملا،صلحا،خطبا،نقبا،شعرا پیدا ہوئے جنھوں نے اپنے علم وفن سے پورے ملک نیپال کو جلابخشی ان میں ایک سب سے زیادہ نمایاں نام نامی،اسم گرامی آفتاب برج کمال،حامل لوائے اسلام،مقتدائے قوم وملت،شیخ طریقت،ناشر مسلک اعلیٰ حضرت،مخزن علم وحکمت،فقیہ بے بدل،سلطان الخطبا،رئیس الاتقیا،قطب نیپال،قاضی القضاۃ،خلیفہ حضور سید العلما واحسن العلما وتاج الشریعہ حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری الحاج الشاہ مفتی جیش محمد صدیقی ماتریدی حنفی قادری برکاتی رضوی المعروف حضور شیر نیپال علیہم الرحمۃ والرضوان کا ہے۔

جن کے علم وتقویٰ کی نورانی کرنیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔جن کی ذات گرامی سے علوم وحقائق کے ایسے چشمے ابلے،جن سے فکر وآگہی کے پژمردہ چمن لالہ زار بن گئے۔ جس نے پوری زندگی اپنے کردار واخلاق کی روشنی میں بلاتفریق برادری سیکڑوں آفتاب پیدا کیے جو علم وعمل کا سنگم اور علوم ومعارف کا ایسا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جس کی تلاطم خیز موجوں سے علم وحکمت کے نہ جانے کتنے لعل وگہر نکلے۔جس نے قوم وملت کی تعمیر وترقی کے لیے نہ صرف افکار ونظریات پیش کیے بلکہ دور دراز کا سفر کرکے ہچکولے کھاتی ملت کی

کشتی کو ساحل مراد سے ہمکنار کیا۔

دراصل جب بندہ خلوص وللّٰہیت کو اپنی ڈھال بنالیتا ہے تو بذات خود تمام معرکے سر ہوتے نظر آتے ہیں اور مشیت الٰہی اس کا دست وبازو بن کر اسے ہر موڑ پر سہارا دیتی ہے۔ اور وہ اکناف عالم کو اپنے وجود میں سمیٹ کر آفاق وانفس کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ خلوص وللّٰہیت کے پیکر جمیل،عزم وہمت کے کوہ گراں اخلاق وعادات کے حسن مجسم اور تقویٰ وطہارت میں سلف صالحین کے ایسے آئینہ دار تھے کہ بلاتفریق ذات وبرادری فیض رسانی کرتے رہے اور امتیازی سلوک ورواداری کو کبھی راہ نہ دی ایسی شخصیت پر ذات وبرادر پرستی اور افتراق بین المسلمین کا الزام بے بنیاد ہے۔اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا کرے اور فہم سقیم سے بچائے۔خدمت دین وملت ان کا خاص عنصر تھا۔ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت ان کے رگ وپے میں لہو کی طرح رواں دواں تھا، ذات پات وذاتی مفاد سے کوسوں دور رہ کر صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے احکامات الٰہیہ کی ترسیل ، پیغامات نبویہ کی تبلیغ،قوم وملت کی نصرت وحمایت،مسلک اہل سنت وجماعت المعروف ”مسلک اعلیٰ حضرت“ قدس سرہ کی ترویج واشاعت،احقاق حق وابطال باطل،اور مساجد ومدارس ومکاتب اور دینی ملی تنظیمات کے فروغ وبقا کے لئے ہمیشہ ہمیش کوشاں رہا کرتے تھے۔

بلاشبہ یقیناً حتماً جس طرح محبت رسول اللہ ﷺ ایمان کی اصل ہے۔اسی طرح عصر حاضر میں سیدنا امام اہل سنت،سرکار اعلیٰ حضرت،مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی محبت،سنیت وحقانیت کی پہچان ہے۔اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ فی زماننا حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر وحضور شیر نیپال سے محبت، واتباع ہی مسلک اعلیٰ حضرت سے محبت ہے اور ان سے بغض،مسلک اعلیٰ حضرت سے بغض ہے۔

ہم ہوئے ، تم ہوئے کہ میر ہوئے — ان کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے
ان کا سایہ ایک تجلی ان کا نقش پا چراغ — وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

بڑی خوشی کی بات ہے کہ مخیرّ قوم وملت، مصلح عوام اہل سنت، استاذ الاساتذہ، فخر نیپال، فاتح نیپال گنج حضرت علامہ ومولانا عبدالجبار منظری برکاتی صاحب قبلہ نے حضرت شیر نیپال نوراللہ مرقدہ کی حیات وخدمات اور واقعات وحقائق پر ایک نہایت وقیع کتاب ”بنام نقوش حیات“ تصنیف فرمائی ہیں۔ جوان کی عقیدت ومحبت وجانفشانی، عرق ریزی، دماغ سوزی، مشقت انگیزی کا روشن وتابناک آئینہ ہے۔ موصوف گرامی نے محض سوانح نگاری میں، مبالغہ آرائی یا لفاظی سے کام نہیں لیا ہے بلکہ حق نگاری سے کام لیا ہے۔ ذات برادری سے ہٹ کر تحقیقی، معلوماتی ذخایر پیش کیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ کتاب عوام وخواص سب کے لیے نافع ثابت ہوگی اور آنے والی نسلوں کے لیے ماخذ ومصدر کی حیثیت رکھے گی۔ اس کار عظیم پر ”منظری صاحب قبلہ دام فیوضہ“ میری طرف سے اور تمام ارباب علم ودانش اور مریدین ومتوسلین، معتقدین ومحبین کی طرف سے مبارک باد کے لائق ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک، صاحب لولاک ﷺ کے صدقے حضرت منظری صاحب کی اس کاوش کو مقبولیت عامہ عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں، نعمتوں عظمتوں اور برکتوں سے سرفراز فرمائے۔ اور ہم سب کو حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے چلائے ہوئے مشن اور مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز پر استقامت اور اس کی تبلیغ وتشہیر، ترویج واشاعت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اولیا
محمد صدام حسین قادری امجدی رضوی انصاری
صدر مفتی رضا دارالافتا والقضا والشفا، قصبہ محمد آباد، ضلع قازی پور
وبانی خانقاہ غوثیہ۔ مجراہتی سروا، مہوتری، نیپال
Contac No:. 9473589735 (Indin) 9807603456 (Nepali)

اپنی باتیں

نقوش حیات حضرت شیر نیپال لکھنے کے Motivaitors (محرکین) حضرت علامہ الحاج مفتی احمد حسین برکاتی خلیفۂ حضرت شیر نیپال اور عزیز گرامی حضرت علامہ مفتی مجیب الرحمٰن برکاتی خلیفۂ حضرت شیر نیپال ہیں۔

ان حضرات کا تقاضہ ہوا کہ آپ مسلسل ۱۰ سالوں تک ابتدائی دور میں حضرت کے شانہ بشانہ بزم ورزم میں دست وباز و بن کر ساتھ رہے اور دینی وملی خدمات انجام دیتے رہے۔ اس زمانہ کے حالات وخدمات کو سلک تحریر میں لایا جائے۔ جب کہ علاقائی علمائے اہل سنت نیپال کی موجود جماعت معدود چند عمر رسیدہ کے علاوہ سب کے سب یا تو طالب علم تھے یا اس جہانِ رنگ وبو میں چشم کشا ہی نہ ہوئے تھے، تو ابتدائی دس سالوں کے حالات وواقعات کون بیان کرے گا؟ میں نے بھی سونچا کہ بات سوفی صد درست ہے۔

اگر حضرت کے ابتدائی دہ سالہ دینی وملی خدمات اور حالات وواقعات جو میرے دیدہ وشنیدہ ہیں قلم بند نہ کئے گئے تو یہ بے بہا نایاب امانت میرے ساتھ گورستان میں روپوش ہوجائے گی۔ پھر باسوپٹی کے مناظرہ کا آنکھوں دیکھا حال ورو داد کون سنائے گا؟ حضرت کی روشن ضمیری کشف وکرامات اور واقعات کا بیان کون کرے گا؟ تعلیمات حضور شیر نیپال دین حق اسلام، مذہب حق اہل سنت وجماعت، اور مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی سچی تبلیغ واشاعت اور سلسلۂ برکاتیہ کا فروغ ہے جو آپ کا مقصد حیات اور آپ کا خاصہ تھا، اپنے مشاہدات ومعلومات کے مطابق قوم مسلم کے امانات سمجھ کر صفحۂ قرطاس پر لاکر رکھ دیا ہے۔

اور عام قارئین کے استفادہ کی رعایت کرتے ہوئے علمی موشگافیاں اور مشکل الفاظ سے قصداً احتراز کیا ہے۔ میری باتیں قصہ، کہانی اور افسانہ نہیں بلکہ مبنی بر حقائق و مشاہدات ہیں۔

دل کے نقوش ہیں انہیں رکھنا سنبھال کر
کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کر

امید قوی ہے کہ اگر ”نقوش حیات“ کا مطالعہ جماعتی تعصب، شخصیت پرستی، ذات وبرادری کی گروہ بندی سے الگ ہوکر بنظر انصاف اور تلاش حق کے لئے کیا گیا تو اس حقیقت کا فیصلہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے کہ حضرت شیر نیپال، مفتی اعظم نیپال، اور آل نیپال قاضی القضاۃ، مخدوم گرامی حضرت علامہ الحاج مفتی محمد جیش صدیقی قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان، من جانب اللہ، اسلام وسنیت کے سچے داعی وقائد اور سید العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان کی کرامت تھے۔

آپ کی ذات متعدد صفات حمیدہ کے حامل، اور حق وباطل کے درمیان حد فاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان کے نقش قدم پر رواں دواں رکھے۔ اور خاتمہ بالخیر فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

عبد الجبار منظری برکاتی
۵؍ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ

نذرانہ عقیدت

پاسبان اہل سنت حضرت شیر نیپال
ترجمان اعلیٰ حضرت حضرت شیر نیپال

دین وایمان کا محافظ حضرت شیر نیپال
قاطع کفر وضلالت حضرت شیر نیپال

سنیوں کا بچہ بچہ کس قدر ہے سوگوار
آہ رخصت ہوگئے حضرت شیر نیپال

سنیوں کو آپ سے ایمان کی شادابی ملی
مرشد برحق یقیناً حضرت شیر نیپال

حافظ ملت کا قول حق سنو! اے دوستو!
لشکر اسلام تنہا حضرت شیر نیپال

پنجشنبہ کی ہے شب میں نے دیکھا خواب میں
بارگاہ مصطفیٰ میں حضرت شیر نیپال

برملا یہ کہہ دیا حضرت ضیاء المصطفیٰ
نیپال میں ہے ایک ہی عالم حضرت شیر نیپال

منظری تو غم نہ کر اور کر دعاء غفار سے
سوئے جنت چل دیئے حضرت شیر نیپال

بعونہ تعالیٰ وتقدس

نقوش حیات حضرت شیر نیپال

انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی
انہیں کے مطلب کی کہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

یوں تو حضرت شیر نیپال سے ان کے نام ونسب اور حسب وجاہ سے دور طالب علمی سے ہی میں واقف تھا جن دنوں میں شمالی بہار میں اہل سنت و جماعت کی مرکزی درسگاہ ''الجامعۃ الاسلامیہ رضاء العلوم'' قصبہ کنہواں ضلع سیتامڑھی میں زیر تعلیم تھا حضرت شیر نیپال ان دنوں وہیں مدرسہ اشرف العلوم میں تعلیم حاصل کر رہے تھے لیکن میری ان سے ملاقات نہیں تھی زمانۂ طالب علمی میں بھی حضرت کی ذہانت وفطانت ذوق علمی کی وجہ سے شہرت تھی ۱۵/ پارہ ناظرہ قرآن کریم سے لے کر شرح جامی تک کی تعلیم رضاء العلوم میں راقم منظری نے حاصل کی اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے استاذ گرامی حضرت مولانا منظور احمد علیہ الرحمہ کی اجازت سے مدرسہ علیمیہ انوار العلوم دامودر پور مظفر پور کا رخ کیا مدرسہ کے صدر مدرس حضرت مولانا کاظم علی بستوی علیہ الرحمہ تھے مدرسہ کے مالی بحران کی وجہ سے میرا داخلہ نہ ہوا شیر نیپال ان دنوں اسی مدرسہ میں زیر تعلیم تھے شوال المکرم کا پہلا عشرہ تھا تعلیم ابھی شروع نہیں ہوئی تھی طلبہ کی آمدورفت ہو رہی تھی کچھ طلبہ سے ملاقات ہوئی تو ان لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ کو حافظ جیش محمد کے ساتھ آنا چاہیے تھا ان کے ساتھ آتے تو داخلہ ہو جاتا ان کے آنے کا انتظار کیجئے وہ بھی نیپال کے ہی ہیں اور اساتذہ کی نگاہ کرم میں ان کی بڑی عزت ومقبولیت ہے۔ میں حضرت کا انتظار کئے بغیر

پھلواری کے لئے روانہ ہو گیا ان دنوں شمالی بہار کے بہت سارے طلبہ خانقاہ مجیبیہ میں زیر تعلیم تھے اور بہار میں خانقاہ مجیبیہ کو مقبولیت حاصل تھی اور عوام تو عوام علمائے اہلسنت بھی خانقاہ مجیبیہ کے علما کی صلح کلیت سے ناواقف تھے یا دانستہ چشم پوشی کر رہے تھے میں خانقاہ پھلواری کا مرید بھی تھا میرے دل میں بھی پھلواری کی عقیدت تھی میرا داخلہ خانقاہ مجیبیہ کے دارالعلوم میں ہو گیا دو سال ۶۵ء سے ۶۶ء تک خانقاہ مجیبیہ میں تعلیم حاصل کرتا رہا اور خانقاہ کے حالات کا مطالعہ بھی کرتا رہا کبھی کبھی شاہ عون احمد صاحب سے علمائے اہل سنت و جماعت اور علمائے دیوبند کے مابین بنیادی عقائد میں اختلاف اور علمائے دیوبند کی گندی عبارتیں جو ان کی کتابوں میں ہیں اس سے متعلق بات چیت بھی ہوتی تھی چوں کہ میرے متعلق مشہور تھا کہ عبدالجبار بریلوی ہے۔ اور میری کچھ کتاب شاہ عون صاحب کے پاس تھی اس لئے درمیان اسباق کبھی کبھار بریلویت، پھلواریت، دیوبندیت سے متعلق بات چھڑ جاتی تھی اور میں شاہ صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہو پاتا تھا وہ کہتے کہ دونوں جماعت یعنی اہل سنت و جماعت (بریلوی) اور دیوبندی افراط وتفریط کے شکار بنے اور ہمارے اکابر یعنی خانقاہ مجیبیہ کے سجادگان اور علماء کا مسلک دونوں کے موقف کے مابین خیر الامور اوسطھا ہے اور میں ان کی عبارت کی وجہ سے علماء دیوبند کو خاطی کہتا ہوں کافر نہیں: میں ندوۃ العلماء لکھنؤ دار المصنفین اعظم گڑھ اور امارت شرعیہ کا بھی ممبر ہوں ان کے اجلاس میں شرکت کرتا ہوں ان کے جلسہ کی صدارت بھی کرتا ہوں میرے یہاں سب آتے ہیں اور میں بھی ان لوگوں کے یہاں جاتا ہوں اور میں ان کی اقتدا میں نماز پڑھ لیتا ہوں وہ بھی ہماری اقتدا میں نماز پڑھ لیتے ہیں اسی وجہ سے علمائے بریلوی ہم سے ملنا بھی پسند نہیں کرتے ۔ پھر ایک بار میں نے خود ہی مشاہدہ کر لیا کہ امارت شرعیہ کے خودساختہ امیر منت اللہ رحمانی خانقاہ مجیبیہ آیا نماز عصر کا وقت ہوا عصر کی امامت کے لئے شاہ عون نے رحمانی کو آگے کیا اور خانقاہ کے صاحب

سجادہ شاہ امان اللہ، ان کے خسر وعم شاہ نظام الدین والد شاہ عون احمد اور خود عون احمد اور صاحبزادگان، اساتذہ اور طلبہ نے دیوبندی امیر شریعت رحمانی صاحب کی اقتدا میں نماز پڑھی لیکن بحمدہٖ تعالیٰ کہ میں اور میرے ایک استاذ مولانا عبدالغفار صاحب پورنوی جو بریلی شریف کے فارغ تھے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی اور جماعت سے الگ ہوگئے اور مولانا عبدالغفار صاحب نے اپنے حجرہ میں نماز عصر پڑھی اور خانقاہ میں یہ بات مشہور ہوگئی حضرت مولانا عبدالغفار صاحب پورنوی اور مجھ راقم الحروف کو شاہ عون احمد کی ڈانٹ بھی پڑی اسی سال حضرت شیر نیپال مفتی جیش محمد صاحب قبلہ جامعہ اشرفیہ سے مولانا ساجد ابن زاہد حسین مجیبی علی پٹی، مولانا عبدالحمید تیپنپوری کے ساتھ خانقاہ مجیبیہ پہنچے آپ کا یہ سفر خانقاہ مجیبیہ کے اکابر واصاغر کے عقائد کے تحقیق کے سلسلہ میں تھا اور رہنمائی کے لیے مولانا ساجد اور مولانا عبدالحمید کو ساتھ لے لیا تھا چوں کہ یہ دونوں حضرات یہاں تعلیم حاصل کر چکے تھے اور مولانا ساجد کے والد اور مولانا عبدالحمید کے ماموں حافظ زاہد حسین مجیبی خانقاہ مجیبیہ کے مرید تھے اس لئے آسانی سے شاہ نظام الدین سے ملاقات ہوگئی اور مجھے بھی ان لوگوں نے اس ملاقات میں ساتھ کر لیا حضرت شیر نیپال نے شاہ نظام الدین کے سامنے علمائے دیوبند کی چند عبارتیں پیش کی اور علمائے خانقاہ مجیبیہ کا موقف جاننا چاہا اور شاہ صاحب بچنے کی کوشش کرتے رہے اور علمائے دیوبند کی گندی عبارتوں سے پہلوتہی بھی کرتے رہے حضرت شیر نیپال کے سوال سے شاہ صاحب جھنجھلا جاتے آواز تلخ ہوجاتی شیر نیپال آیات قرآنی پیش کرتے دلیل دیتے مگر شاہ صاحب کا صرف ایک ہی جواب کہ سب کچھ صحیح مگر ہمارے اکابر کا طریقہ بحث ومباحثہ اور مناظرہ نہیں رہا ہے اور تم لوگ اس کو پسند کرتے ہو علمائے دیوبند کی عبارت گندی ہے شان رسالت کے خلاف ہے ہم اور ہمارے مجیبی علما، علمائے دیوبند کو خاطی کہتے ہیں بحث کافی طویل ہوگئی اور شاہ صاحب جھنجھلاتے رہے اور مجلس برخاست ہوگئی

اور شیر نیپال یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے میں سمجھ گیا کہ آپ لوگوں کے نزدیک توہین نبی کفر نہیں ہے، شاہ نظام الدین کی مجلس سے اٹھ کر ہم لوگ شاہ عون کے پاس پہنچے حضرت شیر نیپال نے علمائے دیوبند کی عبارتوں سے متعلق گفتگو کا آغاز کرنا چاہا تو شاہ صاحب نے کہا کہ میرے والد شاہ نظام سے آپ کی گفتگو اس کے متعلق ہوچکی ہے مزید بحث ومباحثہ اور گفتگو کی ضرورت نہیں ہے، علمائے پھلواری خانقاہ مجیبیہ کا مسلک "آثارات پھلواری" نامی کتاب سے ظاہر ہے اس کا مطالعہ کریں حضرت شیر نیپال سے میری یہ پہلی مختصر ملاقات تھی اور یہ لوگ پھلواری سے واپس ہوگئے میں خانقاہ مجیبیہ کے علما کی صلح کلیت سے بیزار تو تھا ہی تعطیل کلاں کے بعد شوال المکرم ۱۹۶۷ھ میں بریلی شریف چلا گیا اور دارالعلوم منظر اسلام میں داخلہ لیا دو سال زیر تعلیم رہا اگست ۱۹۶۸ء۔ ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ میں سند فراغت سے مجھے نوازا گیا اور اس کے بعد جلد ہی میں گھر آگیا۔

ہائی اسکول میں بحالی

اس زمانہ میں ہائی اسکولوں میں جہاں مسلم طلبہ کی تعداد معتد بہ ہوتی تھی حکومت نیپال کی جانب سے اردو ٹیچر کی بحالی ہوا کرتی تھی جلیشو رہائی اسکول میں اردو ٹیچر کی جگہ خالی تھی ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر سے میرے والد صاحب مرحوم کے اچھے تعلقات تھے ہیڈ ماسٹر کی ایما پر میری تقرری کی کارروائی شروع ہوئی اسی درمیان مدرسہ مظہر اسلام بیلا ملحقہ جنکپور میں مدرس کی جگہ خالی ہوئی مدرسہ کو ایک فارغ التحصیل مدرس کی ضرورت تھی مدرسہ کے کچھ ممبران نے میرے گھر والوں سے درخواست کی کہ مولانا عبدالجبار منظری کو کچھ دنوں کے لیے ہمارے مدرسہ کی خدمت کے لئے دے دیجئے شعبان المعظم کا مہینہ ہے رمضان المبارک کی آمد قریب ہے، دو چار ماہ یہ سنبھال دیں گے جب تک

ہم لوگ دوسرے مدرس کا انتظام کرلیں گے اور ہائی اسکول کی ملازمت کے لیے جو کاغذی کاروائی ان کی چل رہی ہے جب تک پوری بھی ہوجائیں گی میرے گھروالے راضی ہوگئے اور میں بحیثیت مدرس مدرسہ مظہر اسلام بیلا جنکپور آگیا اور حضرت شیر نیپال الجامعۃ الاشرفیہ سے فراغت کے بعد بہار کی مشہور درسگاہ اہل سنت وجماعت دارالعلوم علیمیہ انوارالعلوم داموور پور مظفر پور تشریف لائے تو اراکین مدرسہ اور اساتذہ کرام کے اصرار پر بحیثیت مدرس وہیں بحال ہوگئے ایک سال تک درس وتدریس بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔

آمد حضور شیر نیپال اور علاقائی حالت زار

تعطیل کلاں میں اپنے وطن مالوف لہنہ تشریف لائے تو جنکپور کے سربرآوردہ حضرات اور مدرسہ اصلاح المسلمین جنکپور کے اراکین کی درخواست پر جنکپور تشریف لائے اس وقت مدرسہ اصلاح المسلمین ایک مکتب تھا جو حکومت نیپال سے سرکاری طور پر ۳ کلاس تک منظور شدہ تھا مولوی محمد مسلم مرحوم لوہا کپسیا ضلع مدھوبنی اور ماسٹر محمد شفیع صاحب سیہپور دھنوشا دونوں حضرات مدرسہ کے مدرس تھے حضرت شیر نیپال جنکپور تشریف تو لے آئے مگر آپ کے استعداد وصلاحیت کے مطابق نہ طلبہ تھے نہ درسگاہ تھی حضرت نے جنکپور اور قرب وجوار کے مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لیا مدارس اہل سنت اور علمائے اہل سنت وجماعت اور مسلم عوام کا گہرائی سے مطالعہ کیا آپ نے محسوس کیا کہ جنکپور میں اہل سنت وجماعت کے لئے ایک عظیم درسگاہ کی ضرورت ہے اگرچہ اس وقت علاقہ میں ایک دو مدارس اور علمائے اہل سنت اور بھی تھے مگر ان سے وہ کام نہ ہورہا تھا جو ہونا چاہیے تھا عقائد اہل سنت وجماعت کا فروغ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت اور مشرب کے معاملہ میں جو پختگی ہونی چاہیے وہ مفقود تھی عوام تو عوام، اس وقت کے

دو چار فارغین عمر رسیدہ علما تھے ان کا خود دیوبندی وہابی غیر مقلد سے راہ ورسم آمد ورفت شادی بیاہ کا معاملہ جاری تھا چندہ وصولی کا دھندہ، اپنی بہن، بیٹیوں کو وہابی کے نکاح میں دینا ان کی بیٹی اپنے گھر لانا۔

وہابیت سازی ناکام

بلکٹوا گاؤں نزد باسوپٹی بازار ضلع مدھوبنی کے دو سگے بھائی مولوی عین الحق راعین سلفی اور مولوی شمس الحق راعین سلفی غیر مقلد وہابی بڑی تیزی سے غیر مقلدیت وہابیت کو نیپال میں پھیلانے کی پوری کوشش کررہے تھے کہ مشرقی نیپال کے ضلع دھنوشا، مہوتری، سرہا میں راعین برادری کی کثرت اور علمائے اہل سنت کی غفلت کی وجہ سے وہابی مولویوں نے فائدہ اٹھانا چاہا اور اہل سنت وجماعت کی آبادی میں نقب زنی شروع کردی، رشتہ داری اور برادری کے نام پر وہابیت غیر مقلدیت کی تبلیغ وپرچار بھی شروع کردی اور کسی حد تک سنی آبادی میں وہابیت کا پلید رس گھولنے میں کامیاب ہوتے نظر آنے لگے تھے حضرت شیر نیپال حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ محدث مرادآبادی، حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ، بحرالعلوم حضرت علامہ شاہ مفتی عبدالمنان علیہ الرحمہ مبارک پوری کے علمی آغوش تربیت کے پروردہ تھے اساتذہ کرام نے اپنے ہونہار سپوت کو علم وحکمت، تفسیر وحدیث اور عقائد اہل سنت اور مسلک ومشرب کا جو جام پلایا تھا اسی خداداد صلاحیت کو بروئے کار لایا اور فتنہ غیر مقلدیت وہابیت پر کاری ضرب لگائی اور سدباب کے لئے اسی مدرسہ اصلاح المسلمین پرائمری اسکول جنکپور میں سراج الامۃ کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے منسوب مدرسہ حنفیہ کی داغ بیل ڈال نے میں کامیاب ہوئے اور ایک اشتہار بنام دارالعلوم حنفیہ شائع کیا اشتہار منظر عام پر آتے ہی ایوان وہابیت غیر مقلدیت میں زلزلہ آگیا اور

حضرت شیر نیپال کے مشن کو دبانے کی وہابیت کی طرف سے پوری کوشش ہونے لگی شہر جنکپور باشیوں میں دو یا تین گھر وہابی تھے ان لوگوں کو حضرت شیر نیپال کی مخالفت پر ابھارا اور مشن کو دبانے کی کوشش لا حاصل کرتے رہے مگر حضرت شیر نیپال کا معاملہ تو یہ تھا کہ

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اور اسی درمیان مدرسہ مظہر اسلام بیلا میں ہونیکی وجہ سے حضرت سے میری ملاقات مدرسہ حنفیہ میں ہوئی یہ میری دوسری ملاقات تھی آمدورفت کا سلسلہ شروع ہوا اور بہت قریب سے حضرت کی زندگی کا مطالعہ کا موقع ملا، میں نے پایا کہ اس مرد مجاہد، حق آگاہ، میں مذہب وملت، مسلک ومشرب، اصلاح عقائد اور تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت کا جذبہ بےکراں اور درد ہے۔ اکثر نماز عصر کے بعد حضرت کی خدمت میں بیلا سے میں حاضر ہوتا تھا۔

منظری سے ایک سوال اور نصیحت آمیز جواب

ایک روز حضرت نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آئندہ آپ کا پروگرام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کچھ دنوں کے لئے میں بیلا آیا ہوں جلیشو رہائی اسکول میں سرکاری ملازمت کے لئے درخواست دے چکا ہوں کارروائی چل رہی ہے اور ٹیچر کے عہدہ پر میری بحالی ہوجائے گی تو مدرسہ مظہر اسلام بیلا سے مستعفی ہوجاؤں گا یہ سن کر حضرت شیر نیپال مجھے نصیحت کرنے لگے کہ ہائی اسکول میں تنخواہ تو زیادہ ملے گی مگر پابندی صوم وصلوٰۃ وضع قطع میں فرق آنے لگے گا سر سے ٹوپی اتر جائے گی بے داڑھی والوں کے بیچ لمبی داڑھی پر آپ خود شرم محسوس کرنے لگیں گے تو داڑھی چھوٹی ہوجائے گی، اس لئے

اسکول کی ملازمت آپ کے لئے مناسب نہیں ہے، پھر یہ کہ نیپال میں علمائے اہل سنت وجماعت کی کمی ہے، جو لوگ حصول علم میں لگے ہیں" کئی سال بعد ان لوگوں کی فراغت ہوگی ابھی تو نیپال کا یہ علاقہ خالی ہے، بھائی حضرت مولانا زبیر احمد صاحب بریلی شریف سے فارغ ہوکر آئے، تو سنیت کی مشن پر مدرسہ تنظیم المسلمین لوکہا ضلع مدھوبنی بہار تشریف لے گئے وہاں ان کی ضرورت تھی سپول سے دیوبندی مولوی لوکہا کی مسلم آبادی میں دیوبندیت کا بیج بونے کی کوشش کررہے تھے ان لوگوں کی آمدورفت کا سلسلہ لگا تھا وہاں بھائی زبیر صاحب اچھا کام کررہے ہیں ان کی وہاں ضرورت ہے سنیت کی حفاظت کے لئے بہار کی مشہور درسگاہ دارالعلوم علیمیہ انوار العلوم سے میں مستعفی ہوکر جنکپور آگیا ہوں وہابیت سلفیت غیر مقلدیت کی سرکوبی کے لئے مدرسہ حنفیہ کی داغ بیل ڈالی ہے اس مشن میں آپ میرا ساتھ دیجئے خوشی ہے کہ آپ بریلی شریف سے فارغ ہوکر سند فراغت لے کر آئے ہیں، آپ کی صافی (حواری) برادری میں پڑھے لکھے لوگ بہت کم ہیں منصوری برادری کو دیکھئے مسلمان ہوتے ہوئے بہت سے تاڑی کا کاروبار کرتے ہیں، قوم وملت کی اصلاح اور تحفظ عقائد اہل سنت وجماعت کے لئے ہم لوگ مل کر کام کریں! حضرت کی باتوں سے میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، ملاقات کا سلسلہ جاری رہا، بیلا سے نماز عصر کے بعد جب بھی میں چائے نوشی کے لئے جنکپور آتا، تو حضرت کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا، عالم شباب میں تقویٰ وطہارت، خشیت الٰہی، محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چاشنی، عظمت صحابہ، عقیدت اولیائے کرام وسادات عظام اور علمائے اہل سنت کا احترام، طلبہ کے مشفق استاذ، ہم عصر علما کے رفیق، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پہ شفقت وپیار کا پیکر، دشمنان دین وایمان کے لئے غضب جبار، شمشیر آبدار آپ کو میں نے پایا اور حضرت نے مدرسہ میں ایک انجمن قائم کرنے کا مشورہ دیا اور حضرت کی ایماء پر انجمن قادریہ غوثیہ اور طلبہ کے لئے ہفتہ وار مجلس بزم خطابت کا قیام

عمل آیا جس کا سکریٹری حضرت نے اس ناچیز کو ذمہ داری آنے پر میں انجمن کے فروغ وترقی کے لئے کوشش کرتا رہا اور دوکانوں میں ڈبے لگائے گئے جس سے کچھ آمدنی ہونے لگی اسی آمدنی سے مدرسہ کے طلبہ اور شہر کے نوجوانوں کے مطالعہ کے لئے کتابیں خریدی گئیں جس سے طلبہ اور شہر کا پڑھا لکھا طبقہ مستفیض ہونے لگا حضرت کی کرم نوازی سے بیلا میں رہتے ہوئے میں مدرسہ حنفیہ کا ایک عضو ہو چکا تھا۔

وہابی مناظر بذلت فرار

شعبان المعظم کی بات ہے۔ حضرت کو تراویح کے سلسلہ میں پٹنہ جانا تھا روانگی کی تاریخ قریب تھی اسی درمیان بلکٹوا متصل باسوپٹی بازار کا ایک وہابی غیر مقلد مولوی شمس الحق سلفی جنکپور چڑھ آیا اس کو اطلاع تھی کہ مولانا جیش حافظ قرآن بھی ہیں وہ پٹنہ لان کی مسجد میں ہر سال رمضان المبارک میں تراویح سناتے ہیں پٹنہ جا چکے ہوں گے میدان خالی ہے جی کھول کر ہفوات بکیں گے اور مناظرہ کا چیلنج کریں گے اور عوام کو گمراہ کریں گے کہ میں تو مناظرہ کے لئے آیا تھا مقابلہ کے ڈر سے مولانا جیش فرار ہو گئے ایسے میں میری خوب واہ واہی ہوگی اور میری دھاک بیٹھ جائے گی بلکٹوی مولوی جنکپور آتے ہوئے باسوپٹی کے علاقہ کے قرب وجوار میں یہ پرچار کرتا ہوا آیا کہ مولانا جیش سے مناظرہ کے لئے جنکپور جارہا ہوں یہ سن کر دونوں طرف کی عوام حنفی اہل سنت وجماعت اور سلفی غیر مقلد وہابی جنکپور میں جمع ہونے لگے حضرت سے لوگ آکر ملنے لگے پوچھا کیسے آنا ہوا یہ مجمع کیسا ہے؟ لوگوں کے بیان سے معلوم ہوا کہ مولوی شمس الحق غیر مقلد وہابی جنکپور آیا ہے اور راستہ میں یہ پرچار کرتا ہوا آیا ہے کہ مولانا جیش سے مناظرہ کے لئے جارہا ہوں ہم لوگوں نے کبھی مناظرہ نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے اس لئے مناظرہ دیکھنے اور سننے آئے ہیں حضرت شیر نیپال نے مدرسہ کے صدر شہید میاں انصاری اور

سکریٹری محمد انیس قریشی صاحب کو خبر کیا وہ لوگ آئے باہر سے آئے ہوئے عوام کی بات سنی اور تحقیق حال کے لئے چلے گئے تھوڑی دیر بعد واپس آکر سکریٹری صاحب نے اطلاع دی کہ مولوی شمس الحق بلکٹوا اور اس کے کچھ معاونین آئے ہیں عبدالحفیظ لہیری وہابی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے ہیں، مناظرہ سے انکار کررہے ہیں اور آج کی شب اسحاق میاں جی وہابی کے دالان میں ان کی تقریر ہوگی حضرت نے یہ سن کر مجھے حکم دیا کہ آپ بھی اپنی انجمن کی جانب سے آج کی شب تقریر کا پروگرام رکھئے وہابی مولوی نے شرارت کی تو اس کا جواب دیا جائے گا قرب وجوار کے علمائے اہل سنت جو اس وقت تھے وہ حضرات بھی مناظرہ کی خبر سن کر مدرسہ حنفیہ آچکے تھے جناب سکریٹری محمد انیس قریشی صاحب کے مشورہ پر قرب وجوار کے اثر ورسوخ والے حضرات اہل سنت وجماعت بھی بلائے گئے اس طرح علمائے اہل سنت وجماعت، طلبہ اور عوام وخواص کی بھیڑ جمع ہوگئی بعد نماز عشا تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مجلس کا آغاز ہوا مدرسہ حنفیہ سے تقریباً پچاس میٹر کی دوری پر جانب جنوب اسحاق میاں جی کے دالان میں وہابی مولوی شمس الحق کی تقریر شروع ہوئی حضرت نے وہابی مولوی کے ہفوات وبکواس نوٹ کرنے کے لئے ماسٹر حبیب اللہ صاحب کو مقرر کیا ماسٹر صاحب باسوپٹی باشی تھے اور لہنہ ہائی اسکول میں اردو کے ٹیچر تھے ماسٹر موصوف وہابی مولوی کی تقریر کا نوٹ لا لاکر حضرت کو پیش کرتے رہے اہل سنت وجماعت کی طرف سے حنفیہ کے مائک پر حضرت نے مجھے کھڑا کیا تھا اور میری تقریر ہو رہی تھی ماسٹر حبیب اللہ صاحب کے لائے ہوئے نوٹ سے ایک پرچہ حضرت نے میری طرف پیش کیا جس میں لکھا تھا کہ وہابی مولوی شمس الحق نبی کریم ﷺ کو اپنا جیسا بشر کہہ رہا ہے اور کہتا ہے ہمارے آپ کی طرح نبی ﷺ کھاتے پیتے تھے، چلتے پھرتے تھے، نکاح فرمایا اولادیں ہوئیں، جہاد میں زخمی ہوئے، دندان مبارک شہید ہوئے، میں اس پرچہ کے

جواب میں وہابی مولوی کو کہا سنو! یہ تو وہی دلیل ہے جو کفار و مشرکین نے دیا تھا کہ اس نبی ﷺ کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ تو ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں بازار جاتے ہیں کفار مکہ کے اعتراض کو رب کریم نے قرآن کریم میں نقل فرمایا ہے ہم اہل سنت و جماعت کا صاف ستھرا عقیدہ ہے کہ سارے انبیائے کرام و رسولان عظام صلوات اللہ علیہم اجمعین بشر ہیں لیکن ہم جیسے بشر نہیں ہیں ان کی بشریت بے مثل و بے مثال ہے جس کی کوئی نظیر نہیں حقیقت محمدیہ ﷺ نور ہے اور بشر کی طرف لباس بشریت میں تشریف لائے، آیات قرآنی اور احادیث نبوی شاہد ہے اور سب سے پہلے توہین کی نیت سے نبی کو بشر کہنے والا ابلیس لعین ہے تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے فرشتو! آدم کا سجدہ کرو تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا اور ابلیس سجدہ کا منکر ہوا، اور اکڑا کھڑا رہا خالق اکبر نے پوچھا سجدہ کا حکم تو میرا تھا تمہیں کس نے سجدہ سے روکا تو ابلیس نے اپنی دلیل بارگاہ رب العزت میں پیش کیا ''أأسجد لبشر'' کیا میں بشر کا سجدہ کروں؟ آج ابلیس کی ذریت بھی وہی راگ الاپ رہی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے ہی طرح بشر تھے میری تقریر جاری تھی کہ دوسرا پرچہ ماسٹر صاحب لے کر آئے کہ وہابی مولوی کہہ رہا ہے کہ اہل سنت و جماعت نبی کریم کے لئے علم غیب مانتے ہیں حالاں کہ علم غیب تو خاصۂ خدا ہے خدا کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا اگر نبی کریم کو علم غیب ہوتا اور آپ غیب جانتے تو حضرت ام المؤمنین عائشہ پر جب تہمت لگی تھی تو آپ نے حضرت صدیقہ سے بول چال کیوں بند کر دیا تھا اور آپ نے حضرت عائشہ سے کچھ دنوں قطع تعلق فرمالیا تھا اور کیوں نہ اعلان کیا کہ یہ بات غلط ہے، بے بنیاد ہے، عائشہ پاک ہے طیبہ طاہرہ ہے یہ غلط الزام ہے، میری بیوی ایسی نہیں ہے، اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو علم غیب نہ تھا۔ یہ نوٹ ماسٹر صاحب نے لا کر دیا حضرت نے پرچہ پڑھ کر میری طرف کر دیا چوں کہ مائک پر میں تھا پرچہ پڑھا اور پھر میرا جواب شروع ہوا میں نے للکارتے ہوئے کہا وہابی مولوی سن لو اس

افک والی حدیث کو نہ تو تو سمجھا ہے اور نہ سمجھ پائے گا یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اور جس روز میرا سبق دورۂ حدیث میں بخاری کی یہ حدیث تھا سبق شروع ہوا جیسے ہی اس حدیث کی تلاوت ہوئی استاذ گرامی بحر العلوم حضرت مفتی سید افضل حسین مونگیری جو ہمارے بخاری کے استاذ تھے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے جماعت کے طلبہ بھی رونے لگے اور کہنے لگے کہ ایسے بھی کلمہ کے پڑھنے والے تھے جو حرم نبوی پر اتنا بڑا الزام لگا دیا اور اپنے کو مسلمان کہا کرتے تھے روتے رہے اور کتاب بند کر دیا اور اس روز سبق نہ پڑھا سکے جواباً میں نے مولوی شمس الحق کو کہا اگر تجھے غیرت ایمانی ہوتی تو اس حدیث کو عوام کے سامنے تو پیش ہی نہیں کرتا مگر شان رسالت و نبوت سے جو بغض و عناد تمہارے دل میں ہے اس نے علم غیب نبی کی نفی و انکار سے مجبور ہو کر اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے سنو! ایمان و ایقان کی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے نبی کا معنی صاحبان لغات نے ڈھکی چھپی چیزوں کو جاننے والا بتایا ہے مفسرین قرآن نے یہی تفسیر کی ہے مگر تم تو نور حق سے محروم ہو تمہیں کہاں نظر آئے گا کیا خوب لکھا اکبر الہ آبادی نے ۔

آنکھ والے تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ام المؤمنین حضرت عائشہ طیبہ طاہرہ کے پاکدامنی و پارسائی کا علم تھا اور بالیقین تھا مگر بات گھر کی تھی خود زبان نبوت سے پاکی کا اعلان فرماتے تو تم جیسے اسلام کے چھپے دشمن یہ کہتے کہ نبی کے اپنے گھر کا معاملہ ہے تو پردہ پوشی فرما رہے ہیں نبی کو علم تھا کہ زبان خاموش رہے گی تو حضرت عائشہ کی تطہیر کی آیت اللہ سبحانہ تعالیٰ نازل فرمائے گا اور صبح قیامت تک حضرت عائشہ کی تطہیر کا خطبہ ایمان والے پڑھتے رہیں گے: وہابیو! ذرا سوچو تو سہی اگر تمہاری بیوی یا بیٹی پر یہی الزام بلکٹوا میں لگائے

اورتم خود صفائی پیش کرو میری بیوی پاک ہے میری بیٹی پاک ہے ہمارے دشمنوں نے غلط الزام لگایا ہے تو گاؤں والے الزام لگانے والے اڑائیں گے کہ دیکھو مولوی شمس الحق کے اپنی بیٹی، بیوی کا معاملہ ہے اس لئے پردہ ڈال رہا ہے اور بھی طرح طرح کی باتیں کریں گے اس وقت ضرورت ہے کہ گاؤں کے دوسرے لوگ تمہارے گھر والوں کی صفائی پیش کریں پاکی بیان کریں جب میری طرف سے جواب سنا تو وہابی مولوی نے یہ کہتے ہوئے اپنی تقریر بند کردی کہ مجھے گالی دی جارہی ہے اور مجلس ختم کردی ماسٹر حبیب اللہ یہ رپوٹ لائے بحکم حضرت شیر نیپال صلوٰۃ وسلام پر ہم نے بھی مجلس ختم کردی اور وہابی مولوی اپنی پناہ گاہ چلے گئے شب اس نے کس طرح گذاری معلوم نہیں ہاں کل ہو کر صبح پھر اسحاق میاں جی کے دالان میں وہابیوں کا اجتماع ہوا اور ایک تحریر مولوی شمس الحق نے حضرت شیر نیپال کو بدست ماسٹر حبیب اللہ صاحب بھیجا جو عربی زبان میں تھی جس میں کچھ سوالات تھے۔

ماالمناظرۃ

مناظرہ کس کو کہتے ہیں؟ مکالمہ کس کو کہتے ہیں؟ مجادلہ کس کو کہتے ہیں؟ اس کی تعریف بیان کیجئے اور دیوان حماسہ کا ایک عربی شعر لکھا تھا کہ اس کا ترجمہ کیجئے حضرت شیر نیپال نے عربی میں جواب لکھا اس وقت جو علمائے اہل سنت تھے انہیں سوالات اور اس کے جوابات پڑھ کر حضرت نے سنایا سبھوں نے جواب کی تعریف تحسین کی اور علمائے اہل سنت کی رائے یہ ہوئی کہ جواب پر آپ دستخط نہ کریں بلکہ علمائے اہل سنت سے کوئی اور دستخط کرے وہابیوں کو یہ بتانے کے لئے کہ حضرت شیر نیپال اہل سنت کے اکابر علما سے ہیں امیر علمائے اہل سنت ہیں تمہارے جواب کے لئے اہل سنت و جماعت کے اصاغر علما ہی کافی ہیں اس رائے کے بعد ہماری جماعت کی طرف سے ایک عالم مولانا کلیم الدین نے دستخط کیا اور ماسٹر صاحب کے ذریعہ مولوی شمس الحق وہابی کو بھیجا گیا

عربی مکتوب کا جواب عربی میں دیکھ کر وہابی مولوی نے کہا جواب پر مولانا جیش محمد کا دستخط ہونا چاہیے جواب پر کسی دوسرے کا دستخط ہے دستخط کنندہ کو میں نہیں جانتا ہوں میرا مخاطب و مقابل مولانا جیش محمد ہیں۔

ماسٹر صاحب حضرت کے پاس جواب واپس لے آئے تھوڑی دیر علمائے اہل سنت و جماعت کے مابین گفت وشنید غور وفکر ہوتا رہا۔حضرت کی رائے ہوئی کہ منظری صاحب کو بھیجا جائے اور وہابی مولوی کو سمجھائے کہ اگر جواب میں کوئی کمی ہے تو جواب الجواب لکھو! اور مجھ کو حضرت نے مولوی شمس الحق کی تحریر کے کچھ مضمرات ونکات سمجھادئے کہ آپ کو اس سے اس کی تحریر سے متعلق سوال کرنا ہے اس کی جوتی اسی کے سر مارنا ہے مولوی شمس الحق کی تحریر کا ایک جملہ تھا ایھا الجیش واعوانہ اجیبوا۔ جس کا ترجمہ ہوتا ہے کہ اے جیش اور اس کے مددگار تم سب جواب دو! میں حضرت شیر نیپال اور علمائے اہل سنت کی رائے اور حکم سے جواب لے کر اسحاق میاں جی کے دالان کی طرف روانہ ہوا جہاں مولوی شمس الحق اپنی مجلس جمائے بیٹھا تھا لوگوں نے دور سے ہی مجھے آتے دیکھا تو بوء محمد عرف بوئے لال ونجیب خاں محمد ادریس راعین وغیرہم مجمع میں میرے لئے راستہ بنانے لگے اور کہنے لگے ہٹو ہٹو راستہ دو منظری صاحب آرہے ہیں سارا مجمع کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ مولوی شمس الحق اور اس کے حواری بھی کھڑے ہو گئے اور ہیبت سے سب کانپنے لگے تھر تھراہٹ وکپ کپاہٹ کی وجہ سے وہ تخت جس پر مولوی شمس الحق مع حواری تھا ٹوٹ گیا اور وہابیوں کے چہرے پر پژمردگی چھاگئی میں نے مولوی شمس الحق سے پوچھا کہ آپ نے جواب کیوں نہیں لیا ہے تو انھوں نے کہا کہ میرا مخاطب تو مولانا جیش ہیں اور جواب پر مولانا کلیم صاحب کا دستخط ہے میں کلیم کو نہیں جانتا ہوں اور وہ میرا مخاطب بھی نہیں ہے اس پر میں نے کہا آپ اپنی تحریر ان عوام کے سامنے پڑھئے مولانا شمس الحق میرے کہنے سے اپنی تحریر پڑھنا شروع کیا جب ایھا

الجیش واعوانه اجیبوا۔ پڑھا تو میں نے کہا چپ رہیے یہ بتائے کہ اجیبوا کون سا صیغہ ہے واحد یا جمع؟ اور اعوان کا معنی کیا ہے؟ جواباً مولوی شمس الحق نے کہا اعوان کا معنی مددگار ہے اور اجیبوا جمع کا صیغہ ہے میں نے کہا آپ اپنی تحریر خود نہیں سمجھ پار ہے ہیں آپ کا مخاطب صرف مولانا جیش صاحب ہیں تو آپ نے لفظ اعوان کیوں لکھا اور جمع کا صیغہ استعمال کیوں کیا؟ آپ نے ایها الجیش واعوانه اجیبوا لکھ کر سارے اہل سنت وجماعت اور حضرت مولانا جیش صاحب کے حواری وانصار معاون ومددگار کو چیلنج کیا ہے مولانا جیش کی طرف سے کوئی بھی عالم آپ کو جواب دے سکتا ہے، اور آپ کو اپنی تحریر کی بنا پر ماننا ہوگا مولوی شمس الحق پر لرزہ تھا کانپتے ہوئے کہا کہ ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں نے جواب مان لیا مگر میرے ایک سوال کا جواب نہیں دیا ہے میں نے کہا جواب تو دیا ہے آپ نے دیوان حماسہ کا ایک شعر لکھا ہے جس کا ترجمہ کرنے کو آپ نے کہا ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا جواب تو ہے (عربوا) اعراب لگاؤ آپ اعراب لگا یئے ہم ترجمہ کریں گے اس پر وہ بوکھلا گیا اتنے میں مجمع سے بوئے محمد (بوئے لال) محمد ادریس راعین نجیب خان وغیرہم کہنے لگے یہ وہابی کیسا مولوی ہے خود اپنی تحریر نہیں سمجھ رہا ہے میں نے عوام کو خاموش کیا اور عوام سے پوچھا کہ آپ حضرات کیا جاننا چاہتے ہیں؟ کون مولانا کتنا قابل ہے کس کو عربی زبان میں لکھنا پڑھنا آتا ہے کون عربی میں مضمون لکھ سکتا ہے خط وکتابت کرسکتا ہے عربی زبان میں تقریر کرسکتا ہے اور کون نہیں کرسکتا ہے؟ یا آپ حضرات یہ جاننا چاہتے ہیں کہ امام کی تقلید صحیح ہے یا نہیں؟ میلاد شریف کی مجلس کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ صلوٰۃ وسلام بحالت قیام صحیح ہے یا سینہ پر عورتوں کی طرح ہاتھ باندھنا صحیح ہے نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا چاہیے یا بلند آواز سے جس سے مسجد میں شور مچ جائے؟ عوام کی طرف سے جواب ملا ہم لوگوں کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہے کہ کس کو عربی میں تقریر آتی ہے کس کو نہیں آتی ہے اور ہم لوگ عربی سمجھ بھی نہیں

پائیں گے ہم عوام کو تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ میلاد شریف کی محفل سجانا صلوٰۃ وسلام پڑھنا درود وفاتحہ کرنا حنفی ہونا آمین آہستہ پڑھنا نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر نماز کی نیت باندھنا صحیح ہے یا نہیں؟ میں نے کہا آپ لوگوں کو جو چاہیے اس میں کا ایک بھی سوال مولوی شمس الحق وہابی نے نہیں کیا ہے۔ اتنی بات سن کر عوام برہم ہوگئی کہ یہ وہابی مولوی مناظرہ کرنے آیا ہے یا عوام کو بیوقوف بنانے آیا ہے کسی نے کہا وہابی مولوی کو کچھ آتا ہی نہیں ہے کیا مناظرہ کریگا کسی نے کہا مناظرہ ہوگیا وہابی ہار گیا سنیوں کی جیت ہوگئی اتنے میں بوئے محمد (بوئے لال) عبدالحفیظ انصاری سلیمان خان اور حنفیہ کے طلبہ نعرۂ تکبیر ونعرۂ رسالت کی صدا بلند کرنے لگے، علمائے اہل سنت زندہ باد مولانا جیش صاحب زندہ باد وہابی مولوی مردہ باد کا نعرہ لگانے لگے۔ اپنی شکست دیکھتے ہوئے مولوی شمس الحق گھبرانے لگے اور مجھ سے کہا کہ ہم نے آپ کا جواب تسلیم کیا آپ جایئے نماز ظہر کے بعد جواب الجواب بھیجوں گا ظہر سے لے کر مغرب تک مولوی شمس الحق کی طرف سے جواب الجواب آنے کا انتظار حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کرتے رہے مگر نہ کوئی جواب آیا اور نہ دوبارہ مولوی شمس الحق ہی عوام کے سامنے آئے حضرت نے بعد مغرب جناب سکریٹری محمد انیس قریشی صاحب کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے کہا سکریٹری صاحب گئے اور دیر رات بعد نماز عشاء خبر لائے کہ مولوی شمس الحق شہر کے چیرمین رادھا ماڑواری کے گھر پناہ لیا ہے میں نے بہت دباؤ ڈالا کہ چلئے عوام پر حق وباطل ظاہر ہوجائے آپ دونوں طرف کے عالم مناظرہ مباحثہ کیجئے مگر تیار نہ ہوا حضرت صبح نماز فجر کے بعد علمائے اہل سنت وجماعت سے گفتگو کرنے لگے مجھے کسی ضروری کام سے بوہروا گاؤں جانا تھا میں سائیکل سے بوہروا کے لئے روانہ ہوگیا گُوا سے جب میں آگے بڑھا تو دیکھا مولوی شمس الحق مولوی امانت اللہ سوٹھگاؤں والا اسحاق انصاری اور عبدالحفیظ لہیری کے ہمراہ فرار ہورہے ہیں ان لوگوں

نے مجھے دیکھا تو گھبرانے لگے مجھے پہچان لیا کہ یہ تومولانا منظری ہے جو شیر نیپال کا جواب لے کر آیا تھا مجھ سے مخاطب ہوکر کہا مولانا اب تو میرا پیچھا چھوڑ دیجئے کل عوام کے سامنے جو میری بے عزتی آپ نے کی اور عوام نے میرا مذاق اُڑایا وہ کیا کم ہے میں نے کہا اچھا لیجئے میں واپس ہوتا ہوں اور میں گوارام پور کے درمیان سے واپس ہوگیا میں واپس اسی لئے ہوگیا کہ حضرت کو اور علمائے اہل سنت کو خوش خبری دے دوں میں واپس آکر سارا واقعہ بیان کیا سب لوگ بہت خوش ہوئے نعرۂ تکبیر ورسالت کی صدائیں بلند ہوئیں حضرت نے مختصر تقریر بعنوان جاء الحق وزہق الباطل فرمائی صلوٰۃ وسلام اور دعا پر حضرت نے مجلس ختم کی اور مجھے خوش خبری لانے اور باطل کے مقابل میں بے جھجک بات کرنے پر بہت دعائیں دیں قارئین حضرات جو کچھ میں نے قلم بند کیا ہے یہ سب میرے ذہن میں محفوظ تھے آج بھی چشم دید حضرات احمد رضا برکاتی، مستقیم برکاتی، عبدالحفیظ انصاری، ماسٹر شعیب صاحب وغیرہم موجود ہیں شعبان المعظم کی ۲۸ / یا ۲۹ تاریخ تھی چاند ہوسکتا تھا اور حضرت کو پٹنہ لان کی مسجد میں تراویح پڑھانا تھا ۲۷ کی شب تراویح میں ختم قرآن کریم فرما کر ۲۷ / ۲۸ رمضان المبارک کو آپ مدرسہ حنفیہ واپس تشریف لائے بعد عید حضرت نے مجھے بلانے کے لئے ایک طالب علم کو میرے پاس بھیجا میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا درمیان چائے نوشی مناظرہ کی بات چھڑ گئی اور تبصرہ ہوتا رہا اور حضرت میری ہمت افزائی فرماتے رہے حضرت نے فرمایا آپ نے تو وہابی مولوی کا پیچھا کرتے کرتے سرحد پار کرادیا اب پھر وہ وہابی نیپال میں داخل ہونے کا نام نہ لے گا میرے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اور میں نے کہا حضرت میں تو اپنے کام سے بوہرواگاؤں جارہا تھا اتفاقاً مفرور ومقہور سے ملاقات راہ میں ہوگئی اور اس کو گمان ہوا کہ میں اس کا پیچھا کررہا ہوں جبھی تو مجھ سے کہا کہ مولانا اب تو میرا پیچھا چھوڑ دو کل جو عوام کے سامنے میری بے عزتی ہوئی کیا وہ کم تھی اس بات سے میں اس لئے واپس

ہوگیا اور ربوہروا نہیں گیا کہ اس کو یقین ہوجائے کہ واقعی میں اسی کا پیچھا کررہا ہوں

بلبلا مژدۂ بہار بیار * خبر بد بہ بوم شوم گذار

اور آپ کو خوش خبری سنادوں تاکہ آپ وقت پر پٹنہ تشریف لیجائیں وہابیو نے سوچا تھا کہ آپ پٹنہ چلے گئے ہوں گے عموماً حافظ قرآن رمضان المبارک سے ایک آدھ ہفتہ قبل اپنی جگہ تراویح کے لئے چلے جاتے ہیں آپ بھی چلے گئے ہوں گے سونا جنگل رات اندھیری ہے شیر اپنے کچھار سے باہر ہے روباہوں کو اچھلنے کودنے اور شور مچانے کا خوب موقع ملا ہے چلو فتح کا طبل بجالیں مگر وہابی مولویوں نے جو سونچا تھا اس کے برعکس ہوا اور ان کو ذلت ورسوائی اٹھانی پڑی اور خائب وخاسر ہوکر راہ فرار اختیار کرنا پڑا۔

لادو مسجد کا معاملہ پولس میں

حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اب آپ بیلا سے مستعفی ہوکر مدرسہ حنفیہ آجایئے مجھے آپ کی ضرورت ہے، میں نے عرض کیا کہ حضرت اس وقت لادو کی مسجد کا معاملہ پولس میں چل رہا ہے اس کو حل ہوجانے دیجئے پھر میں آجاؤں گا، ہوا یوں تھا کہ لادو گاؤں کی مسلم آبادی بیلا کی بنسبت زیادہ ہونے کے باوجود وہاں مسجد نہیں تھی میری کوشش سے وہاں کے لوگ مسجد کے لیے تیار ہوئے محمد مسلم اور فوجدار میاں عبدالسبحان اور کچھ نوجوان جو سگریٹ فیکٹری میں ملازم تھے جوش وجذبہ میں آئے اور ایک صاحب نے اپنا دالان مسجد کے لئے وقف کردیا دالان کا رخ صحیح تھا اس سے صرف باہری حصہ کو جانوروں سے حفاظت کے لئے بانس کی بلی سے گھیرابندی کردی گئی اور اسے مسجد قرار دے کر اذان ونماز باجماعت شروع کردی گئی اور حافظ محمد عثمان صاحب بتیاوی کو امام مقرر کردیا گیا اور صدائے توحید پانچوں وقت لادو کی آبادی میں بلند ہونے لگی صدائے حق بلند ہونا تھا کہ ایوان کفر میں زلزلہ آگیا لادو، بیلا، بندھی، وغیرہ کے فرقہ پرست غیر مسلم عناصر متحد ہوکر

مخالفت کرنے لگے اور پولس میں رپورٹ درج کرادی کہ لادو میں کبھی مسجد نہیں تھی اب حال میں یہاں کے مسلمان مسجد قائم کر کے اذان دیتے ہیں جس سے ہمارے دیوی دیوتاؤں کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ اذان کی آواز سے ہمارے گھروں سے باہر بھاگ جاتے ہیں بھارت کا مولوی آکر یہاں فساد کرانا چاہتا ہے حالات سخت کشیدہ دیکھ کر پولیس لادو کی نگرانی کرنے لگی حافظ عثمان صاحب ڈر گئے اور اپنے وطن واپس چلے گئے حضرت مولانا یوسف صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ آپ جا کر نماز پڑھا دیا کیجئے بیلا مسجد کی امامت جب تک میں سنبھال دوں گا میں لادو مسجد کی خدمت انجام دینے لگا نماز کے بعد میں بیلا واپس آجاتا تھا غیر مسلموں نے میرے نام بھی رپورٹ لکھوا دیا اور پولس تلاش کرتے میرے پاس آگئی میں چوں کہ نیپال کا شہری تھا اس لئے غیر مسلموں کا ہتھکنڈا بھارتی مولوی یہاں فساد کرانا چاہتا ہے فیل ہوگیا اور پولس نے مجھ سے کاغذ پر دستخط لے کر چھوڑ دیا کہ آپ تو نیپال کے ہی ہیں جب بلاؤں گا تو آجائے گا راجہ مہندر کا دور حکومت تھا اور وہ صلح پسند تھا اور ڈاکٹر محمد محسن صاحب کی راجہ تک اچھی رسائی تھی حضرت شیر نیپال نے ان سارے حالات کی اطلاع ڈاکٹر محسن صاحب کو کردی تھی اور حالات کشیدہ دیکھ کر پولیس نے مسلم وغیر مسلم دونوں فریق سے کچھ لوگوں کو حراست میں لے لیا کہ فرقہ وارانہ فساد نہ ہونے پائے اسی درمیان اطلاع ملی کہ غیر مسلموں نے آج کی رات مسجد جلانے اور لادو کی مسلم آبادی پر حملہ کا پروگرام بنایا ہے، لادو کے مسلمان پوری رات مسجد کی حفاظت میں جاگتے رہے ادھر بیلا کے مسلمان اور خود مولانا یوسف صاحب بیلا مسجد و مدرسہ میں جمع ہو کر حالات کا جائزہ لیتے رہے تقریباً رات کے ۱۲ ر بجے کچھ شور سنائی دیا پھر بھگدڑ مچی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ فرقہ پرست عناصر کثیر تعداد میں لاٹھی ڈنڈے اور اسلحہ کے ساتھ آئے تھے مگر حملہ سے پہلے آبادی سے نزدیک کھیتوں میں مسلم سفید پوش جوان سبز صافہ باندھے انہیں نظر آئے کسی نے کہا بھاگو یہ دیکھو اڑ ہر کے کھیت میں لڑاکو دستہ جنگجو

پہلوان مسلمانوں نے باہر سے بلا کر چھپا رکھا ہے یہ لوگ یہاں کے نہیں ہیں سب سفید لباس خوبصورت ڈاڑھی والے لمبے قد کے ہیں اتنی بات سنتے ہی افراتفری مچ گئی اور سب خوف زدہ بھاگ گئے اور اپنے ناپاک منصوبہ میں ناکام رہے میرا تو یقین ہے کہ اللہ رب العزت جل جلالہ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے طفیل رجال الغیب کے ذریعہ اسلام اور اہل اسلام کی مدد فرمائی باہر سے نہ کوئی بلائے گئے تھے نہ بیلا کا کوئی مسلمان اس وقت لادو گیا تھا بیلا والے تو صرف تیار بیٹھے تھے کہ حملہ ہوگا آگ زنی لوٹ مار دشمن کریں تو مسلمانوں کی مدد اور مسجد کی حفاظت کے لیے ہم لوگ جائیں گے:

اللہ اللہ کر کے رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا عید آئی عید کے موقع پر راجہ مہندر نے ملک کے عوام کے نام ایک پیغام جاری کیا تھا جو اخبار میں شائع ہوا تھا اس بیان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ملک نیپال مختلف مذہب کی پھلواری ہے اس ملک میں بہت سارے دین و مذہب کے لوگ بستے ہیں اور سبھوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے دین و مذہب کے مطابق عمل کریں اس اخبار کا تراشہ میں نے بحفاظت رکھ لیا تھا عید کے بعد راجہ کے حکم سے ایک وزیر حالات کا جائزہ لینے اور معاملات کے تصفیہ کے لئے جنکپور آیا ایس پی صاحب نے مدرسہ حنفیہ کے سکریٹری انیس قریشی صاحب کو بلایا اور منتری جی سے ملاقات کرائی اور بات طے پائی کل ۲ ر بجے ایس پی آفس میں آیئے غیر مسلموں کے نمائندہ کو اور کچھ گاؤں کے پردھانوں کو بھی بلایا ہے، سکریٹری انیس صاحب واپس آکر سارے حالات حضرت شیر نیپال کو بیان کیا حضرت کے مشورہ سے مولانا یوسف صاحب بیلاوی اور لادو سے فوجدار میاں، عبدالسبحان، محمد مسلم، بھمر پورہ سے سکریٹری عبدالوہاب صاحب، حاجی زین الحق راعین، بسہیا سے شیخ داد محمد، عبدالرحمٰن انصاری اور لہنہ شریف سے حضرت کے عم محترم محمد جمشید صاحب، محمد اسماعیل صاحب، نائب پردھان، صوفی عطاء الرحمٰن، ماسٹر حبیب اللہ، ماسٹر شعیب صاحب وغیرہم کو اطلاع دی

گئی اور سب لوگ وقت مقررہ پر مدرسہ حنفیہ تشریف لائے بعد نماز ظہر سب حضرات ایس، پی آفس میں آئے لادو مسجد کا امام وقتی طور پر میں ہی تھا منتری جی اور ایس پی اور ڈی ایس پی صاحب کی موجودگی میں فریقین کے بیانات لیے گئے مسلمانوں کا کہنا تھا کہ لادو گاؤں میں مسجد نہیں ہے ہم لوگوں کو گھر میں ہی نماز پڑھنا پڑتا ہے یا بیلا جانا پڑتا ہے، بیلا سے کم مسلم آبادی لادو میں نہیں ہے ہم لوگوں کو مسجد کی ضرورت تھی ہمارے بچے دین اسلام کی تعلیم لینے کے لائق ہوگئے ہیں وہ اسلامی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، نماز روزہ کے مسائل سیکھنا چاہتے ہیں اس لیے ہم لوگوں نے مسجد قائم کیا ہے غیر مسلموں کا کہنا تھا کہ یہاں کبھی مسجد نہیں تھی اذان نہیں ہوتی تھی اب حال میں یہاں کے مسلمان مسجد قائم کرکے اذان دیتے ہیں شور مچاتے ہیں ہمارے دیوی دیوتا اذان کی آواز سے ہمارے گھروں سے بھاگ جاتے ہیں منتری جی غیر مسلموں کی دلیل سن کر مسکرانے لگے اور کہا جب تو مسلمانوں کا خدا طاقتور ہے اور تمہارے کمزور ہیں تو جو طاقتور ہے اسی کو پوجو یا کہو تو جنگل سے لکڑی لانے کی اجازت دے دیں سال کی موٹی لکڑی لے آؤ اور زنجیر لگا کر اپنے دیوی دیوتاؤں کو باندھ دو تا کہ نہ بھاگ پائے ان باتوں سے سبھوں کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی پھر ہم سے منتری جی نے کہا کہ مولوی صاحب آپ کا مکان کہاں ہے۔انڈیا سے آتے ہیں یہاں فساد کرانا چاہتے ہیں میں نے کہا منتری جی یہ غیر مسلم جھوٹ بول رہے ہیں میں نیپال راج کا شہری ہوں میرا مکان جلیشور دھبولی میں ہے میں نے اپنا ناگرتا پیش کیا اور مذہبی آزادی سے متعلق راجہ مہندر کا جو بیان شائع ہوا تھا وہ اخبار میں نے منتری جی کو دکھایا منتری جی بولے اذان دیجئے نماز پڑھئے مگر شور نہ مچایئے جس سے لوگوں کو خلل ہو میں نے کہا منتری جی یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں ہم لوگ اذان بلند آواز سے دیتے ہیں تا کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے مسجد جانا چاہیے اور عورتیں اذان کی آواز سن کر اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھتی ہیں ہم

لوگ شور نہیں مچاتے ہیں دیکھئے ہماری ایک نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ہمیں تھوڑی مہلت دیجئے ہم لوگ نماز پڑھ لیں، آپ دیکھ بھی لیں کہ نماز کس طرح آہستہ اور سکون سے پڑھی جاتی ہے منتری جی بولے کتنا وقت لگے گا میں نے کہا ۵ سے ۷ منٹ کہا پڑھ لیجئے وضو کیا گیا پھر میں نے اذان کہی ضرورت کے مطابق ہی میں نے آواز بلند کی نہ بہت بلند نہ بہت پست، صف بندی ہوئی اور خود ہی میں نے تکبیر کہی اور امامت بھی کی اس ایس پی آفس کے سبزہ زار پر نماز عصر ادا کی گئی منتری جی کو مسلمانوں کی عبادت کرنا نماز عصر کی ادائیگی اچھی لگی اور غیر مسلموں کا یہ کہنا کہ شور مچاتے ہیں جھوٹ ثابت ہوا کچھ دیر کے لیے منتری جی اور ایس پی، ڈی ایس پی صاحب کمرہ میں چلے گئے تھوڑی دیر بعد سب لوگ باہر آئے اور دونوں فریق سے مخاطب ہوکر کہا کہ ملکی قانون نے سب کو اپنے اپنے دین ودھرم کے مطابق نماز پڑھنے، پوجا پاٹ کرنے کا حق دیا ہے کوئی کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرسکتا ہے جو کرے گا اس کو جیل میں ڈال دیا جائے گا اور دونوں فریق سے ایک کاغذ پر دستخط کرا لیا گیا ایک پردھان غیر مسلم زیادہ ہی مخالفت اور زیادہ بول رہا تھا وہ کٹروادی غیر مسلم تھا وہ اپنی پیشانی پر تین دھاری کھڑی لکیر بنائے تھا منتری جی نے اس کو بہت ڈانٹا اور ایس پی سے کہا کہ اگر کسی قسم کی بدمعاشی ہوئی تو سب سے پہلے اس ایک سو گیارہ نمبری کو اندر کردیجئے گا فساد کا بانی یہی ہے اور منتری جی (عبدالجبار منظری) کو اندر کمرہ میں لے گئے اور مجھے سمجھایا کہ کچھ دنوں آہستہ اذان کہئے گا مہینہ دو مہینہ میں معاملہ ٹھنڈا ہوجائے گا پھر اپنے طریقہ پر کیجئے گا۔

شیر نیپال کی حکمت عملی لادو میں مسجد کا قیام،

لہنہ قبرستان کا درمیانی عوامی راستہ بند

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مسلمانوں کو بہت بڑی کامیابی نصیب ہوئی اور اس طرح لادو

میں مسجد کا قیام عمل میں آیا حضرت شیر نیپال کی حکمت عملی اور خفیہ تدبیر نے کام کیا حضرت نے جناب ڈاکٹر محمد محسن صاحب اور دامودر شمشیر کو لادو کی مسجد کا معاملہ حل کرنے کو کہا تھا دونوں حضرات حضرت کی کافی عزت اور قدر کرتے تھے اسی طرح لہنہ قبرستان کے درمیان سے عوامی راستہ بند کرانے میں بھی دامودر شمشیر سے بات کرنے اور معاملہ کی نوعیت سمجھانے کے لیے حضرت نے دامودر شمشیر کے پاس کاٹھمنڈو مجھے بھیجا تھا کاٹھمنڈو جاکر میں نے سارے حالات لہنہ قبرستان سے متعلق ان کو بتایا اور انھوں نے وعدہ کیا کہ فلاں تاریخ کو میں خود جنکپور آؤں گا قبرستان کا معائنہ کروں گا حضرت سے کہہ دیجئے گا کہ اطمینان رکھیں اور فساد نہ ہونے دیں وعدہ کے مطابق وہ آئے جنکپور گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے مجھے ان سے ملنے کے لیے حضرت نے بھیجا میں نے جاکر ملاقات کی کافی دیر تک ملاقات رہی مجھ سے کہا آپ جائیے مجھے افسران کے ساتھ میٹنگ کرنی ہے حضرت سے میرا اسلام کہئے گا میں لہنہ قبرستان کا معاملہ حل کرکے جاؤں گا! الحمدللہ! کہ لہنہ قبرستان کا معاملہ بھی حل ہوا اور کیوں نہ حل ہو کہ حضرت شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان بڑی دانشمندی اور حکمت عملی سے کام لیتے تھے کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے!

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
جتنا ہی دباؤگے اتنا ہی اُبھرے گا

حضرت شیر نیپال کی دلی خواہش تھی کہ راقم الحروف منظری مدرسہ حنفیہ آجائے میری تنخواہ بیلا میں ماہانہ ۴۵ روپے نیپالی تھی یعنی یومیہ ۵۰-۱ (ایک روپیہ، پچاس پیسے) نیپالی میں نے حضرت مولانا یوسف صاحب صدر مدرسہ بیلا کو تنخواہ میں اضافہ کے لئے کہا اور اُنھوں نے صرف ۵ روپے کا اضافہ کیا جو مجھے منظور نہ ہوا اور میں بیلا سے مستعفی ہوکر مدرسہ حنفیہ جنکپور آگیا حضرت نے ستر روپے تنخواہ مقرر فرماکر مجھے بحیثیت

مدرس مدرسہ حنفیہ میں بحال کرلیا حضرت کی خواہش کے مطابق متعلقہ کاموں کو بحسن وخوبی انجام دینے لگا۔ درس وتدریس کے ساتھ تبلیغ، تنظیم، تحصیل اور رابطہ عامہ کے خدمات میرے ذمہ فرمادیا تھا جس کی وجہ سے جمعرات وجمعہ گاؤں، دیہات کا دورہ بھی مجھے کرنا پڑتا تھا حضرت شیر نیپال نے ایک اعلیٰ نسخہ بتایا تھا کہ گاؤں کی مسلم آبادی سے طلبہ لائیے جب وہ پڑھ لیں گے تو کوئی عالم کوئی حافظ وقاری اور مفتی وخطیب ہوجائیں گے تو اس عالم وحافظ کے خاندان میں دینداری آجائے گی معاشرہ سے بُرائی کا خاتمہ ہوگا عقیدہ میں پختگی آئیگی بدمذہبوں خاص کر دیوبندی، نجدی، غیر مقلد، وہابی سے قطع تعلق کریں گے بدعقیدوں میں رشتہ داری سے پرہیز کریں گے عوام نہیں جانتی ہے کہ وہابی، دیوبندی، غیر مقلد کس کو کہتے ہیں؟ ان بدمذہبوں کے عقائد کیا ہیں؟ علمائے دیوبند نے اللہ جل جلالہ اور نبی کریم ﷺ کی شان میں کیسی کیسی گستاخیاں ان کے بڑوں نے کی ہیں جن علمائے دیوبند ومشائخ دیوبند وغیر مقلد کے یہ پیروکار ہیں! خاص کر وہابی غیر مقلد کا حملہ جنکپور کے مشرقی علاقہ میں تیزی سے ہورہا ہے اس کا سدباب کرنا ہے۔

آپ امانی نہیں منظری ہیں

اور مجھ سے فرمایا کہ آپ امانی نہیں بلکہ منظری ہیں اور طلبہ کو جمع فرماکر آپ نے فرمایا کہ منظری صاحب آج سے مدرسہ حنفیہ کے مدرس ہوگئے الحمدللہ! کہ حضرت شیر نیپال کے زبان سے نکلا لفظ ''منظری'' نے میرے نام کے ساتھ اتنی شہرت ومقبولیت حاصل کی کہ عوام تک اصل نام بھول گئے اور نیپال وہند کے علماء اکابر واصاغر اور عوام اہل سنت منظری صاحب کہہ کر ہی مخاطب کرنے لگے حضرت شیر نیپال کے حکم کے مطابق تدریس کے ساتھ ہی خارجی اوقات میں عوامی رابطہ قائم کرنا اور تبلیغ وتحصیل کے لئے گاؤں دیہات کا دورہ کرنا شروع کردیا۔

مسجد و مدرسہ کی توسیع اور جلسۂ عید میلاد النبی ﷺ

مسلم آبادی سے طلبہ جامعہ حنفیہ بھی آنے لگے حضرت شیر نیپال کی تعلیمی، تدریسی خدمات، مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت وتبلیغ، اور ردوہابیت ودیوبندیت کی شہرت عام ہونے لگی عوام وخواص اپنی دینی ودنیاوی مسائل کے سلسلہ میں آپ کی خدمت میں آنے لگے نیپال وہند کے مختلف اضلاع سے طلبہ جوق درجوق آنے لگے یہاں تک کے مدرسہ کی عمارت مدرسین وطلبہ کے لیے اور حنفی جامع مسجد نمازیوں کے لیے چھوٹی پڑنے لگی حضرت نے ضرورت محسوس کی اوراس کام کے لئے مسجد ومدرسہ کے جنوب کی زمین کی خرید کے لیے خیر خواہ حضرات کے مشورہ سے ماہ سرور ربیع النور شریف کے موقع پر جلسۂ عید میلا دالنبی ﷺ کا پروگرام طے پایا جناب سکریٹری محمد انیس صاحب اور صدر محمد شہید انصاری صاحب کی خواہش کے مطابق پیر طریقت حضرت حافظ حمید الرحمٰن صاحب پوکھریروی اور شاعر اسلام انجم کمالی صاحب پوکھریروی اور حضرت مولانا کلیم الدین علی پٹی، اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بیلا جنکپور، حضرت مولانا محمد زبیر احمد صاحب لہنوی لوکہا کو جلسۂ عید میلا دالنبی ﷺ کے لیے مدعو کیا گیا دعوت نامہ لے کر حضرت نے پوکھریرا مجھے بھیجا حضرت محبوب العلماء اور انجم کمالی صاحبان سے ملاقات ہوئی دعوت نامہ میں نے پیش کیا دونوں حضرات نے منظوری دیدی حضرت پیر صاحب مریدین کی دعوت پر ملنگواں ضلع سرلاہی میں تھے میں اسی روز پوکھریرا سے ملنگواں کے لیے روانہ ہوا سیتامڑھی سے آخری بس سون برسا نیپال باڈر کی ملی رات کے ۱۰ بجے نیپال وہند کی سرحد پر آباد سون برسا پہنچا لوگوں سے معلوم کیا تو لوگوں نے بتایا کہ اس وقت ملنگواں جانا مناسب نہیں ہے یہاں مسلم آبادی ہے آپ وہاں رات کو قیام کیجئے صبح چلے جائیے گا جب میں مسلم آبادی میں پہنچا تو وہاں محفل میلا دالنبی ﷺ سجی تھی ایک مولانا اور

کچھ طلبہ مدرسہ جیلانیہ ملنگواں سے محفل میں آئے تھے صلوٰۃ وسلام پر مجلس کا اختتام ہوا کھانے کے بعد رات ہی میں ان لوگوں کے ہمراہ مدرسہ جیلانیہ ملنگواں آدھی رات کو پہنچا صبح بعد نماز فجر حضرت پیر صاحب پوکھریروی سے ملاقات ہوئی دعوت نامہ پیش کیا حضرت پیر صاحب مسکرائے اور قبولیت نامہ حضرت شیر نیپال کے نام میرے سپرد کیا میں اسی روز ناشتہ کے بعد واپس ہوگیا شام تک مدرسہ حنفیہ پہنچا حضرت شیر نیپال قبلہ کی خدمت میں مدعوین حضرات کا قبول نامے پیش کیا اور روداد سفر سنائی کہ کس پریشانی سے ایک ہی روز میں جنکپور سے پوکھریرا اور پھر وہاں سے سیتامڑھی، آدھی رات کو ملنگواں پہنچا حضرت نے ہماری ہمت کی داد دی اور دعاؤں سے نوازا ایک روزہ جلسۂ عید میلا دالنبی ﷺ کی تیاری شروع ہوگئی جامعہ حنفیہ کا گراؤنڈ چھوٹا ہونے کی وجہ سے مقامی عیدگاہ کے پاس ربیع النور شریف کا پہلا جلسہ عید میلا دالنبی ﷺ پیر صاحب کی سرپرستی اور حضرت شیر نیپال کی صدارت اور راقم الحروف (منظری) کی نظامت میں بحسن خوبی اختتام پذیر ہوا اس جلسہ کے موقع پر پیر طریقت حضرت حافظ حمید الرحمٰن صاحب، محبوب العلماء حضرت مولانا محبوب رضا صاحب، حضرت مولانا یوسف صاحب، انجم کمالی صاحب، ودیگر علمائے کرام نے حضرت شیر نیپال کو **''رفیق العلماء''** کے خطاب سے نوازا اس وقت جلسہ میں موجود علماء اور سامعین حضرات نے نعرۂ تکبیر ورسالت کی صدا بلند کرتے ہوئے اس کی تائید کی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ رفیق العلماء اور شفیق الطلباء تھے علمائے اہل سنت کا احترام فرماتے ان کے دینی کاموں سے خوش ہوتے طلبہ کے لئے شفیق مربی تھے کبھی کوئی شخص طلبہ کے لیے نازیبا لفظ استعمال کرتا تو آپ ناراض ہوجاتے۔

ایک پیر میاں اور حضرت کا جلال

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے۔ حافظ محمد حسین راج نگر نزد جئے نگر ضلع مدھوبنی بہار کو سبق

پڑھا رہے تھے حضرت شیر نیپال نے سبق سے متعلق کچھ سوال کیا جس کا جواب حافظ محمد حسین نہیں دے پائے ایک پیر میاں کہیں سے آئے تھے جو حضرت کی درسگاہ میں بیٹھے تھے پیر صاحب حافظ محمد حسین سے مخاطب ہوکر کہا گدھا اتنا بڑا ہو گیا اور جواب نہیں دے پاتا ہے اس لفظ سے حضرت کو جلال آگیا آپ نے پیر صاحب سے کہا آپ تو ہاتھی اتنے بڑے ہیں ذرا آپ ہی جواب دیجئے پیر صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور حضرت کو سلام کرکے رخصت ہو گئے آپ درس وتدریس کے معاملہ میں سخت ضرور تھے مگر شفیق مربی بھی تھے طلبائے دین کا احترام فرماتے! کبھی سختی فرماتے تو کبھی نرمی۔

درشتی ونرمی بہم در نہ است   چوں رگ زن کہ جراح ومرہم نہ است

حضرت شیخ سعدی کے قول کے مطابق آپ کا عمل تھا۔ حضرات قارئین اتنی باتیں تو ضمناً آگئی ہیں جلسہ کے بعد مدرسہ حنفیہ میں حضرت کی صدارت میں مدرسہ کمیٹی اور علما کی میٹنگ ہوئی جس میں اتفاق رائے سے منظور ہوا کہ حنفی جامع مسجد اور مدرسہ حنفیہ کی تعمیر وتوسیع کے لئے جانب جنوب کی زمین خرید لی جائے زمین کی خریداری کا مسئلہ بہت ہی اہم تھا اس وقت زمین کے لئے ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار روپے کی ضرورت تھی رقم کی فراہمی کے لئے ٹوکن شائع کرنے کی بات طے پائی اس کام کے لئے حضرت خود پٹنہ تشریف لے گئے اور اور ۵ رروپیہ ۱۰ روپیہ ۲۰ / ۵۰ / اور ۱۰۰ روپے کا ٹوکن چھپوا کر لائے پمفلیٹ کی ذریعہ مسلمانوں سے اپیل کی گئی تھی کہ مسجد ومدرسہ کی توسیع کے لئے زمین کی خریداری میں زیادہ سے زیادہ مالی تعاون پیش کریں پمفلیٹ کی پیشانی پر حضرت نے ڈاکٹر اقبال کا ایک شعر لکھا تھا۔

اٹھ کر پھر خورشید کا سامان سفر تازہ کریں
نفس سوختہ شام وسحر پیدا کریں

آج سے پچاس سال قبل بارہ ہزار روپے کی اہمیت حضرت شیر نیپال اور میری اور

ابوالحقانی علامہ محمد حسین صدیقی اور حضرت مولانا عبدالحفیظ علیہ الرحمۃ کی تنخواہ سے اندازہ کیجئے اس وقت کسی کی تنخواہ سو روپیہ ماہانہ نہ تھی بلکہ کسی کی ۷۰ روپے کسی کی ۷۵ روپے اور مولوی مسلم صاحب کی تو تھی ہی نہیں ایسے وقت میں بارہ ہزار روپے عوامی چندہ سے جمع کرنا آسان نہیں تھا اس کام کے لئے علاقہ کے علاوہ ہندوستان کے ہرنے ہرلاکھی لہرنیا راجہ ٹولہ باسوپٹی، پپرہ، دامودرپور، سمستی پور، کمتول، جالے گڑی، جے نگر، لوکہا، اور نیپال میں بلکوا بازار، لہان، شوبھا پور، اورنگ، مجھاؤ، کلیانپور بازار ضلع سرہا، اور ملنکواں بھاڑسر، تربھون نگر، بیل بانس، ضلع سرلاہی اور مہوتری، دھنوشا کے مختلف گاؤں کا دورہ مجھے اور حضرت شیر نیپال کو کرنا پڑا اور شہر جنکپور اور قرب وجوار کے مسلمانوں نے حضرت کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے اپنی حیثیت سے حصہ لیا اور رقم جمع ہوئی باسوپٹی اور اس کے قرب وجوار اور کمتول، جالے، گڑی، کے سفر میں عزیز گرامی مولانا منظور احمد منصوری راجہ ٹولہ لہرنیا ہمارے ساتھ تھے مولانا موصوف اس وقت جامعہ حنفیہ میں زیر تعلیم تھے، کمتول میں حافظ عثمان کے دولت کدہ پر مجلس میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ہوا جس میں مجھے خطاب کا موقع ملا جس سے مدرسہ کا فائدہ ہوا المختصر یہ کہ رقم جمع ہوگئی مسجد ومدرسہ سے متصل جنوب کی طرف جن کی زمین تھی ان سے حضرت نے بات کی وہ لوگ زمین فروخت کرنے کے لئے راضی نہ ہوئے کوشش بسیار کے بعد زمین کے بدلہ زمین دینے پر راضی ہوئے حُسینی چوک سے پچھّم کی جانب جو سڑک گئی ہے سڑک کنارہ شمال کی جانب کی زمین امیر الدین راعین بردا باوالے کی تھی حضرت شیر نیپال نے حضرت حافظ خلیل برکاتی کے ذریعہ امیر الدین صاحب کو پیغام بھیجا وہ آئے اور کافی گفت وشنید کے بعد حضرت کی کوشش اور حضرت حافظ خلیل برکاتی کے تعلقات کی وجہ سے قیمت لے کر زمین دینے پر راضی ہوئے اور زمین کی رجسٹری ہوئی مگر مسجد اور مدرسہ کو تو متصل والی زمین کی ضرورت تھی کافی جدوجہد کے بعد زمین کے بدلہ زمین اور کچھ ہزار روپیہ دے کر

زمین کا بدلین ہوا اور تعمیری کام کا منصوبہ تیار ہوا۔

مناظرہ باسوپٹی بازار

اسی درمیان ایک دینی پروگرام کے سلسلہ میں حضرت شیر نیپال کا باسوپٹی جانا ہوا میلا دالنبی ﷺ کا پروگرام تھا حضرت میلا دالنبی ﷺ کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے ایک وہابی مولوی ماسٹر عبدالعزیز جلسہ میں رخنہ ڈالنا چاہا اور مناظرہ کا چیلنج کر دیا، موضوع مناظرہ میلاد شریف کا جواز وعدم جواز تھا تاریخ مناظرہ مقرر ہوئی اور دونوں جانب سے مناظرہ کی تیاری ہونے لگی حسن اتفاق کہ اس وقت بابو یوسف رئیس باسوپٹی موجود تھے انھوں نے اپنے صاحبزادہ بابو اسرائیل سے کہا کہ مناظرہ میں تشریف لانے والے علمائے اہل سنت و جماعت کے طعام وقیام اور دیگر ضروریات اوراخرجات کی ذمہ داری ہماری ہوگی انتظام وانصرام میں لگ جاؤ حضرت شیر نیپال نے علمائے اہل سنت وجماعت کو بذریعہ خطوط اور ٹیلی گرام مناظرہ کی تاریخ کی اطلاع دیدی ہے اور دعوت نامہ بھی پیش فرمادیا ہے اور علمائے کرام نے مناظرہ کی دعوت قبول بھی کر لی۔

بیرونی علماء کے اسماء

حضرت علامہ حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ حضور حافظ ملت نے دعوت قبول فرماتے ہوئے دعوت نامہ کے جواب میں جو مکتوب حضرت شیر نیپال کے نام بھیجا اس میں حضرت نے تحریر فرمایا تھا جیش تنہا لشکر اسلام ہے عبدالعزیز کی کیا ضرورت ہے پھر بھی دعوت مناظرہ قبول ہے افسوس صد افسوس کہ حضور حافظ ملت دربھنگہ سے واپس ہو گئے جو صاحب حضور حافظ ملت کو لینے دربھنگہ گئے تھے ان کی حضرت سے ملاقات نہ ہوسکی جس کا افسوس حضرت شیر نیپال کو

رہا، شارح بخاری نائب مفتئ اعظم ہند حضرت علامہ شاہ شریف الحق صاحب قبلہ بلرام پوری علیہ الرحمہ، امین شریعت قاضی القضاۃ حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین قبلہ مفتی اعظم کانپور یوپی علیہ الرحمہ، شیر بہار حضرت علامہ مفتی محمد اسلم قبلہ مقصود پور بہار علیہ الرحمہ، پیر طریقت صوفئ باصفا حضرت علامہ عبدالواجد صاحب قبلہ مقیم کاٹھمنڈو نیپال، ان کے علاوہ علاقہ کے علمائے کرام وحفاظ عظام ومدارس اہل سنت کے مدرسین وطلباء کثیر تعداد میں شریک تھے۔

آنکھوں دیکھا حال

حضرت شیر نیپال قبلہ نے ماسٹر حبیب اللہ صاحب کو جو باسوپٹی کے رہنے والے تھے مناظرہ کی تاریخ سے چند روز قبل انتظام کے لئے باسوپٹی روانہ کر چکے تھے، دونوں طرف سے تیاری ہو رہی تھی، وہابیوں کی جانب سے افواہ پھیلائی جارہی تھی کہ وہابی مناظر جامعہ سلفیہ سے، دارالعلوم سلفیہ دربھنگہ سے، دارالعلوم مئو سے آرہے ہیں اس مناظرہ میں فیصلہ ہوجائے گا، گولی چلے گی کسی کو بھاگنے اور سر چھپانے کا موقع نہیں ملے گا طرح طرح کی افواہیں اور دھمکیاں وہابی کی جانب سے دیجارہی تھی کبھی کہتا کہ باسوپٹی اور بلکٹوا دور نہیں ہے یہ ہمارا علاقہ ہے نیپالی مولوی آکر ہمارے گھر میں گھس کر مناظرہ کرے گا ہم دیکھ لیں گے حنفی مولویوں اور عوام میں کتنی طاقت ہے اور اندرونی طور پر وہابیوں نے یہ شازش رچی کہ ہرلاکھی تھانہ میں رپورٹ لکھوادی کہ فلاں تاریخ میں نیپال کے راستہ پاکستانی مولانا لوگ باسوپٹی آرہے ہیں وہابیوں کی یہ چال تھی کہ پاکستانی ہونے کے شبہ میں حضرت شیر نیپال گرفتار ہوجائیں گے ان کے ہمراہی حراست میں ہوجائیں گے تحقیقات میں دوتین دن لگ جائیں گے مناظرہ کی تاریخ گزرجائے گی اور فتح کا طبل بجانے کا موقع وہابیوں کو ملجائے گا وہابیوں کے مکروفریب سے یوسف بابو رئیس

باسوپٹی بخوبی واقف تھے اور وہابیوں کی طرف سے پھیلائی گئی افواہ سے طیش میں تھے یوسف بابو نے اپنے بھتیجہ ذکی بابو کو جو کسی اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز تھے خط لکھا کہ اپنی بندوق کے ساتھ باسوپٹی آجا ہمیں تمہاری ضرورت ہے ذکی بابو خط ملتے ہی مناظرہ سے دوروز قبل باسوپٹی آگئے اب یوسف بابو نے وہابی مولوی عین الحق اور مولوی شمس الحق سلفی کو خبر کردیا کہ ادب وتہذیب کے دائرہ میں شرافت کے ساتھ قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ مجتہدین ومفسرین ومحدثین کی روشنی میں ہمارے علمائے احناف سے آپ ضرور بحث و مباحثہ کریں اور وقت مقررہ پر مناظرہ گاہ میں پہنچیں اگر ایسا نہیں کیا اور وہابیوں نے ادب وتہذیب اور شرافت کا دامن چھوڑا اور غنڈہ گردی دہشت گردی پر آمادہ ہوئے تو اس کا جواب دینے کے لئے یوسف باسوپٹی میں بیٹھا ہے اور میں نے بھی وہابی غنڈہ گردی کا جواب دینے کی پوری تیاری کرلی ہے اسی لیے میں نے اپنے بھتیجہ ذکی بابو کو بندوق کے ساتھ بُلایا ہے جو حکومتی اعلیٰ افسر ہیں، یوسف بابو رئیس باسوپٹی اور ان کے صاحبزادے اسرئیل بابو گویا زبان حال سے یہ اعلان کررہے تھے کہ ۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

حضرات گرامی! مناظرہ کی تاریخ سے ایک روز قبل حضرت شیر نیپال اور میں راقم الحروف (عبدالجبار منظری) حضرت حافظ خلیل برکاتی صوفی عطاء الرحمٰن صدیقی مولوی اختر حسین صاحب صاحبزادہ حضرت پیر طریقت مولانا عبدالحفیظ صاحب باسوپٹی اور جامعہ حنفیہ کے کچھ طلبہ بعد نماز عصر باسوپٹی مناظرہ کے لئے سائیکل سے روانہ ہوئے مدرسہ سے باہر نکلے تھے کہ سخت بارش ہونے لگی سبھوں کو رک جانا پڑا یہاں تک کہ مغرب کی اذان ہوگئی نماز کی ادائیگی کے بعد بوندابودی کی حالت میں ہی مذکورہ بالاحضرات حضرت کے ہمراہ باسوپٹی کے لئے سائیکل سے روانہ ہوگئے جب بارش تیز

ہوتی تو کبھی راستہ میں رکنا پڑتا راستہ میں رات ہوگئی موسمی بارش اندھیری رات کچی سڑک کیچڑ اور تاریکی کی وجہ سے سائیکل چلانا دشوار تھا اندھیری رات کی وجہ سے ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہیں پارہے تھے کبھی کبھاڑ سائیکل چلاتے آپس میں ٹکرا جاتے خطرہ سے بچنے کے لیے ہمیشہ سائیکل کی گھنٹی بجانی پڑتی تھی تاکہ ایک دوسرے میں دوری قائم رہے ایک بار تو ایسا ہوا کہ مولوی اختر صاحب سائیکل کے ساتھ نہر میں چلے گئے اور کسی طریقہ سے بمشکل حضرت مولوی اختر صاحب کو صوفی عطاء الرحمٰن صاحب نے طلبہ کی مدد سے باہر نکالا اور پھر سفر شروع ہوا تاخیر کی وجہ سے یوسف بابو کو تشویش لاحق ہوئی اور انہوں نے ماسٹر حبیب اللہ صاحب اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات کی تقریباً رات کے نودس بجے باسوپٹی پہنچا نماز عشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد حضور امین شریعت مفتی اعظم کانپور، حضرت علامہ مفتی شاہ رفاقت حسین قبلہ علیہ الرحمہ کی صدارت میں علمائے اہل سنت وجماعت کی مشاورتی نشست ہوئی مجلس شوریٰ میں نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ مفتی شریف الحق امجدی شارح بخاری بلرام پوری ثم مبارک پوری، مناظر اہل سنت شیر بہار حضرت مفتی اسلم صاحب جامعہ قادریہ مقصود پور، صوفی دوراں حضرت علامہ شاہ مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ، خطیب کشمیری جامع مسجد کاٹھمانڈو۔ حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صاحب قبلہ جنکپور، مفتی عبیدالرحمٰن صاحب پوکھریروی، مولانا حبیب اللہ صاحب امام جمعہ حنفی جامع مسجد باسوپٹی بازار اور راقم الحروف (عبدالجبار منظری) مدرس دارالعلوم حنفیہ جنکپور شریک مجلس شوریٰ تھے موضوع مناظرہ پر دیر رات تک گفت وشنید ہوتی رہی اور بالاتفاق طے پایا کہ مفتی جیش صاحب کا علاقہ ہے کام انہیں کو کرنا ہے اس لئے اہل سنت وجماعت کی جانب سے حضرت مفتی جیش صاحب قبلہ مناظر اہل سنت ہوں گے حضرت امین شریعت علامہ شاہ مفتی رفاقت حسین صاحب قبلہ مفتی اعظم کانپور کی صدارت ہوگی شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ

مفتی شریف الحق امجدی قبلہ بلرامپوری ثم مبارک پوری اور شیر بہار مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی اسلم قادری صاحب قبلہ معاون مناظر اہل سنت ہوں گے اسٹیج کی ذمہ داری حضرت مفتی عبدالواجد قادری صاحب کی ہوگی بات طے پاجانے کے بعد حضرت امین شریعت مفتی اعظم کانپور اور نائب مفتی اعظم ہند شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی نے مناظرہ سے متعلق کچھ نکات ورموز اصول وضوابط نشیب وفراز حضرت شیر نیپال کو سمجھائے ''موضوع مناظرہ مروجہ میلاد شریف کا ثبوت، جواز وعدم جواز قرآن وحدیث ائمہ ومجتہدین، محدثین ومفسرین کے اقوال کی روشنی میں تھا'' اوراہل حدیث غیر مقلد کا دعویٰ تھا کہ مروجہ میلاد شریف بدعت ہے اس لئے ناجائز وحرام ہے غیر مقلد وہابی مدعی تھا اس لئے مدعی کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں قرآن وحدیث اور محدثین ومفسرین کے اقوال کی روشنی میں علمائے اہل سنت کے سامنے دلیل پیش کرنا تھا اور علمائے اہل سنت کی جانب سے حضرت مفتی جیش محمد صدیقی کو جواب دینا اور عوام کو مطمئن کرنا تھا آدھی رات کو علمائے اہل سنت کی مجلس ختم ہوئی سارے علما اپنی خواب گاہ جانے کی تیاری کرنے لگے۔آج مناظرہ کی تاریخ اور دن تھا ناشتہ میں تھوڑی تاخیر ہوئی تو حضرت مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی اور حضرت مفتی محمد اسلم رضوی شیر بہار حضرت شیر نیپال کو ساتھ لے کر مناظرہ گاہ کی طرف چل دیئے کہ مذہب ومسلک کا معاملہ ہے ناشتہ پھر کر لیں گے اور وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ پہلے اسٹیج پر پہنچ گئے اور کچھ ہی دیر میں حضور امین شریعت مفتی محمد رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور علمائے اہل سنت وجماعت اور عوام کی جھرمٹ میں اسٹیج پر تشریف لے آئے حضرت مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ نے نعرۂ تکبیر ورسالت سے حضرت مفتی اعظم کانپور اور دیگر علمائے اہل سنت کا استقبال کیا عوام کا ازدحام تھا علاقہ کے مسلمان سیلاب کی طرح امنڈ آئے تھے اور پُرجوش نظر آرہے تھے اسٹیج کی سماں قابل دیدتھی علمائے اہل سنت وجماعت کی ممبر پر جلوہ افروزی سے ایسا لگ

رہا تھا کہ آسمان سے زمین پر ماہ ونجوم اور کہکشاں اتر آئے ہیں یوسف بابو رئیس باسو پٹی خود بھی اسٹیج کے داہنی جانب کرسی پر بیٹھے تھے ذکی بابو یوسف بابو کی ہدایت کے مطابق چوکس وچوبند اسٹیج کے اردگرد گشت کررہے تھے علمائے اہل حق کی جماعت کی ممبر پر جلوہ افروزی قابل دیدتھی جیسے ہی گھڑی کی سوئی وقت مقرر پر پہنچی حضور شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی صاحب قبلہ مائک پر آئے اور آپ نے حضرت مفتی اعظم کانپور اور حضرت مفتی محمد جیش صدیقی کے نام کا اعلان فرمایا کہ مجلس مناظرہ کی صدارت اہل سنت وجماعت کی جانب سے حضرت امین شریعت مفتی رفاقت حسین صاحب مفتی اعظم کانپور فرمائیں گے اور مناظر اہل سنت حضرت مفتی محمد جیش صدیقی ہوں گے صدارت ومناظر کے اعلان کے بعد مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ مائک پر آئے اور علمائے اہل سنت وجماعت کا بڑے حسین انداز میں تعارف کرایا جس سے لوگوں کا دل باغ باغ ہوگیا قرآن کریم کی تلاوت اور نعت خوانی کے بعد پھر حضرت مفتی شریف الحق صاحب مائک پر آئے اور آپ نے فرمایا علمائے اہل سنت وہابیوں کا چیلنج مناظرہ قبول کرکے وقت مقررہ سے آدھا گھنٹہ قبل اسٹیج پر تشریف لاچکے ہیں ہم نے اپنے صدر اور مناظر کے نام اور معاونین کے نام کا اعلان کردیا ہے۔وہابیو! اب تم اپنے دلائل وبراہین کے ساتھ میدان مناظرہ میں آجاؤ اور اپنے وہابی مناظر کا نام پیش کرو تقریباً آدھا گھنٹہ تک حضرت اعلان فرماتے رہے اور دعوت مناظرہ دیتے رہے مگر ایک بھی وہابی مولوی مقابلہ میں نہیں آیا حضرت نے فرمایا میرا تجربہ ہے کہ ۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

حضرت نائب مفتی اعظم ہند مفتی شریف الحق کافی جذباتی ہوگئے اور فرمایا سن لو! وہابیو! مفتی اعظم کانپور اور شریف الحق اور مفتی عبدالواجد ومفتی عبیدالرحمٰن پوکھریروی کو

ابھی رہنے دو یہ حضرات تو زینت اسٹیج ہیں تم سے مناظرہ مکالمہ مجادلہ مقابلہ مباحثہ کے لئے دو شیر لے کر آیا ہوں ایک شیر نیپال مفتی جیش صدیقی اور دوسرے شیر بہار حضرت مفتی اسلم رضوی مقصود پوری یہ دونوں شیر وہابی سیاروں کے لئے کافی ہیں دیگر علمائے اہل سنت کو تمہارے مقابلہ میں آنے کی ضرورت ہی نہیں پڑیگی اتنے میں حضور حافظ ملت کا مکتوب کسی نے پیش کر دیا حضرت نے حضور حافظ ملت کا خط پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے اپنے شاگرد رشید حضرت مفتی محمد جیش صدیقی کو لکھا تھا کہ جیش تنہا لشکر اسلام ہے عبدالعزیز کی کیا ضرورت ہے پھر بھی حق کی حمایت کے لئے دعوت مناظرہ قبول ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کامیاب ہوں گے حضور حافظ ملت کا مکتوب نامہ سن کر علمائے اہل سنت کے چہرے کھل اُٹھے اور نعرۂ تکبیر و رسالت کی صدا بلند ہونے لگی اور حضور شارح بخاری کے اعلان کی تائید کی حضرت نے پوچھا وہابی مولوی کہاں کہاں سے آئے ہیں میں راقم الحروف منظری نے کہا حضور دو بھائی وہابی مولوی بلکٹوا گاؤں کے ہیں جن کا نام مولانا عین الحق و مولانا شمس الحق ہے کوئی وہابی مولوی دیودھا کا ہے کوئی ہرلاکھی کا اور کوئی کوّاہا کا ہے حضرت کو نام اور گاؤں سن کر ہنسی آ گئی اور آپ نے فرمایا جب گاؤں میں کسی سے کوئی سنگین جرم سرزد ہوتا ہے تو گاؤں والے اس کا بال کاٹ کر چہرہ پر سیاہی لگا دیتے ہیں اور گاؤں میں گشت کراتے اور گھماتے ہیں تا کہ لوگ جان جائیں اس بلکٹوے نے سنگین جرم کیا ہے جس کی سزا اُسے دیجا رہی ہے تو یہ سزا یافتہ مولوی آئے ہیں ہرلاکھی کا مولوی تو لاکھ بار کا ہارا ہوا لگ رہا ہے، اور دیودھا والے بیچارے مولوی تو دیوزدہ ہے (آسیب زدہ ہے) اور کوّاہا والے کوے کی طرح کائیں کائیں کریں گے شور مچائیں گے ان کی تو عادت شور مچانے کی ہے یہ کیا مناظرہ کریں گے کل علمائے اہل سنت جب رخصت ہو جائیں گے تو اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرنے والے غیر مقلد جو در حقیقت اہل حُدَیْث ہیں رُک رُک کر حَدَث کریں گے اور مسلم آبادی میں اپنی بدعقیدگی کی بدبو

پھیلائیں گے مسلمانو! ان سے ہوشیار رہنا اپنے آقا مولا ﷺ کی باتوں پر عمل کرنا ان بدمذہبوں سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا اسی میں تمہارے ایمان کی حفاظت ہے اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ رب کریم نے تمہارے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے ، بدمذہب بھیڑیوں سے تمہیں بچانے کے لئے ، علاقہ کے مسلمانوں کو دو شیر عطا فرمایا ہے ایک ہیں شیر نیپال مفتی محمد جیش صدیقی اور دوسرے شیر بہار مفتی اسلم رضوی ان علمائے اہل سنت کی باتوں پر عمل کرنا یہ حضرات راہ نجات اور صراط مستقیم والے ہیں تمہارے دین و ایماں کی حفاظت کے لئے حضور امین شریعت کانپور سے کوئی مبارک پور سے کوئی بلرام پور سے کوئی مقصود پور اور مظفر پور سے تو شیر نیپال جنکپور سے آئے ہیں یہاں سب پُر ہی پُر ہیں وہابیوں کے جیسے خالی نہیں ہیں علمائے اہل سنت نور علم وعرفان سے پر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر کو درازگی عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ حضرت شارح بخاری کے بعد حضرت شیر بہار مفتی محمد اسلم رضوی صاحب مائک پر آئے اور جاء الحق وزهق الباطل کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی اور بار بار وہابیوں کو آواز دیتے اور للکارتے رہے مگر جماعت وہابیہ سے کسی نے مناظرہ کی جرأت نہیں کی عوام کی طرف سے صدا بلند ہونے لگی حضور! مناظرہ ہو گیا علمائے اہل سنت کی فتح اور وہابیوں کی شکست ہو گئی، عوام نے اپنا فیصلہ سنا دیا، علمائے اہل سنت کی جماعت اہل حق کی جماعت ہے سنی علما کے نورانی چہرے کو دیکھو نور کی بارش ہو رہی ہے اور وہابی مولویوں کی صورت دیکھو! لگتا ہے چمگادڑ ہے چمگادڑ جس طرح چمگادڑ کو دن کی روشنی میں کچھ بھی نظر نہیں آتا اسی طرح وہابی مولویوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں عظمت مصطفےٰ ﷺ نظر نہیں آئی کیا مناظرہ کریں گے حق و باطل کا فیصلہ ہو چکا عوام کی مجلس سے جب اس طرح کی آواز بلند ہونے لگی تو حضرت شیر بہار نے للکارتے ہوئے فرمایا ہمارے سنی جوانوں کو چاہئے کہ وہابی مولوی کو پکڑ کر لائے حضرت شیر بہار مفتی اسلم صاحب کی بات پر کچھ سنی نوجوان

وہابی اسٹیج کی طرف بڑھے مولوی اختر صاحب کے مکان کے نزدیک کھیت میں وہابیوں نے ایک چھوٹا منڈپ بنا رکھا تھا جس پر کچھ وہابی مولوی بیٹھے تھے اور نیچے کچھ وہابی عوام نظر آرہی تھی سنی نوجوانوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہابی مولوی فرار ہو گئے اور بھگدڑ مچ گئی سنی نوجوانوں اور سنی عوام میں کافی جوش وجذبہ تھا بار بار تکبیر ورسالت کے فلک شگاف نعرے لگائے جارہے تھے اور علمائے اہل سنت زندہ باد شیر نیپال زندہ باد شیر بہار کے بعد حضرت مفتی جیش محمد مدظلہ العالی مائک پر تشریف لائے اور آپ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد قرآن کریم کی آیت کریمہ میلاد النبی ﷺ سے متعلق تلاوت فرمائی اور ایک شعر آپ نے پڑھا جو آج تک مجھے یاد ہے ۔

ازل سے ستیزۂ کار رہا ہے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

بعدہٗ حضرت شیر نیپال نے میلاد النبی ﷺ پر قرآن وحدیث کی روشنی میں پُر مغز ومدلل تقریر فرمائی حضرت کی پوری تقریر آیات قرآنی سے مزین ومبرہن تھی میلاد کے موضوع پر حضرت شیر نیپال کی زبانی سنی ہوئی آیات قرآنی آج بھی میرے ذہن میں محفوظ ہیں طوالت کی وجہ سے رقم نہیں کر رہا ہوں حضرت شیر نیپال کبھی اسوۂ صحابہ پیش فرماتے کبھی اقوال محدثین ومفسرین بیان فرماتے کبھی صاحب ترمذی کا تذکرہ فرماتے کہ امام ترمذی نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں ایک باب میلاد النبی ﷺ کا قائم فرما کر ان وہابیوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے، میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہنے والو! اور اپنے کو اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرنے والو! لگاؤ فتویٰ امام ترمذی پر کہ امام ترمذی نے بدعت کیا؟ حرام کیا؟ کہ میلاد النبی کا باب قائم کیا اگر تمہیں ہمت ہے تو لگاؤ فتویٰ پھر دیکھو علمائے اسلام تمہاری کس طرح خیریت لیتے ہیں پھر حضرت شیر نیپال وہابیوں کی پیدائش بیان کرنے لگے اور مسلمانوں کو باخبر کیا کہ وہابیت غیر مقلدیت خود بدعت سیئہ ہے شیخ

اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں اور شیخ دہلوی امام الوہابیہ غیر مقلد خود شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد وافکار ونظریات کے متبع ہے شیخ نجدی کی ''کتاب'' ''التوحید'' کا اردو ترجمہ تقویۃ الایمان نامی کتاب شیخ اسماعیل دہلوی کی ہے عقائد ونظریات میں شیخ ابن تیمیہ ولادت ۶۲۱ھ / وفات ۷۲۸ھ اور شیخ ابن عبدالوہاب نجدی ولادت ۱۱۱۵ھ / وفات ۱۲۰۶ھ کے متبع اور پیروکار ہیں یہ غیر مقلدین وہابیہ تقلید ائمہ کو شرک کہتے ہیں اور اپنے اس افکار ونظریات میں شیخ ابوسلیمان بن داؤد علی ظاہری ولادت ۲۰۲ھ م ۸۱۵ء وفات م ۸۸۳ء/ ۲۷۰ھ کے متبع ہیں یہ اپنے کو اہل حدیث کہنے والوں کی جماعت ہے غیر مقلدین وہابیہ خود بدعت سیئہ ہیں، اتحاد بین المسلمین کو پارہ پارہ کر رہے ہیں اور دین کے نام پر بے دینی پھیلا رہے ہیں مخبر صادق ﷺ نے ایسے ہی کے بارے میں فرمایا ہے ''اہل البدعۃ کلاب اہل النار'' لہٰذا مسلمانو! ایسی جماعتوں سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو مسلمانو! اگر تم نے اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کی باتوں پر عمل نہیں کیا اور ان کو تم نے اپنے قریب آنے دیا تو یہ تمہیں گمراہ کردیں گے اور فتنہ میں ڈال دیں گے آج پوری دنیائے اسلام چاروں ائمہ میں سے کسی نہ کسی امام کا مقلد ہے کوئی حنفی ہے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا مقلد، تو کوئی شافعی ہے، تو کوئی مالکی ہے، کوئی حنبلی ہے، یہاں تک کہ سعودی وہابی بھی اپنے کو حنبلی کہتا ہے وہ اپنے کو اہل حدیث غیر مقلد نہیں کہتا ہے یاد رکھو! ان وہابیوں کا شجرۂ ملعونہ ہندو پاک ونیپال اور متصل ممالک میں شیخ اسماعیل دہلوی سے شروع ہوا اور وہ شیخ نجدی ابن عبدالوہاب سے لیا اور وہ شیخ ابن تیمیہ سے اور وہ شیخ ابوسلیمان بن داؤد علی ظاہری متوفی ۳۰۷ھ کے افکار ونظریات کا مقلد ہوا اور تقلید ائمہ کو شرک کہا لہٰذا مسلمانو! تم ہوشیار رہنا یہ ہمارے اکابر علمائے کرام جو منبر نور پر جلوہ افروز ہیں دور دراز سے سفر کر کے تمہارے ایمان کی حفاظت کے لئے آئے ہیں یہ احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے آئے ہیں جن کی نورانی صورتوں کو دیکھ کر آپ حضرات سامعین

کرام نے فیصلہ سنا دیا ہے کہ یہ اہل حق کی جماعت ہے حق ان کے ساتھ ہے ایک مٹھی وہابی چمگادڑ کی جماعت ہے، مناظرہ ہو چکا اہل حق اہل سنت و جماعت کو اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی اور وہابیوں کو شکست فاش ہوئی یہ آپ ہی حضرات کا فیصلہ ہے اس پر قائم رہنا حضرت شیر نیپال کے بعد علما کی درخواست پر حضور امین شریعت مفتی اعظم کانپور حضرت علامہ شاہ مفتی رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی (علیہ الرحمہ) مائک پر تشریف لائے اور خطبۂ مسنونہ کے بعد آیت قرآنی تلاوت فرمائی ترجمہ فرمایا اور تشریح فرمائی اور ابلیس لعین کی تلبیس کو بیان فرمایا کہ کس طرح ابلیس نے خدا کی وحدانیت کی آڑ لے کر حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم سے انکار کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں اپنے کو حضرت آدم سے افضل ثابت کرنے کی جسارت کی اور دلیل دینے لگا کہ اے اللہ تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ۔ خدائے قہار و جبار کے حکم کی نافرمانی اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم سے انکار کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا گیا اس میں عبرت ہے کہ کوئی کتنا بڑا موحد ہو، نمازی ہو، حاجی ہو، عابد ہو، زاہد ہو، ساجد ہو، شب زندہ دار ہو، ظاہر تقویٰ سے آراستہ ہو مگر وہ نبی کی عظمت کا منکر ہو بارگاہ نبوت و رسالت کا گستاخ ہو تو ساری عبادت و ریاضت زہد و تقویٰ ان کے منہ پر مار دیئے جائیں گے خدا کی بارگاہ میں ایسی عبادت، تقویٰ وطہارت کی کوئی حیثیت نہیں ہے مسلمانو! تم ایسوں سے ہوشیار رہنا اور حضرت شیر نیپال اور حضرت شیر بہار کی باتوں پر عمل کرنا میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین تقریباً دن کے ۲ بجے مجلس مناظرہ صلوٰۃ وسلام اور حضور امین شریعت کی دعاؤں پر ختم ہوا حضرت مفتی محمد اسلم صاحب نے مناظرہ میں اہل سنت

وجماعت کی فتح اور وہابیوں کی شکست و فرار ہونے کا اعلان فرمایا اور رات میں یوسف بابو کے دولت کدہ پر جشن فتح منانے کا اعلان کیا علمائے کرام اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے نماز ظہر اور کھانے سے فراغت کے بعد مفتی عبیدالرحمٰن پوکھریروی پھر اسٹیج پر تشریف لے گئے عوام جمی ہوئی تھی جانے کا نام نہیں لے رہی تھی مفتی عبیدالرحمٰن صاحب پوکھریروی اپنے انداز میں خطاب فرماتے رہے اور وہابی مولوی کو للکارتے رہے کسی نے سامنے آنے کی جرأت نہیں کی عصر کے وقت صلوٰۃ وسلام اور حضرت مفتی عبیدالرحمٰن صاحب کی دعاء پر دوسری مجلس ختم ہوئی بوقت شب جشن فتح مناظرۂ باسوپٹی منایا گیا علمائے کرام نے اپنے نورانی بیانات سے سامعین کو مستفیض فرمایا حضرت امین شریعت نے فرمایا مسلمانو سنو! باسوپٹی کے مناظرہ نے حق وباطل کے درمیان حدفاصل قائم کر دیا ہے کسی گمراہ فرقہ کی باتوں میں نہ آنا مذہب اہل سنت و جماعت پر اور مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے قائم رہنا غوث اعظم اور خواجہ غریب نواز اور دیگر بزرگان دین کے ذریعہ جو اسلام اور طریقہ ہم کو اور آپ کو ملا ہے اسی پر عمل کرنا جشن فتح رات کے ایک بجے صلوٰۃ وسلام اور حضرت مفتی اعظم کانپور کی دعاؤں پر ختم ہوا حضرت شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیق برکاتی مدظلہ العالی نے تمام علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا اور مدرسہ منظر اسلام جسے مولانا عبدالحفیظ صاحب علیہ الرحمہ نے قائم کیا تھا جو مسلمانوں کی بے توجہی سے بند ہو گیا تھا مدرسہ کی نشأۃ ثانیہ کا اعلان فرمایا اور وہابی کی تردید کے لئے لفظ حنفیہ کا اضافہ فرمایا الحمد للہ! کہ آج بھی وہ مدرسہ حنفیہ منظر اسلام کے نام سے قائم ہے اور درس وتدریس کا سلسلہ جاری ہے علاقہ کے مسلمان اور طلبہ مستفیض ہو رہے ہیں اور اپنی دینی ضروریات پوری کر رہے ہیں صبح بعد نماز فجر چائے ناشتہ کے بعد علمائے کرام اپنی اپنی منزل کی طرف رخصت ہوئے بابو یوسف صاحب اور ان کے صاحبزادہ اسرائیل بابو نے علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا اور معذرت خواہ ہوئے کہ ہم نے آپ حضرات کو زحمت دی دین حق

اور مذہب و مسلک کی حفاظت کے لئے آپ حضرات نے اپنا قیمتی وقت دیا اور تشریف لائے تہ دل سے ہم علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ناظرین کرام! یہ ہے باسوپٹی مناظرہ کا آنکھوں دیکھا حال۔

شیر نیپال کی مقبولیت کا راز

حضرت شیر نیپال کا شمار موجودہ دور کے اکابر علمائے اہل سنت میں ہوتا ہے جن کی دینی خدمات قیامت تک جاری و ساری رہیں گی وہ اگر چہ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن اپنی عظیم خدمات دینی وتبلیغی درس وتدریس، افتاء وفتویٰ کا فروغ، دعوت رشد وہدایت، مسلک ومشرب کی اشاعت اور تنہا نیپال و بیرون نیپال میں سلسلۂ برکاتیت کی ترویج واشاعت، احقاقِ حق وابطال باطل، علماء پھلواری کی صلح کلیت کا افشا، بدمذہبوں سے پھلواری علما کے روابط وراہ رسم وداد ومحبت کی نقاب کشائی اور نبی اکرم علیہ السلام سے عشق ومحبت اتباع سنت زہد وورع وتقویٰ کا انعام خداوندی جو آپ کو نصیب ہوا ان وجوہات سے آپ آج بھی زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے آپ کے ہزاروں شاگردان، خلفاء، مریدین ومعتقدین ملک وبیرون ملک میں پھیلے ہیں اور اسلامی خدمات انجام دے رہے ہیں تحفظ دین متین اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرواشاعت میں لگے ہیں آپ نے تصلب فی الدین کا جو جام اپنے شاگروں اور مریدوں کو پلایا ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کے لئے ملک وبیرون ملک دور دراز کا سفر کیا اور سفر کی ہی حالت میں آپ نے دنیا کو الوداع بھی کہا اور رخصت ہو گئے مگر ہم مسلمانوں کو یہ درس حیات دے کر گئے۔

غم نہیں چھوٹ جائے زمانہ
مگر مدینہ والے کا دامن نہ چھوٹے

نعت قرآں روح ایماں جان دیں
ہست حب رحمۃ العالمین

اس سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے حضرت شیر نیپال کو موجودہ خانقاہ پھلواری کے عقائد کی تحقیق کے سلسلہ میں ادارہ شرعیہ بہار پٹنہ جانا ہوا ادارہ کے دفتر میں حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی حضرت قاضی شریعت نے فرمایا ہم لوگوں نے خانقاہ مجیبیہ کے موجودہ علما کو راہ راست پر لانے کی کافی کوشش کی اور فتاویٰ حسام الحرمین شریفین کی تصدیق پر زور دیتے رہیں مگر ان لوگوں نے تصدیق نہیں کی انکار کرتے رہے اور علمائے دیوبند کی ان ہفوات پر جو شان الوہیت ورسالت کے خلاف اور گستاخی ہے انہیں خاطی کہنے کے موقف پر اڑے رہے اور صلح کلیت کو نہیں چھوڑا اور ان علمائے دیوبند کو (جنہیں علمائے حرمین شریفین ہند وسندھ نے کافر کہا ہے) مسلمان سمجھتے ہیں اس کے بعد ادارہ شرعیہ نے ان لوگوں سے تعلقات ختم کر لئے حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے فرمایا مفتی جیش محمد صدیقی صاحب یہ آپ کا ہی حصہ تھا اور آپ ہی کا دل وجگر تھا کہ آپ نے اتنا بڑا کام انجام دیا ہے اور پھلواری علما کی صلح کلیت اور وہابیت نوازی کو بے نقاب کر دیا ہے معلوم نہیں ہمارے علمائے کرام ومفتیان عظام اب تک اس مسئلہ میں کیوں خاموش رہے ہیں میں آپ کی ہمت وجرأت کو داد دیتا ہوں، آپ نے بہت بڑا کام انجام دیا ہے اگر یہی آواز میں (ارشد القادری) اٹھاتا تو خانقاہ مجیبیہ کے مریدین ومعتقدین میرے سر کے بال نوچ ڈالتے اور میرا قدم پٹنہ بہار میں جمنے نہ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھایا۔

قاضی القضاۃ ومفتی نیپال کب اور کہاں بنائے گئے

اس بات پر قاضی شریعت حضرت مولانا مفتی فضل کریم علیہ الرحمۃ نے فرمایا مفتی

جیش محمد صاحب آج سے میں آپ کو نیپال کے لئے قاضئ شریعت اور مفتی نیپال مقرر کرتا ہوں، اور نیپال کے دوسرے علاقہ میں جہاں آپ ضرورت سمجھیں اپنا نائب سہولت کے لئے مقرر کر سکتے ہیں مفقود الخبر اور حق زوجیت ونان ونفقہ سے محروم کے حق میں ادارۂ شرعیہ کے اصول وضوابط کے طور پر فیصلہ دے سکتے ہیں حضرت شیر نیپال انکار کرتے رہے مگر حضرت قاضی صاحب نے فرمایا آپ اس کے اہل ہیں دین اسلام کے خاطر اور مسلمانوں کی سہولت کے لئے اس پرفتن دور میں یہ ذمہ داری آپ کو قبول کرنی پڑے گی دامن بچانے سے کام نہیں چلے گا حضرت شیر نیپال نے قاضی صاحب کے اصرار پر ذمہ داری قبول فرمائی اس کے بعد شیر نیپال نے علامہ سے مخاطب ہوکر فرمایا سنا ہے کہ شاہ عون احمد کے بھائی شاہ عین احمد کے انتقال پر آپ نے تعزیت نامہ پیش فرمایا تھا حضرت علامہ پر جلال لہجہ میں فرمایا۔ اس وقت آپ جیسا کوئی مجاہد پیدا نہیں ہوا تھا جو پھلواری علا کی صلح کلیت کو بے نقاب کرتا اور پھلواری مریدین ومعتقدین سے جنگ لڑتا پھلواریت کے سلسلہ میں ہمارے علمائے اہل سنت خاموش تھے اگر کوئی جملہ تعزیت نامہ میں شرعی گرفت کا ہے تو مجھے اس جملہ سے توبہ کرنے میں دو منٹ بھی نہیں لگیں گے علامہ نے دو انگل سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے انداز میں فرمایا!

راقم کی دعا ہے کہ رب کریم اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ کے طفیل حضرت علامہ کی مرقد انور پر رحمت ونور کی بارش برسائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ادارۂ شرعیہ میں جس وقت حضرت قاضئ شریعت مفتی فضل کریم صاحب قبلہ نے حضرت شیر نیپال سے یہ کہا تھا کہ، آج سے میں آپ کو نیپال کے لئے قاضی اور مفتی مقرر کرتا ہوں حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کے علاوہ (۱) سید ولی الدین صاحب پٹنہ (۲) حضرت مولانا ڈاکٹر حسن رضا خان پی ایچ ڈی (۳) حضرت قاری محمد اظہر اشرفی امام وخطیب لان مسجد پٹنہ (۴) حاجی عین الحق اشرفی مالک فرم حق برادرس پٹنہ

(۵) حضرت علامہ عبد الحافظ علیہ الرحمۃ ادارۂ شرعیہ پٹنہ (۶) راقم الحروف عبد الجبار منظری کی موجودگی تھی۔ حضرت قاضی صاحب کے اس مبارک اعلان سے سبھوں کو خوشی ہوئی کہ حق بحق دار رسید سبحان اللہ والحمد للہ علیٰ ذالک

شیر نیپال اور ردِّ بدمذہباں

حضرت کا یہ ایسا خاص وصف تھا کہ آپ اپنے ہم عصر علما میں ممتاز ومنفرد تھے احقاق حق ابطال باطل کے لئے آپ بدمذہبوں سے برسرِ پیکار رہے اور اپنی تقریر وتحریر کے ذریعہ اہل سنت کو بدمذہب وگمراہ فرقوں سے علاحدہ رہنے کی پرزور تبلیغ فرماتے رہے اور اپنے مریدین ومعتقدین کو اس کی تلقین کرتے رہے اور خود بھی سختی سے اس بات پر عمل کرتے رہے اس سلسلہ میں آپ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ مجھے یاد ہے اور وہ یہ ہے۔

حضرت شیر نیپال اور ایک وہابی دولہا

جنکپور میں آپ کا ابتدائی دور تھا ایک شادی کی بارات آئی تھی جو وہابی اسحاق میاں جی کے دالان میں ٹھہری تھی اس دولہے کا نکاح لوگ حضرت سے پڑھوانا چاہتے تھے دولہا کا تعلق وہابی فرقہ سے تھا حضرت کو یہ کہہ کر کہ دولہا سنی صحیح العقیدہ ہے نکاح کے لئے لے گئے حضرت کو شبہ ہوا کہ دولہا صحیح العقیدہ نہیں لگ رہا ہے آپ نے نکاح خوانی سے قبل دولہا سے کہا آج آپ کے لیے خوشی کا وقت ہے وضو کر لیجئے اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر لیجئے دولہا میاں وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہوئے جیسے ہی نماز کی نیت کر کے ہاتھ سینہ پر باندھا آپ نے دیکھا دولہا غیر مقلد وہابی کا مقلد اور پیروکار ہے۔ آپ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو ڈانٹا کہ آپ حضرات دھوکہ دے کر وہابی کا نکاح مجھ سے پڑھوانا چاہتے ہیں لوگو! اللہ سے ڈر و خوف

کھاؤ اپنے ایمان کی حفاظت کرو وہابی کا نکاح کبھی بھی کسی سے نہیں ہوسکتا چاہیے جتنا بڑا عالم نکاح پڑھادے۔ دانستہ وہابی کا نکاح پڑھانے والا گواہ اور شریک نکاح سب حکم شرع کی زد میں آجائیں گے۔ وہابی کا نکاح نہ پڑھانے کی وجہ سے کچھ لوگ آپ کے سخت مخالف ہوگئے۔ مخالفت اس حد تک بڑھی کہ وہابی اور اس کے ہمنوا آپ کے جانی دشمن ہوگئے اور آپ کو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہوگیا۔ دماغی الجھنیں بڑھ گئی۔ دشمنوں کی شرارت کی وجہ سے سخت گرمی میں بھی کمرہ کا دروازہ اور جھال بند کرکے سوتے تھے حالاں کہ اس وقت آپ کے کمرہ میں بجلی پنکھا بھی نہیں تھا ان پریشانی کے دنوں میں آپ بطور وظیفہ قرآن کریم کی یہ آیت سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ (القمر، ۴۵) بکثرت پڑھا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے طفیل آپ کی حفاظت فرمائی اللہ تعالیٰ کو آپ سے دین متین کا کام لینا تھا اور آپ نے عقائد اہل سنت و جماعت کے تحفظ کے لئے جو خدمات انجام دیئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں مسلمانوں کی آنے والی نسلیں بھی یاد کریں گی کہ اللہ تعالیٰ نے شیر نیپال کی شکل میں مسلمانوں کو ایک عظیم رہنما عطا فرمایا تھا۔ حضرت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ مسلمانوں کا اتحاد قائم رہے غیر شرعی باتوں کو لے کر آپس میں پھوٹ پیدا نہ ہو آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی گاؤں میں مسلمانوں کے درمیان کسی بات کو لے کر یا ذات و برادری کو بنیاد بنا کر آپس میں اختلاف ہے تو وہاں کے مسلمانوں کی دعوت پر اختلاف ختم کرانے کے لئے تشریف لے جاتے اپنے ساتھ اس برادری کے با اثر عالم کو ساتھ لیجاتے آپسی اختلاف دور فرما کر صلح کرا کر بھائی چارہ قائم فرماتے ایک بار جھٹکی پہرہ میں راعین اور درزی برادری میں کسی بات کو لے کر اختلاف ہوگیا وہاں کے مسلمانوں کی دعوت پر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بیلاوی اور راقم الحروف منظری کے ہمراہ پہرہ تشریف لے گئے شب کے جلسہ میں دونوں فریق شامل ہوئے اتحاد بین المسلمین کے موضوع پر علمائے کرام کے بیانات ہوئے جس سے

لوگ کافی متأثر ہوئے اور صبح بعد نماز فجر ماسٹر اسحاق صاحب پہراوی کی موجودگی میں دونوں برادری کے لوگوں میں مصالحت کرادی واپسی پر دوپہر کے وقت ہم لوگ جمنی ندی کے مغربی کنارہ پر جو نیپال و ہند کی سرحد پر جاری ہے ایک درخت کے سایہ میں آرام کے لئے رکے اسی مقام پر حضرت نے مولانا یوسف صاحب سے فرمایا شہر جنکپور میں ایک عظیم الشان جلسہ کی ضرورت ہے اس علاقہ میں آج تک کوئی جلسہ نہیں ہوا، جلسہ ہونا چاہیے اور آپ کو ہر طرح سے ساتھ دینا ہوگا مولانا یوسف صاحب نے تائید کی اور جلسہ کا پروگرام طے پا گیا مدرسہ آکر حضرت نے مدرسہ کمیٹی کی میٹنگ طلب کی اراکین مدرسہ نے منظوری دے دی حضرت نے حضرت مولانا محبوب رضا روشن القادری پوکھریروی صدر المدرسین مدرسہ رضاء العلوم کنھواں کو خط لکھا اور محبوب العلماء کنھواں سے جنکپور تشریف لائے جلسہ کی تاریخ ۲۰/۲۱/۲۲/ربیع الاول ۱۳۹۴ھ طے ہوئی۔ علمائے کرام، شعرائے عظام کو دعوت دینے کی ذمہ داری حضرت مولانا محبوب العلماء کو دی گئی جلسہ کی تاریخ کی اطلاع سابق خطیب کشمیری تکیہ کاٹھمنڈو حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ کو دی گئی حضرت مفتی صاحب قبلہ جنکپور تشریف لائے حضرت شیر نیپال قبلہ کی موجودگی میں حضرت علامہ محبوب رضا قبلہ اور صوفی دوراں حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ، نیّر القادری مولانا محمد یوسف صاحب بیلاوی ان حضرات نے علمائے کرام اور شعرائے عظام کو منتخب کیا پوسٹر کی طباعت اور علاقائی علمائے کرام کی دعوت کی ذمہ داری مجھے دے گئی جلسہ کے کنوینر اور مشتہرین میں حضرت شیر نیپال حضرت مولانا محبوب رضا اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب راعین بیلاوی اور جلسہ کی نظامت اور اناؤنسری کی ذمہ داری حضرت مولانا مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ خطیب و امام کشمیری جامع مسجد کاٹھمنڈو نے لی پوسٹر کی طباعت کے لئے مجھے پٹنہ روانہ کردیا گیا ساتھ ہی فاضل توریت و انجیل حضرت علامہ سید شاہ محمد قائم قتیل داناپوری، حضرت علامہ

ارشدالقادری اور ڈاکٹر حسن رضا خاں ادارۂ شرعیہ پٹنہ کے دعوت نامے بھی میرے سپرد ہوئے بہت کم وقت میں جلسہ کی تیاری کی گئی سکریٹری محمد انیس قریشی صاحب کو حکومتی اجازت کی ذمہ داری دی گئی حکومت نے کانفرنس کی اجازت تو نہیں دی بلکہ جلسہ سرکار مدینہ ﷺ کے سہ روزہ اجلاس کی اجازت دی جلسہ گاہ کے لئے ترہت باغ جو موجودہ ضلع عدالت سے جانب جنوب اور ایس پی آفس سے مشرق کی جانب وسیع وعریض باغ ہے اس وقت پورا باغ خالی تھا کچھ درخت لگے تھے تالاب کے مغربی کنارہ پر اسٹیج کی تعمیر کا کام شروع ہوا حضرت محبوب العلماء اور سکریٹری محمد انیس قریشی کی نگرانی میں تقریباً دوسو علمائے کرام کی نشست کے مطابق خوبصورت اسٹیج تعمیر ہوئی اور دفتر معلومات عامہ اور ایک دفتر عوام کی سہولت کے لئے قائم کیا گیا۔ ۸، ۱۰ انل پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے خورد ونوش کا انتظام صوفی عطاء الرحمٰن صاحب برکاتی، عبدالغفار، حبیب احمد صدیقی لہنوی کے ذمہ تھا جلسہ پر امن اور خوش گوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

اس کے لئے نوجوانوں کی ایک جماعت رضا کارانہ خدمات انجام دینے کے لئے تشکیل دی گئی رضا کار کمیٹی کے نگراں محمد انیس قریشی صاحب مقرر ہوئے دیکھتے ہی دیکھتے جلسہ کی مقررہ تاریخ آگئی علمائے اہل سنت کا ورود مسعود ہونے لگا محبوب العلماء حضرت مولانا محبوب رضا صاحب حضور سیدالعلماء عظمت خاندان برکات کو مظفر پور اسٹیشن سے بذریعہ کار لے کر آئے جیسے ہی حضرت کی آمد کی خبر ہوئی حضرت شیر نیپال خود سارے اساتذہ، علمائے کرام وطلبۂ عظام کے ساتھ حضور سیدالعلماء کے استقبال کے لئے سڑک پر نکل آئے نعرۂ تکبیر ورسالت نعرۂ غوثیت کی صدا بلند ہونے لگی علمائے کرام کی جھرمٹ میں سیدالعلماء جامعہ حنفیہ تشریف لائے حضرت کے شاہانہ مزاج کے مطابق شیر نیپال نے اپنے کمرہ میں حضور سیدالعلماء کے قیام کا انتظام فرمایا تھا نئی پلنگ، نیا گدا، نیا تکیہ، نئی چادر، نیا پردہ سب دیدہ زیب اور خوبصورت لمبے سفر طے کرنے کے باوجود

بھی حضور سیدالعلماء ہشاش بشاش نظر آرہے تھے چہرا کھلا ہوا تھا نورانیت پھوٹ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ اپنے وقت کا شہنشاہ جلوہ فرما ہے مجاہد دوراں حضرت علامہ سید مظفر حسین قبلہ کچھوچھوی کی بھی تشریف آوری ہوگئی۔ صوفیٔ دوراں علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قبلہ دوروز قبل تشریف لا چکے تھے، حضرت علامہ مفتی محمد اسلم صاحب شیر بہار کی تشریف آوری ہوچکی ہے اور پیر طریقت حافظ حمید الرحمٰن صاحب قبلہ کی بھی تشریف آوری ہوچکی ہے انجم کمالی شاعر اسلام تشریف لا چکے علاقائی علمائے کرام کی تشریف آوری کا سلسلہ جاری ہے یہ حضرت مولانا حنیف ملت استاذ العلماء مفتی حنیف صاحب قبلہ تشریف لائے مولانا رحمت علی انصاری بہرا خلیفۂ مفتی اعظم نیپال شمس العلماء حضرت مولانا مفتی شمس الحق رضوی تشریف لائے حضرت علامہ مولانا کلیم الدین انصاری علی پٹی سے تشریف لا چکے ہیں۔ ساتھ میں حضرت عبدالشکور انصاری اور طلبہ کی ایک جماعت بھی ہے پیکر انکساری حضرت علامہ مولانا عبدالحمید انصاری نوری، حضرت مولانا صغیر احمد انصاری کنہواں اور حضرت مولانا ابراہیم شہبازی منصوری، حافظ محمد داؤد سرسنڈ سے تشریف لا چکے۔ حضرت مولانا محمد یوسف راعین قادری بیلاوی جلسہ کے کنو یز تھے ایک ہفتہ سے ان کا قیام مدرسہ حنفیہ میں تھا بوقت شب گھر تشریف لے جاتے اور صبح مدرسہ آجاتے اور انتظامات کی نگرانی کرتے حضرت حافظ خلیل صدیقی برکاتی علیہ الرحمۃ چند روز سے مدرسہ میں تشریف فرما تھے اور جلسہ سے متعلق اپنے مشورے سے نوازتے تھے آج بارہ ۱۲/ مارچ ۱۹۷۳ء ہے جلسہ کی کاروائی بعد نماز عشاء شروع ہونی ہے مگر عوام کا ازدحام اس قدر ہے کہ جلسہ گاہ سے لے کر مارکیٹ تک پورے جنکپور میں مسلمانوں کا سیلاب نظر آرہا ہے بعد نماز عشاء تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا حضور سیدالعلماء نے صدارت فرمائی اور نظامت کی ذمہ داری حضرت علامہ مفتی عبدالواجد نیّر القادری نے خطبۂ استقبالیہ حضرت شیر نیپال قبلہ نے پیش فرمائے خطبہ کے جو الفاظ تھے وہ آب

زر سے لکھنے کے لائق تھے کاش کہ کوئی خطبہ کے الفاظ نوٹ کرکے محفوظ کیے ہوتا جس میں آل رسول کے فضائل، عظمت وکرامت سادات کا احترام اور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کا سادات سے عشق ومحبت کا ذکر اس انداز میں پیش فرمایا کہ بہت ساری آنکھیں آب دیدہ ہوگئیں آپ نے فرمایا رسول اللہ کے آل کے آل کی آمد ہی جلسہ کی کامیابی ہے اخیر میں آپ نے سارے علمائے اہل سنت کا شکریہ ادا کیا کہ آپ حضرات تشریف لاکر جلسہ کو کامیاب کیا اور عوام وسامعین سے اپیل کی کہ پرامن ماحول میں سکون سے علمائے کرام کی تقاریر سماعت کریں انتظام میں کسی قسم کی کوئی کمی محسوس ہو تو اسے درگزر کریں جلسہ کمیٹی نے علمائے کرام سے لے کر عوام تک کی، سہولت کے پورے انتظامات کیے ہیں پھر بھی کمی ہوسکتی ہے اسے نظر انداز کردیں اخیر میں میری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ تمامی حضرات کو مذہب اہل سنت وجماعت اور مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رکھے اور ایمان کی حفاظت فرمائے آمین ثم آمین اور ان علمائے کرام کا سایہ ہم سبھوں کے سروں پر تادیر قائم رکھے پہلی شب کا جلسہ بعد نماز عشا شروع ہوا اور اذان فجر تک جاری رہا۔ حضرت صوفئ دوراں حضرت علامہ عبدالواجد قادری کی اناؤنسری اور ڈاکٹر انجم کمالی کی مدحت سرائی مجمع میں روح پھونکتی رہی حضرت صوفئ دوراں کی اناؤنسری تو مجمع کو عشق ومحبت کا جام پلا رہی تھی، سامعین ہمہ تن گوش تھے کہ حضرت مجاہد دوراں حضرت علامہ سید مظفر حسین قبلہ کچھوچھوی کی خطابت شروع ہوئی حضرت کی تقریر اس قدر پر جوش تھی کہ لگ رہا تھا درحقیقت مجاہد دوراں امیر کارواں ہیں یا لشکر اسلام کا سپہ سالار خطاب کررہا ہے اور قافلہ کو پرجوش کررہا ہے اور تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹہ تک آپ اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرماتے رہے رات کے بارہ بجے جب رات شباب پر تھی اور سامعین کا مجمع بھی شباب پر تھا حضرت اناؤنسر صاحب قبلہ نے خانقاہ برکاتیہ اور حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ کا اپنے صوفیانہ انداز میں تعارف کراتے ہوئے حضرت کی خطابت کا اعلان فرمادیا حضرت اپنی

کرسئ صدارت سے خطبۂ مسنونہ کے بعد اپنی تقریر شروع کی حضرت کی نورانی صورت سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ نور وعرفان کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور اسٹیج سے لے کر سامعین سب باران انوار وبرکات میں نہا رہے ہیں اپنے تو اپنے غیروں پر بھی سکتہ طاری تھا دو ڈھائی گھنٹہ حضرت نے خطاب فرمایا بوقت فجر صلاۃ وسلام کی پرنور صداؤں کے ساتھ حضور سید العلماء کی دعاؤں پر پہلی شب کا جلسہ بحسن وخوبی اختتام پزیر ہوا اور نماز فجر کی ادائیگی کا اعلان کردیا گیا بعد نماز فجر چائے نوشی اور ناشتہ سے فراغت کے بعد علمائے کرام آرام فرمانے لگے حضرت مجاہد دوراں علامہ سید مظفر حسین صاحب قبلہ کی روانگی ہو رہی تھی محبوب العلماء نے مجاہد دوراں کو بذریعہ جیپ بھٹہ موڑ ہندوستان کی سرحد تک پہنچایا اور انڈین بس میں سوار کرادیا حسن اتفاق اتنی ہی میں استاذ الاساتذہ جلالۃ العلم حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ مدظلہ العالی دوسری محبوب العلماء حضور حافظ ملت کو اسی جیپ سے لے کر جامعہ حنفیہ پہنچے حضرت کی آمد کی خبر سن کر حضرت شیر نیپال اور علمائے کرام حضرت کے استقبال کے لئے مدرسہ سے باہر آئے نعرۂ تکبیر ورسالت کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور نعروں کے گونج میں انہیں قیام گاہ پہنچا یا گیا مدرسہ میں ہی حضرت کے لئے انتظام تھا عوام کا ازدحام دیکھ کر حضرت شیر نیپال نے صوفئ دوراں حضرت مفتی عبدالواجد سے فرمایا کہ دن میں بھی اجلاس کی کاروائی شروع کی جائے تاکہ عوام کو افراتفری سے بچایا جاسکے اور ان کے آنے کا مقصد پورا ہو اور مقامی علمائے کرام کو خطابت کا موقع ملے شیر نیپال کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے دن میں بھی اجلاس ہوا اور دن کے ڈھائی تین بجے کے قریب صلاۃ وسلام پر اختتام پذیر ہوا بعد نماز ظہر جامعہ حنفیہ کی جدید عمارت کی بنیاد حضور سید العلماء اور حضور حافظ ملت کے دست اقدس سے رکھی گئی اور حضور سید العلماء اور حضور حافظ ملت نے برکتوں کی دعائیں کیے حضور سید العلماء کے متعلق میں کیا بیان کروں بس میں یہی کہوں گا کہ حضرت کی

شرافت وکرامت کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ آل نبی اولاد رسول ہیں اور اکابر اہل سنت کی زبان وقلم سے آپ سید العلماء ہیں حضور حافظ ملت کی زیارت سے میں پہلی بار مشرف ہورہا تھا وہ ایک دبلا پتلا انسان تواضع وانکساری کا مجسمہ سنت کے مطابق لباس سر پر صافہ نورانی صورت وسیرت کا پیکر۔ میں تو دیکھتا ہی رہ گیا میرے دل نے کہا میری عقیدت پکار اٹھی روئے زمین پر حضور حافظ ملت اللہ کا زندہ ولی ہے اور بس

جس نے پیدا کئے کتنے لعل وگوہر

حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

آج ۱۳/مارچ ۱۹۷۳ء ہے حضور سید العلماء نے غسل کا ارادہ فرمایا فوراً غسل خانہ کی صفائی کی گئی پانی کا انتظام کیا گیا غسل خانہ میں دروازہ نہیں تھا پردہ لگادیا گیا حضرت تشریف لائے عمدہ انتظام دیکھ کر فرمایا غسل خانہ تو یوپی کے جیسا ہے حضرت شیر نیپال سن کر مسکرادیئے غسل سے فراغت کے بعد بیعت کا سلسلہ شروع ہوا حضرت شیر نیپال حافظ خلیل صاحب بردا ہا صوفی عطاء الرحمٰن لہنہ، حافظ انوار الحق اور راقم الحروف عبد الجبار منظری نے حضور سید العلماء کے دست اقدس پر بیعت کی اور سلسلہ قادریہ برکاتیہ میں داخل ہوئے پھر عوام کا ہجوم سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے آنے لگا حضرت سب کو سلسلہ میں داخل فرماتے رہے آپ آرام کرنا چاہتے تھے مگر عوام کا حال یہ تھا کہ ایک جماعت جاتی تو دوسری جماعت آجاتی جب بھیڑ زیادہ ہوئی تو شیر نیپال نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت سے عرض کیجئے کہ بہت سے لوگ مرید ہونے کی تمنا لے کر حاضر آئے ہیں حضرت سے میں نے عرض کردیا حضرت نے فرمایا مفتی جیش صاحب کو بلائے اور ان سے کہئے کہ وہ ہماری طرف سے سلسلہ قادریہ برکاتیہ میں لوگوں کو داخل کریں ہماری طرف سے ان کو اجازت وخلافت ہے میں نے شیر نیپال سے کہا حضو سید العلماء آپ کو یاد فرمارہے ہیں شیر نیپال حضرت کے حجرہ میں داخل ہوئے حضرت نے پھر وہی

بات شیر نیپال سے کہی اور مسکراتے ہوئے فرمایا آپ نے مجھ کو تقریر کے لیے بلایا ہے پیری مریدی کے لئے تو نہیں بلایا ہے اور شجرہ لے کر تیاری کے ساتھ میں آیا بھی نہیں ہوں کچھ ہیں وہ لیجئے باقی لوگوں کو بعد میں منگوا کے دے دیجیے گا پھر حضرت شیر نیپال سلسلہ میں داخل فرمانے لگے اس وضاحت کے ساتھ کہ آپ حضور سید العلماء کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہیں آپ حضرت کے مرید ہیں ان کی اجازت سے آپ حضرات کو سلسلہ قادریہ برکاتیہ میں داخل کررہا ہوں سرکار غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ آپ سبھوں کو اپنی غلامی میں قبول فرمارہے ہیں ۱۳/مارچ کی شب آئی بعد نماز عشا علمائے کرام جلسہ گاہ کی طرف جانے لگے مقامی علمائے کرام کے کھانے کا انتظام جلسہ گاہ میں ہی تھا پھر مدرسہ میں اتنی جگہ بھی نہیں تھی آج جو عمارت نظر آرہی ہے حضرت کی مرہونِ منت ہے اس دن نہیں تھی، صوفی دوراں حضرت علامہ عبد الواجد قادری صاحب اسٹیج پر تشریف لائے مائک اپنے ہاتھوں میں لیا اور اناؤنسری کا حق ادا کرنے لگے آپ کا انداز صوفیانہ رنگ ہی کچھ اور تھا سارا مجمع خاموش ہمہ تن گوش حضرت صوفئ دوراں نے تلاوت قرآن حکیم سے جلسۂ نور وسرور کا آغاز کرایا بعدہٗ انجم کمالی نے حمد باری تعالیٰ اور نعت نبی ﷺ کے گل دستہ پیش کیا اور سامعین محظوظ ہوتے رہے اور خوش ہو کر حضرت انجم کمالی کی طرف وقفہ وقفہ سے نوٹوں کی برسات بھی کرتے رہے علمائے کرام سے اسٹیج کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، پہلی رات جلسہ کی صدارت حضور سید العلماء نے فرمائی اور دوسری شب پیر طریقت حضرت حافظ حمید الرحمٰن پوکھریروی نے کم وبیش دو ڈھائی لاکھ کا مجمع تھا تقریباً رات کے ۱۰ ربجے حضور حافظ ملت پروانوں کی جھرمٹ میں اسٹیج پر جلوہ فرما ہوئے نعرۂ تکبیر ورسالت کی صداؤں سے فضا گونج اٹھی حضرت اناؤنسر نے حضرت کا تعارف کراتے ہوئے حافظ ملت کی تقریر کا اعلان کیا آپ کرسی خطابت پر تشریف لائے اور ابھی خطبہ سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ حضور سید العلماء

علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت شیر نیپال اور محبوب العلماء کے ہمراہ گاڑی سے اتر کر اسٹیج پر جلوہ فرما ہوئے نعرۂ تکبیر ورسالت کی صداؤں سے فضا گونج اٹھی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ بت خانوں کے بتوں نے بھی کلمہ پڑھ لیا ہے اور بادۂ توحید کے متوالوں کے ساتھ وہ بھی اللہ اکبر کی صدا بلند کر رہے ہیں اور دین اسلام کے حق ہونے کی شہادت دے رہے ہیں حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ نے حضور حافظ ملت سے مخاطب ہوکر فرمایا حضور آپ ہمارے بڑے ہیں پہلے میری تقریر ہوجائے پھر آپ تقریر فرمائیں آخر تک میں آپ کی تقریر پرتنویر سے فیضیاب ہونا چاہتا ہوں حضور سید العلماء کی باتیں سن کر حضور حافظ ملت نے یہ کہتے ہوئے کہ ''آب آمد تیمم برخواست'' خطبہ موقوف فرمادیا اور سید العلماء کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا آقا کا حکم سر آنکھوں پر آئیں تشریف لائیں اور اپنی تقریر منیر سے نوازیں اور کرسی خالی کردیا حضرت شیر نیپال اور مولانا محبوب رضا نے سہارا دے کر حضور سید العلماء کو کرسئ خطابت پر بٹھایا حضور حافظ ملت کرسی کے پایہ سے لگ کر اسی طرح مؤدب بیٹھے جیسے کوئی باوفا شاگرد استاذ کے سامنے دوزانوں بیٹھا ہو اور حضور سید العلماء کی ہر بات پر جی حضور جی حضور فرماتے رہے اس وقت اسٹیج کا منظر قابل دید تھا علمائے کرام حیرت میں ڈوبے مشاہدہ کررہے تھے کہ ہمارے بزرگوں کے مابین کیسی اخوت ومحبت ہے ہر ایک کو دوسرے کی عزت واحترام کا کتنا پاس ولحاظ ہے یہ واقعہ آج کے علما کے لئے نصیحت آموز ہے۔

حضور سید العلماء اور حضور حافظ ملت کا ایک دوسرے کے ساتھ تواضع وانکساری، حسن سلوک مودت ومحبت دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ ولی رامی شناسد حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ نے تقریباً دو گھنٹے تقریر فرمائی اور ایسا نبھایا کہ کسی کو چوں تک بولنے نہ دیا تقریر کیا تھی؟ معلوم ہو رہا تھا وقت کا شہنشاہ اپنی خطابت سے سامعین کو نواز رہے ہیں اور حاضرین رحمت ونور کی بارش سے سیراب ہو رہے ہیں حضرت کی تقریر کے بعد اناؤنسر

نے اپنے مخصوص انداز میں حضور حافظ ملت کو دعوت سخن دیا حضرت نعرۂ تکبیر ورسالت کی گونج میں کرسی پر جلوہ فرما ہوئے اور سامعین حضور حافظ ملت کی شیریں مقالی سے محظوظ ہوتے رہے اور حضور سید العلماء حضور حافظ ملت کی پوری تقریر سماعت فرمائی اور شدید حرارت کے باوجود اخیر تک اسٹیج پر جلوہ فرما رہے اخیر شب صدر جلسہ پیر طریقت حضرت حافظ حمید الرحمٰن پوکھریروی کی تقریر ہوئی اور صلاۃ وسلام اور دعا پر بحسن وخوبی جلسہ اختتام پزیر ہوا علمائے کرام اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے اسٹیج کے مائک سے اذان فجر ہوئی تالاب سے وضو کر کے لوگوں نے نماز فجر جلسہ گاہ میں ادا کی جلسہ کی ایک خوبی یہ بھی رہی کہ ہجوم کے باوجود ایک سوئی تک کسی کی گم نہیں ہوئی صوفی عطاء الرحمٰن برکاتی نے بتایا کہ ایک صاحب کی چپل نہیں مل رہی تھی بعد میں تالاب کے کنارے مل گئی علمائے کرام چائے ناشتہ کے بعد رخصت ہونے لگے حضرت شیر نیپال نے انتظام کے مطابق علمائے کرام کو نذرانہ پیش فرمایا کر اپنے خلوص کا اظہار فرمایا حضور سید العلماء بخار سے تپ رہے تھے غالباً ایک سو چار ڈگری حرارت تھی حضور حافظ ملت بعد ظہر بذریعہ جیپ مرغیا چک سیتا مڑھی جلسہ کے لئے روانہ ہو گئے مرغیا چک کے جلسہ میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتئ اعظم ہند کی کرم فرمائی تھی جلسہ بڑا کامیاب رہا مقررین نے پھلواری صلح کلی کی بخیہ ادھیڑ دیا جنکپور جلسہ سے لے کر مرغیا چک کے جلسہ تک بڑی تعداد میں پھلواری کے مریدوں نے بیعت توڑ کر سرکار مفتئ اعظم ہند اور حضور سید العلماء رحمہما اللہ کے ہاتھوں پر بیعت کی جس سے ایوانِ پھلواریت میں زلزلہ آگیا اور ایک نیپالی پھلواری مرید نے تو اپنا حواس ہی کھو دیا اور بوکھلاہٹ میں اپنے پیر خانہ کو ایک نہیں دو خط لکھ ڈالا۔

پہلا خط: شاہ عماد الدین پھلواری کے نام لکھا جس میں یہ تحریر کیا جنکپور کا جلسہ بہت دھوم دھام سے ہوا۔

اور سیتا مڑھی دیوبندیوں کے جلسہ کی شرکت کی گئی تھی اس کا اثر لے کر خوب لعن

طعن کر کے خوب مجیبی مریدوں کو آل مصطفیٰ بمبئی کے ہاتھ پر مرید کرایا گیا۔ بریلوی لوگوں کی تقریریں عوام وخواص کو گرویدہ کر کے اپنا لیتی ہیں اور دوسرے پیروں کے مریدوں کی بیعت توڑا کر بیعت لیتے ہیں۔اور آپ کے مریدوں کی بیعت توڑا کر وہ لیتے ہیں۔تو بتایا جائے کچھ زمانہ کے بعد اس کا کیا ثمرہ نکلے گا؟ ایک طرف تنفر دلانا۔ بیعت توڑانے کا پیشہ اختیار کیا جارہا ہے۔

اور جن کے مرید چھینے جاتے ہیں وہ اس کے برعکس برتاؤ کرتے ہیں۔ چند دنوں بعد ان کا کیا حال رہے گا۔آپ سے چند بار عرض کیا کہ وہ رسالہ جن میں علمائے محطاطین انہیں کافر کہنے وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں وہ رسالہ یا اس کا پتہ مانگا یہ بھی نہ بتلا سکے تو کیا کیا جائے؟

دوسرا خط: شاہ رضوان اللہ پھلواری کے نام، اس خط میں زاہد حسین مجیبی پھلواری نے لکھا:

ایک رقعہ جناب کے حضور میں لکھا ہے۔جن میں مولانا شاہ عون احمد صاحب مدظلہ العالی سیتامڑھی دیوبندیوں کے جلسے میں شرکت کی تھی اور اہل حدیث وہابی کے مسجد میں وہابی کی اقتدا میں نماز ادا کی تھی اس کے بعد بریلوی کے دو جلسہ ہوئے ان جلسوں میں مولانا موصوف (عون احمد) کی بہت کچھ مذمت کی گئی،اور بتایا گیا، چشمہ لگا کر امامہ لپیٹ کر اور جبہ لگا کر سنیوں کی ناک کاٹنے آتے ہیں اور دشمن نبی کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ اور مجیبی مریدوں کی بیعت توڑا کر آل مصطفےٰ ومفتی اعظم کے ہاتھ پر (مرید کرایا گیا)

میری عرضی ہے کہ پھلواری شریف کے خواص میں کوئی بھی تبلیغ واشاعت کے لئے لب کشائی فرماتے۔پھلواری کے اکابر بزرگاں کے فضائل ومحاسن بیان کر کے پھلواری کی شخصیت بتلائے۔لوگ پھلواری مشائخ کو بے حس وخوابیدہ شمار کر کے حملہ پر حملہ کرتے ہیں۔اور فتح پر فتح کے طبل بجاتے ہیں۔

کاش کہ حلقہ بگوشاں علمائے پھلوری، مثلاً مولانا سیدالزماں پوکھریروی وجمال الدین کلکتوی، جمال الدین چھپراوی شبنم کمالی وغیرہ ایک وفد کی صورت میں جا بجا تقریریں کرتے پھلواری کی شخصیت کو بتلاتے۔ان کے سوالوں کے جواب دیتے تو ان (بریلویوں) کے پاؤں اکھڑ جاتے اور حملہ کرنے سے رک جاتے۔انتہی ملتقطاً

از: استفتاء عبدالحمید قادری علی پٹی

۲۷ رصفر المظفر ۱۴۰۸ھ

نوٹ: اصل خط میں امامہ ”محطاطین، توڑا توڑا کر، ہی لکھا ہوا ہے۔ناظرین خط بغور پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ خلافِ تکفیر رسالہ طلب کرنا، بریلویوں کا پاؤں اکھاڑنا اور ان پر حملہ کا پلان سٹ کرنے والا بھی سنی، بریلوی ہو سکتا ہے؟

مقتدائے خود اے زاہدی از ما مپرس

خط غلط، معنیٰ غلط، املا غلط، انشا غلط

پھلواری خانقاہ کے نام جو خط لکھا گیا تھا اگر مجھے وہ خط دستیاب ہوا تو اس کا فوٹو شائع کر کے عوام اہل سنت وجماعت کی عدالت میں انصاف کے لئے پیش کروں گا تاکہ عوام خود ذات برادری کی عصبیت سے دور رہ کر فیصلہ کرے کہ بریلویت کا پاؤں اکھاڑنے والا کیسا سنی ہے؟اور بعد مردن برادری کا کیسا تھ قطب؟

جلسہ کی رپورٹ اناؤنسر صاحب قبلہ نے جو تیار کیا تھا اور پریس ریلیز کے لئے روز نامہ سنگم پٹنہ کو بھیجا تھا، کاش کہ اس کی کوئی کاپی میرے پاس موجود ہوتی تو اسے پیش کر دیتا نصف صدی پہلے کی بات ہے میرے ذہن میں اب تک جو باتیں محفوظ تھیں انہیں صفحۂ قرطاس پر پیش کر دیا ہے میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں بلکہ اظہار حقیقت اور احوال واقعی کا بیان ہے اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو حق سمجھ نے حق پر چلنے اور حق کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

جلسۂ سرکار مدینہ کے بعد تو پھر الجامعة الحنفية الغوثيه کی جانب سے سالانہ جلسے ہونے لگے اور جب جلسہ گاہ کے لئے شہر کی زمین تنگ ہوگئی تو ایئر پورٹ کے راستہ پر مچھلی پالن کے قریب کوا کے ایک بزرگ باغ میں دستار فضیلت کا جلسہ ہوا اور ختم بخاری کے لئے پیر طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد عارف میاں قبلہ بریلی شریف سے تشریف لائے اس جلسہ کے لئے حضور احسن العلماء سید مصطفےٰ حیدر حسن میاں علیہ الرحمہ کی تشریف آوری یقینی تھی اور حضرت مظفر پور تک آئے بھی اور حضرت کو لینے کے لئے حضرت شیر نیپال نے مجھے بھیجا تھا اسٹیشن پر چند علمائے کرام سے ملاقات ہوئی ان لوگوں نے مجھے بتایا حضور سید حسن میاں اس تاریخ میں دوسری جگہ مدعو ہیں جنک پور جلسہ میں حضرت تشریف نہیں لائیں گے ان لوگوں کے بیان سے میں شک میں پڑ گیا صوفی نصر الدین مظفر پوری ساتھ تھے وہ ضد کر کے مجھے اسٹیشن سے واپس لے آئے اور پھر میں سو گیا حضرت تشریف لائے چند گھنٹے ویٹنگ روم میں قیام فرمایا دیکھا کوئی لینے نہیں آیا ہے تو حضرت مظفر پور سے واپس ہو گئے حضرت کے خادم مولانا بشیر برکاتی ساتھ تھے ان کا خط جب حضرت شیر نیپال کو ملا کہ حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ مظفر پور سے واپس ہو گئے میں حضرت کے ساتھ تھا آپ کا کوئی نمائندہ اسٹیشن پر نہیں تھا حضرت شیر نیپال کو خط پڑھ کر بڑا افسوس ہوا اور ایک ملاقات میں حضور سید حسن میاں نے حضرت شیر نیپال سے فرمایا کہ آپ کا معتمد سو گیا تھا اور مجھے مظفر پور سے واپس ہونا پڑا آگے کا راستہ معلوم نہیں تھا!

چوں کہ اس جلسہ میں حضور حسن میاں علیہ الرحمہ کی عدم شرکت مری وجہ سے ہوئی اس لئے فارغین علماء و حفاظ سے بالخصوص اور عوام و خواص سے بالعموم میں معذرت خواہ ہوں کہ میری اس کوتاہی کو معاف فرمائیں میں نے بالقصد ایسا نہیں کیا تھا بلکہ کسی کے کہنے سے ایسا ہو گیا جس کا حضرت شیر نیپال کو ہمیشہ افسوس رہا اور اس کا تذکرہ بارہا

رحضرت شیر نیپال کیا کرتے تھے۔ اور جب شہر جنکپور کی آبادی زیادہ بڑھی اور جلسہ گاہ کے لئے کوئی مناسب جگہ نہیں رہی تو پھر الجامعۃ الحنفیہ کا جلسہ لہنہ شریف میں ہونے لگا اور اب وہ جلسہ ”جلسۂ برکات النبی ﷺ“ کے نام سے خانقاہ برکات زیر اہتمام ہوتا ہے اور فارغین علما، حفاظ، قراء کی دستار بندی بھی ہوتی ہے اور اس موقع پر سلسلۂ برکاتیہ کو فروغ کے لئے بہت سارے علمائے کرام کو حضرت شیر نیپال اپنی حیات میں خلافت سے بھی نوازتے رہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ۔

یہ بزم عشق ہے یہاں ظرف دل کی جانچ ہوتی ہے
یہاں پوشاک سے اندازۂ انساں نہیں ہوتا

اور اب جلسۂ برکات النبی ﷺ کے ساتھ عرس مفتی اعظم نیپال کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

مدرسہ اصلاح المسلمین سے الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ تک

میں عرض کر چکا ہوں کہ حضرت شیر نیپال فراغت کے بعد بہار کی مشہور دینی درسگاہ ''دارالعلوم علیمیہ انوار العلوم'' دامودر پور، ضلع مظفر پور میں اراکین کی درخواست پر ایک سال تک درس وتدریس کا نمایا کام انجام دیتے رہے۔ تعطیل کلاں میں گھر تشریف لائے تو جنکپور کے سربرآوردہ مسلمانوں کی درخواست پر مدرسہ اصلاح المسلمین تشریف لائے۔ اور پہلا کام یہ کیا کہ غیر مقلدیت کی تردید کے لئے اصلاح المسلمین سے پہلے لفظ ''حنفیہ'' کا اضافہ کر دیا اب ادارہ کا پورا نام ''مدرسہ حنفیہ اصلاح المسلمین'' ہوگیا پھر آپ نے مطبخ کا انتظام فرمایا اور چند بیرونی طلبہ کا داخلہ مطبخ میں ہوا۔

آپ کی درس وتدریس کی شہرت اِس قدر ہوئی کہ طلبہ ہر چہار جانب سے آنے لگے اور صرف چند سالوں میں آپ کی ذات سے مدرسہ حنفیہ کو کافی مقبولیت حاصل ہوگئی۔

صدر گیٹ کی تعمیر

انہیں دنوں پورب پچھّم شاہ راہ کی تعمیری کا کام ہو رہا تھا حکومت ہند کی جانب سے تعمیری کام کا نگراں انجینئر جناب عبدالحمید صدیقی مدراسی تھے۔ جمعہ کی نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور حضرت کے دینی خدمات سے بے حد متاثر تھے انھوں نے درخواست کی کہ حضرت! میں مدرسہ کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا آپ مدرسہ حنفیہ کے صدر گیٹ اپنے خرچ سے تعمیر کرا دیں۔ انھوں نے بخوشی منظور کرلیا۔ اور تعمیر کا کام شروع ہوا جب گیٹ تیار ہوا تو اس پر مدرسہ کا نام لکھنے کے لئے حضرت اپنے ہمراہ مجھے لے کر گیٹ تک تشریف لائے۔ حضرت نے مدرسہ حنفیہ لکھنے کا ارادہ فرمایا: میں نے

عرض کیا حضرت ''دارالعلوم حنفیہ'' لکھا جائے۔ حضرت کی شخصیت بہت محتاط تھی۔ آپ نے فرمایا منظری صاحب آپ کا خیال بلند ہے۔ مگر حنفیہ ابھی دارالعلوم کے مقام کو نہیں پہنچا ہے۔ میں عرض کیا حضرت! حنفیہ کا مستقبل روشن ہے۔ ان شاء اللہ اس ادارہ سے علما کی جماعت تیار ہوگی۔ طلبہ فارغ التحصیل ہوں گے۔ حضرت نے دیکھا کہ میری دلی خواہش ہے کہ ''دارالعلوم حنفیہ'' کندہ ہو، تو حضرت نے بدست خود ''دارالعلوم حنفیہ'' لکھ دیا اور ساتھ ہی تعمیر کرانے والے کا نام بھی آپ نے لکھا جو آج بھی موجود ہے جب ۲۰، ۲۱، ۲۲ / ربیع النور شریف ۱۳۹۴ھ۔ جلسۂ سرکار مدینہ میں حضور سید العلماء علیہ الرحمہ تشریف لائے اور معائنہ رجسٹر پر حضور سید العلماء نے الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ تحریر فرمایا اور ساتھ ہی تحریر فرمایا کہ عنقریب اس کی روشنی برصغیر تک پہنچے گی حضرت شیر نیپال کو اس جملہ پر کچھ دنوں تک حیرت رہی مگر دیکھتے ہی دیکھتے صرف چند سالوں میں ادارہ مدرسہ سے دارالعلوم اور پھر جامعہ ہوگیا اور پہلی بار نیپال میں درس حدیث کی تعلیم کا آغاز ہوا اور ختم بخاری شریف کے لئے مرکز اہل سنت بریلی شریف جامعہ رضویہ منظر اسلام کے شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمد عارف میاں قبلہ مدظلہ العالی تشریف لائے اور دوسرے سال افتتاح بخاری شریف کے لئے حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ نے شرف بخشا اور اس سال ختم بخاری کے لئے امام المنطق والفلسفہ حضرت علامہ خواجہ مظفر حسن علیہ الرحمہ کی تشریف آوری ہوئی۔ پھر یکے بعد دیگرا کابر علماء سے کوئی ایک ضرور تشریف لاتے رہے اور جامعہ حنفیہ غوثیہ کے فارغین علمائے کرام وحفاظ تادم تحریر ملک و بیرون ملک خدمت دین متین انجام دے رہے ہیں اور حضرت شیر نیپال نے ایک ملاقات میں مجھ سے فرمایا تھا کہ منظری صاحب حضور سید العلماء کی تحریر سے مجھے حیرت ہوئی تھی لیکن آج بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ فارغین جامعہ ملک و بیرون ملک دینی خدمات انجام دے رہے ہیں جامعہ حنفیہ غوثیہ کی روشنی بیرون ملک پہنچ چکی ہے یہ

مرشد برحق آل رسول حضور سید العلماء کی بصیرت وکرامت ہے۔حضرت شیر نیپال کے چشمۂ علم ودانش سے فیضیاب علمائے کرام وحفاظ قرآن کریم کی ایک

تلامذہ کی ناتمام فہرست

ناتمام فہرست اپنے علم و یاد کے مطابق پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت علامہ عبدالحفیظ صاحب چتری ضلع سرہا۔ نیپال قاضیٔ ضلع مدھوبنی بہار، خطیب البراہین، حافظ احادیث کثیرہ حضرت مولانا محمد حسین ابوالحقانی صاحب لوکہا، ضلع مدھوبنی بہار

حضرت مولانا الحاج مفتی احمد حسین برکاتی ،سابق نائب شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ جنکپور۔ نیپال

حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمٰن برکاتی، برداہا، ضلع مہوتری، نیپال

حضرت علامہ علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ برکاتی ازہری، سجادہ نشین خانقاہ برکات ،لہنہ شریف

حضرت مولانا محمد شمیم برکاتی صدیقی	لہنہ شریف نیپال	
حضرت مولانا محمد نعیم الدین برکاتی صدیقی	//	//
حضرت مولانا محمد اخلاق برکاتی صدیقی	//	//
حضرت قاری محمد بدیع الزماں صدیقی برکاتی	//	//
حضرت مولانا مستقیم برکاتی راعین	جنکپور	//
حضرت مولانا محمد نجیب احمد انصاری	//	//
حضرت مولانا محمد حبیب اللہ راعین	بیلا	//
حضرت مولانا محمد شمس الدین راعین	//	//

مفتی محمد اظہار عالم صدیقی	بھیمواں، ضلع سیتامڑھی (بہار)
حافظ عبدالودود برکاتی برکاتی صدیقی	نانپور // //
حافظ محمد حسین برکاتی	راج نگر بلہا، ضلع مدھوبنی (بہار)
حافظ وقاری محمد عارف خان برکاتی	نیپال گنج، (نیپال)
حافظ زاہد حسین برکاتی خان	بھتہی، دھنوشا (نیپال)
حافظ وقاری محمد ظہیر احمد صافی	سوٹھگاؤں، مدھوبنی (بہار)
مولانا زبیر احمد رضوی صافی	// // //
مولانا نذیر احمد برکاتی صافی	دھبوی، مہوتری (نیپال)
مولانا سراج احمد برکاتی صافی	پوکھریا، روتہٹ (نیپال)
مولانا محمد عقیل احمد برکاتی صدیقی	ساہرگھاٹ، مدھوبنی (بہار)
حافظ محمد یوسف برکاتی راعین	اورنگ، سرہا (نیپال)
حافظ محمد حسین برکاتی صدیقی	لہنہ شریف، دھنوشا (نیپال)
حافظ محمد عارف رضا برکاتی صدیقی	// // //
حافظ محمد ساجد رضا برکاتی صدیقی	// // //
حافظ محمد رضاء المصطفیٰ برکاتی	// // //
حافظ محمد فداء المصطفیٰ برکاتی میاں	// // //
مولانا نور مصطفیٰ برکاتی مصباحی	بکھری، ضلع سیتامڑھی (بہار)
مولانا محمد ذاکر حسین برکاتی انصاری	// // //
مولانا نورالہدیٰ	بیرت، ضلع مدھوبنی (بہار)
مولانا محمد نظام الدین برکاتی صدیقی	لہنہ شریف
مولانا عبدالوکیل راعین	// // //

مولانا عبدالستار برکاتی راعین	اٹھروا، ضلع مدھوبنی (بہار)
مولانا عبدالجبار برکاتی انصاری	ہرنے //
مولانا محمد اسلام راعین	ٹلہی، ضلع دھنوشا
مولانا محمد قمرالہدیٰ برکاتی صدیقی	ادھیاپور، مہوتری
مولانا محمد علاء الدین برکاتی صدیقی	// // //
مولانا محمد امیرالدین صدیقی	موتی گیر پرسا، مہوتری
مولانا محمد بدرعالم صدیقی	// // //
مولانا محمد رئیس صدیقی	// // //
حافظ محمد نظام الدین صدیقی	// // //
مولانا محمد تسلیم الدین شاہ	کھونٹہ، ضلع دھنوشا
مولانا محمد تسلیم الدین شاہ	دیوپورا، ضلع دھنوشا
مولانا محمد ذاکرحسین برکاتی منصوری	تاراپٹی، ضلع دھنوشا (نیپال)
مولانا عبدالغفار برکاتی صدیقی	بھنگاواں، ضلع دھنوشا (نیپال)
مولانا محمد عزرائیل برکاتی راعین	کھونٹہ، ضلع دھنوشا (نیپال)
مولانا محمد اسلام الدین انصاری	کبیلاسہ، ضلع مہوتری (نیپال)
مولانا محمد تسلیم الدین انصاری	// // //
حافظ عطاء الرحمٰن برکاتی منصوری	// // //
مولانا محمد انورعلی برکاتی منصوری	ہنسپور، ضلع دھنوشا (نیپال)
مولانا زاہدحسین منصوری	نرہیا، ضلع دھنوشا (نیپال)
مولانا عبدالقیوم انصاری	ڈامو، ضلع مدھوبنی (بہار)
مولانا محمد سلیم الدین راعین	مہتر پٹی، ضلع مدھوبنی (بہار)

مولانا عبدالرؤف راعین	// // //
مولانا صابرالقادری صدیقی	سی راہی، ضلع مدھوبنی (بہار)
مولانا محمد مصلح الدین برکاتی صدیقی	بیرا، ضلع مدھوبنی (بہار)
مولانا محمد داؤد برکاتی صدیقی	بیرا، ضلع مدھوبنی (بہار)
مولانا محمد مظہر برکاتی	// // //
مولانا عبدالمنان برکاتی انصاری	دیودھا، ضلع مدھوبنی (بہار)
مولانا محمد مطیع الرحمٰن انصاری	// // //
مولانا غلام محمد منصوری	اورنگ، ضلع سرہا (نیپال)
مولانا محمد ابراہیم منصوری	مجھاو، ضلع سرہا (نیپال)
مولانا محمد سلیمان برکاتی منصوری	سوبھاپور، ضلع سرہا (نیپال)
مولانا محمد منظور احمد منصوری	راجہ ٹولہ، لہرنیا (بہار)
مولانا محمد اسماعیل صدیقی	// // //
مولانا غلام یٰسین صدیقی	// // //
مولانا مظہرالقادری انصاری	مجولیا، ضلع سیتامڑھی (بہار)
مولانا محمد شکیل برکاتی صافی	پرساہی، ضلع دھنوشا
مولانا محمد مقیم برکاتی صافی	// // //
مولانا محمد یوسف برکاتی صافی	// // //
مولانا عبدالسلام برکاتی منصوری	تاراپٹی، ضلع دھنوشا
مولانا محمد عثمان برکاتی منصوری	کپٹوں
مولانا محمد عیسیٰ برکاتی منصوری	// // //
مولانا محمد منظرعلی برکاتی	پوکھریا

مولانا محمد شفیق راعین	اٹھروا
مولانا محمد شوکت راعین	اورنگ
مولانا محمد علیم الدین	سہپور

سیپ کا چونا کھانا حرام ہے

حضور شیر نیپال جب جنکپور تشریف لائے اس زمانہ میں سیپ کا چونا کھانے کا عام رواج تھا مسلم وغیرہ سب سیپ کا چونا کھاتے تھے آپ کو پان کھانے میں دشواری ہوئی اور مدرسہ کا خزانچی جناب محمد مسلم ادریسی سے فرمایا کہ پتھر کے چونا کا انتظام کیجئے اور آپ بھی سیپ کا چونا مت کھایئے خزانچی صاحب نے پتھر کا چونا انتظام کیا حضرت نے محمد طیب انصاری پان والے کو بلایا اور چونا دیا کہ میرے پان پر یہ چونا لگانا اور اس کے لئے علاحدہ برتن اور پان لگانے کے لئے جو لکڑی استعمال کرتے ہو وہ سب الگ رکھنا کتھا بھی الگ رکھنا جس سے سیپ کا چونا استعمال کرتے ہو وہ سیرے چونا اور کتھا میں نہیں لگنا چاہیے اور سمجھایا کہ سیپ کا چونا کھانا حرام ہے تو کسی کو کھلانا بھی حرام ہے اس لئے پتھر کا چونا استعمال کرو اور آپ نے جمعہ کی خطابت میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالی اور مسلمانوں نے حضرت کی بات پر عمل کرتے ہوئے سیپ کا چونا کھانا ترک کردیا غیر مسلم پان دوکاندار پریشان ہونے لگے مسلمان پان دوکان پر جاتا تو پہلا سوال کرتا کہ چونا کون سا ہے سیپ کا ہے یا پتھر کا؟ جب دوکانداروں کو معلوم کرایا گیا کہ سیپ کا چونا کھانا حرام ہے حضرت شیر نیپال نے اعلان کیا ہے اور مسئلہ کی وضاحت کی ہے تو غیر مسلم دوکاندار بھی پتھر کا چونا استعمال کرنے لگے اور عوام میں مسئلہ پھیل گیا سکریٹری عبدالوہاب راعین بھمر پورہ تشریف لائے سکریٹری صاحب دونوں بھائی پان کے عادی تھے اس لئے وہ پان لوازمات کے ساتھ اپنے پاس رکھتے تھے حضرت کے مسئلہ بیان

کرنے سے ان لوگوں نے بھی سیپ کا چونا کھانا بند کردیا اور اس مسئلہ کو سکریٹری عبدالوہاب صاحب نے اپنے مدرسہ کے مدرسین کے سامنے بیان کیا تو مدرسین سکریٹری صاحب کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوئے اور شیر نیپال پر طنز کرنے لگے کہ نئی نئی بات نکال کر لائے ہیں سکریٹری عبدالوہاب صاحب نے حضرت کے پاس آکر اپنے مدرسہ کے مدرسین کا حال بیان کیا تو حضرت نے جواباً فرمایا یہ نئی بات نہیں کسی مسئلہ پر علماء اور عوام عمل کرنا چھوڑ دے یا ان کو مسئلہ معلوم نہ ہو اور کوئی عالم بیان کرے کہ مسئلہ یہ ہے اور مسلمانوں کا یا علماء کا عمل مسئلہ کے خلاف ہے تو کیا یہ نئی بات ہو جائے گی حضرت نے اپنے عالمانہ وقار کے ساتھ فرمایا سکریٹری صاحب سنئے اس مسئلہ کو سرکار اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ جلد اوّل باب تیمم میں ص ۷۰۱ پر بیان فرمایا ہے اور حاشیہ پر مرقوم ہے کہ جس پان پر وہ چونا لگا ہو اس کا کھانا حرام ہے۔ میں اپنی طرف سے مسئلہ نہیں بیان کر رہا ہوں یہ اعلیٰ حضرت کی تحقیق ہے سکریٹری عبدالوہاب صاحب پھر جب اپنے مدرسہ گئے اور بیان کیا کہ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے حضرت شیر نیپال نے کوئی نئی بات اپنی طرف سے نہیں بیان کیا ہے اس بات پر مدرسہ کے صدر مدرس کہنے لگے اگر اعلیٰ حضرت نے ایسا لکھا ہے تو میں مانتا ہوں مگر اس مسئلہ کو بیان کرنے اور عمل کرانے میں عموم بلویٰ ہے اس لئے ایسا مسئلہ بیان نہیں کرنا چاہیے سکریٹری صاحب کی بات سن کر حضرت نے فرمایا- لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بریں عقل و دانش بہ باید گرست

ہمارے اہل علم علما کو سمجھنا چاہیے کہ عموم بلویٰ کا فارمولہ کہاں لاگو ہوگا اور کہاں نہیں؟ اور کن حالات میں اس اصول پر عمل کیا جائے گا سمجھنے کی بات ہے کچھ دنوں تک تو ان کے مدرسین شیر نیپال کی ضد میں سیپ کا چونا کھاتے رہے مگر جب دیکھا کہ عوام اس

مسئلہ پر عمل کر رہی ہے اور دوکانداروں نے سیپ کا چونا رکھنا بند کر دیا ہے یہاں تک کہ سیپ کا چونا بازار سے ہی ناپید ہو گیا تو مجبوراً انہیں بھی اس مسئلہ پر عمل کرنا پڑ ورنہ عموم بلویٰ کا سہارا لے کر اور حضرت شیر نیپال کی ضد میں وہ حضرات سیپ کا چونا کھاتے رہتے اس تحریر سے میرا مقصد کسی کی دل آزاری یا ہتک عزت نہیں ہے بلکہ حضرت شیر نیپال کے خدمات دینی کو بیان کرنا مقصود ہے۔

عورتیں فرض نماز بھی بیٹھ کر پڑھتی تھیں

حضرت کی آمد سے پہلے جنکپور کے علاقہ میں بے عذر شرعی عورتیں فرض نماز بیٹھ کر ہی پڑھتی تھیں، وہ سمجھتی تھیں کہ نماز میں قیام صرف مردوں پر فرض ہے عورتوں پر نہیں بیلا میں اپنے قیام کے زمانہ میں نے دیکھا خواتین کو بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں تو حضرت مولانا محمد یوسف صاحب قادری سے دریافت کیا کہ یہاں کی عورتوں کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے کیا آپ کے یہاں کی عورتیں فرض نماز بھی بیٹھ کر ہی ادا کرتی ہیں؟ مولانا موصوف نے تائید کی کہ ہاں عورتیں فرض نماز بیٹھ کر ہی ادا کرتی ہیں میں نے کہا فرض نماز کا قیام مرد وعورت سب کے لئے فرض ہے۔ بغیر عذر شرعی بیٹھ کر فرض نماز پڑھنے والوں کی نماز نہیں ہوتی ہے خواہ مرد ہو یا عورت مولانا یوسف صاحب اس مسئلہ کو لے کر حضرت شیر نیپال کی خدمت میں آئے حضرت نے مسئلہ کی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ عورتوں پر بھی مردوں کی طرح قیام نماز فرض ہے اور جمعہ میں تقریر فرمائی اور فرمایا کہ آپ حضرات اپنے گھر کی عورتوں کو یہ مسئلہ بتادیں کہ عورت بھی کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ جن نمازوں میں یعنی فرض واجب اور سنت مؤکدہ میں مردوں پر قیام فرض ہے۔ ان نمازوں میں عورتوں پر بھی قیام فرض ہے بلا عذر شرعی ان نمازوں کو بیٹھ کر پڑھی گئی تو نماز نہ ہوگی اور ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

مساجد و مدارس اور مکاتب کا قیام

حضرت جب جنکپور تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں کے دینی و تعلیمی حالات کا جائزہ لیا علاقہ کے گاؤں دیہات کا دورہ شروع کیا اور مسلم آبادی والے گاؤں جہاں کی مسلم آبادی قدیم ہونے کے باوجود نہ مسجد تھی نہ مکتب آپ نے ان گاؤں کے مسلمانوں کو مسجد و مدرسہ اور مکتب قائم کرنے کے لئے بیدار کیا تاکہ مسلم آبادی میں دینی و تعلیمی بیداری آئے معاشرہ سے جہالت کا خاتمہ ہو اور مسلمان اپنے اسلامی عقائد پر قائم رہیں اسلامی احکام کی پابندی کریں خود دیندار بنیں اور اپنے بچوں کو دیندار بنائیں تعلیم کے لئے بچوں کو مکتب و مدرسہ میں بھیجیں۔ ابتدائی دور میں آپ نے نیپال کی سنگلاخ زمین کو گلشن بنانے میں پوری توجہ دی اور آپ کی کوششیں وعظ و تبلیغ سے بہت سے گاؤں میں مساجد و مدارس اور مکاتب قائم ہوئے کنہر پٹی گاؤں، مٹی پٹی، سارسر، ہارسر، گودار کی مسلم آبادی میں مساجد نہیں تھے ان گاؤں کے مسلمانوں کا رابطہ جب حضرت سے ہوا تو آپ نے وہاں کے مسلمانوں کو مساجد و مکاتب قائم کرنے کا مشورہ دیا امام و مدرس ان جگہوں میں بھیجا بعض مساجد کی سنگ بنیاد میں تو میں بھی حضرت کے ساتھ تھا ہارسر گاؤں کے مسلمان جب مسجد و مکتب کے لئے تیار ہوئے تو آپ نے امامت اور بچوں کی تعلیم کے لئے صوفی محمد حنیف صاحب جلیشور کو ہارسر بھیجا صوفی صاحب امامت و بچوں کی تعلیم اور اصلاح معاشرہ کا کام بحسن وخوبی انجام دیتے رہے یہاں تک کہ تعمیر مسجد کا منصوبہ بنایا اور سنگ بنیاد کا جلسہ منعقد کیا اور حضرت شیر نیپال و حافظ زاہد حسین مجیبی اور راقم الحروف (عبدالجبار منظری کو مدعو کیا سب مدعو حضرات شریک جلسہ ہوئے بوقت تین بجے شب جلسہ صلاۃ وسلام اور حضرت کی دعاؤں پر ختم ہوا کل بعد نماز ظہر مسجد کی سنگ بنیاد ہے بعد فجر ناشتہ پر گاؤں کے کچھ لوگوں نے بیان کیا کہ فلاں کباری بت پوجتا ہے

اپنے گھر کے ایک گوشہ میں ترشول میں کپڑا لگا کر مٹی کے ڈھیر (پیری) کے پاس گاڑ رکھا ہے وہاں دھوپ اگربتی اور چراغ جلاتا ہے عوام کی باتوں کی تصدیق صوفی محمد حنیف انصاری نے بھی کی اور کہا کہ میں نے بہت سمجھایا مگر وہ ماننے کو تیار نہیں حضرت ان باتوں کو سن کر استغفر اللہ لاالہ الا اللہ پڑھنا شروع کر دیا اور حافظ زاہد حسین سے فرمایا آج تک آپ لوگ کیا کر رہے تھے برادری کے نام پر چندوصولی اور بس، حضرت بہت ناراض ہوئے اور فرمایا بلائیے ان کو گاؤں والے بلا کر لائے اور حضرت نے ان کو نصیحت کی اور خوب سمجھایا وہ اٹھ کر چلا گیا حضرت نے حافظ زاہد حسین سے کہا کہ آپ جائیے اور بتوں سے اس گھر کو پاک کیجئے حافظ زاہد حسین مجیبی جانے کو تیار نہیں ہوئے حضرت نے مجھ سے کہا کہ آپ جائیے اور اس کام کو انجام دیجئے میں جانے کو تیار ہو گیا تو حضرت نے زاہد مذکور سے کہا اب تو منظری صاحب کے ساتھ چلے جائیے ہم دونوں اس کے گھر کے آنگن میں پہنچے میں نے پوچھا ترشول اور مٹی کا ڈھیر کہاں ہے؟ ایک نے بتایا اس روم کے ایک گوشہ میں ہے میں نے مکان مالک سے کہا اندر چلئے اس نے انکار کیا مجھے لگا کہ یہ ڈر رہا ہے میں نے کہا آپ کو ڈر لگتا ہے میں اکھاڑ دوں وہ راضی ہو گیا اور میں کچھ جوانوں کو ساتھ لے کر اس مکان میں داخل ہوا تو ویسا ہی پایا جیسا لوگوں نے بیان کیا تھا گھر کے مغربی جنوبی گوشہ میں ترشول مٹی کا تودہ (پیری) مٹی کا کٹورہ، سرخ کپڑا، میں نے بلند آواز سے پڑھا لا الہ الا اللہ۔ اللہ اکبر اور سارے خرافات کو ایک بوری میں رکھا اور لے کر حضرت کے پاس آ گیا حضرت نے دیکھا اور فرمایا اسے کہیں پھینک دو میں نے عرض کیا حضرت غیر مسلم دیکھیں گے تو فساد پیدا کریں گے مناسب یہ ہے کہ اس بوری کو ہردی نہر میں ڈال کر بہا دیتا ہوں اور غسل بھی کر لوں گا بت کو ہاتھ لگانے سے دل میں کراہت محسوس ہو رہی ہے اور میں نے ایسا ہی کیا حضرت نے ان لوگوں کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کرا دیا اور اسلام پر ثابت رہنے کی تلقین کی اور دعائیں دیں۔

رشتہ کے لئے عقائد کی تحقیق

رشتہ داری کے سلسلہ میں حضرت کا دستور العمل یہ تھا کہ آپ کے خاندان یا متعلقین میں کوئی رشتہ داری کے لئے آتا تو آپ سب سے پہلے عقائد کی تحقیق فرماتے کہ آنے والا صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہے یا نہیں؟ تحقیق سے ثابت ہو جاتا کہ آنے والا رشتہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان کی جانب سے ہے اور خاندانی شرافت بھی ہے پھر آپ رشتہ کی اجازت دیتے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شہید حق وصداقت حضرت حافظ خلیل برکاتی کے صاحبزادہ ماسٹر محمد معین الدین برکاتی کے لئے جناب عباس صاحب سمری مقصود پور اورائی ضلع مظفر پور سے اپنی صاحبزادی کا رشتہ لے کر آئے تو شہید موصوف اور ماسٹر محمد شعیب نے اس سلسلہ میں حضرت شیر نیپال سے مشاورت کی حضرت نے فرمایا میں ابھی اثبات و نفی میں کوئی جواب نہ دوں گا پہلے میں اس علاقہ کے علمائے اہل سنت سے تحقیق کروں گا پھر جواب دوں گا ایک جلسہ میں شیر نیپال کی ملاقات حضرت شیر بہار مفتی محمد اسلم قادری رضوی علیہ الرحمہ سے ہوئی تو آپ نے جناب عباس سمری کے متعلق دریافت فرمایا کہ آپ ان کو جانتے ہیں ان کا عقیدہ کیسا ہے حضرت شیر بہار نے فرمایا عباس صاحب جامعہ قادریہ مقصود پور سے تعلق رکھتے ہیں مدرسہ آتے جاتے ہیں ان کے صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور خاندانی شرافت بھی پائی جاتی ہے حضرت نے درمیان سفر مجھ سے دریافت فرمایا کہ اس رشتہ سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت میری رائے میں یہ رشتہ اس اعتبار سے بابرکت اور خوب ثابت ہوگا کہ پوکھریرا اور مقصود پور کے علاقہ کے علمائے اہل سنت سے رابطہ مضبوط ہو جائے گا اور آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہے گا اس سے سنیت کا بڑا فائدہ ہوگا مسلک ومشرب اور دین کے کاموں میں اس علاقہ کے علمائے اہل سنت سے تقویت ملے گی

انشاء اللہ تعالیٰ حضرت نے میری رائے کو سراہا اور جب مدرسہ تشریف لائے تو ایک ملاقات میں حضرت نے حافظ خلیل برکاتی علیہ الرحمہ اور ماسٹر محمد شعیب صاحب سے فرمایا کہ میں نے عباس سمری سے متعلق معلومات حاصل کرلی ہے کہ وہ سنی صحیح العقیدہ ہیں رشتہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور منظری صاحب کی بھی رائے ہے کہ یہ رشتہ کیا جائے اس سے دین کا مسلک ومشرب کا بڑا فائدہ ہوگا علاقہ کے علمائے اہل سنت سے رابطہ مضبوط ہوگا الحمد للہ ثم الحمد اللہ کہ مفتی محمد اسلم قادری رضوی صاحب قبلہ جناب عباس صاحب کی طرف سے شریک نکاح ہوئے حضرت شیر نیپال نے نکاح اور ازدواجی زندگی سے متعلق مختصر تقریر فرمائی صلاۃ وسلام اور خطبۂ نکاح پڑھا گیا پھر ایجاب وقبول اور دعا پر مجلس کا اختتام ہوا اسی طرح آپ کے برادر عزیز ڈاکٹر حمید الرحمٰن کے لئے گھوربنکی نزد باسوپٹی بازار ضلع مدھوبنی سے ماسٹر طیب صدیقی کی صاحبزادی کے لئے ماسٹر حبیب اللہ صاحب پیغام لائے تو حضرت نے پہلا سوال عقیدہ سے متعلق کیا کیوں کہ گھوربنکی والے، وہابی بستی بلکٹوا سے قریب ہونے کی وجہ سے اس سے متأثر تو نہیں ہے؟

تحقیق سے معلوم ہوا کہ صحیح العقیدہ سنی حنفی مسلمان ہے وہابیت غیر مقلدیت کا کچھ بھی اثر ان لوگوں پر نہیں ہے حضرت نے اس رشتہ سے متعلق بھی مجھ ناچیز سے مشورہ فرمایا یہ حضرت کی خوردہ نوازی تھی کے دینی معاملات کے ساتھ اپنے گھریلو اور ذاتی معاملات میں بھی اس راقم حقیر سے مشورہ فرماتے اور میری اچھی رائے کی تحسین فرماتے بقول حضرت علامہ قاری محمد ظہیر حسن اعظمی (استاذ حضرت شیر نیپال) مفتی جیش صاحب ہر بڑے اور چھوٹے کاموں میں منظری صاحب سے مشاورت فرماتے ہیں حضرت نے جب مجھ سے دریافت فرمایا تو میں عرض کیا حضرت باسوپٹی کے مناظرہ میں وہابیت کی جو شکست آپ کی ذات اور علمائے اہل سنت کے ورودمسعود سے ہوئی وہابی اسے کبھی نہ بھولے گا اور ہر طرح سے آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے رہے گا باسوپٹی کے علاقہ میں

جمعیت حنفیت تحفظ سنیت کے لئے یہ رشتہ مبارک ثابت ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ

بعدہٗ حضرت نے رشتہ کے لئے اجازت دے دی اور رشتہ ہوا میں بھی اس نکاح میں شریک تھا الحمد للہ کہ اس رشتہ سے باسوپٹی کے علاقہ میں دینی کام ہوا مذہب ومسلک کو تقویت پہنچی۔

مذہب اہل سنت وجماعت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا خوب کام ہوا وہابیت اپنے بل میں سمٹ کر رہ گئی اور حضرت کے نام سے ہی وہابیت کانپنے لگتی اور وہابی مولویوں کی پیشانی عرق ریز ہوجاتی پھر کبھی حضرت کی زندگی میں وہابیوں کو مقابلہ مناظرہ مجادلہ میں آنے کی ہمت وجرأت نہیں ہوئی۔

الحمد للہ کہ آج تو باسوپٹی کے علاقہ میں علمائے اہل سنت وجماعت اور مدارس اہل سنت کی کثیر تعداد ہے اور خوب کام ہو رہا ہے۔

دربھنگہ، سمتی پور، مدھوبنی، باسوپٹی، جے نگر، لوکہا کہ علاقہ جات میں حضرت کے تلامذہ، علما، خلفا، مریدین، معتقدین اور متوسلین آپ کے مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف عمل ہیں بالخصوص حضرت مولانا زبیر احمد صاحب قبلہ حضرت مولانا مصلح الدین برکاتی حضرت مولانا عبدالقیوم انصاری ڈامو، حضرت مفتی ذاکر حسین حضرت مولانا صابر القادری برکاتی سراہی حضرت مولانا زبیر احمد حواری قادری، ظہیر حواری سوٹھ گاؤں خاص کر حضرت مولانا عبدالحفیظ صدیقی وحضرت مولانا الحاج محمد حسین ابوالحقانی رحمہا اللہ علیہا کے صاحبزادگان مسلک اعلیٰ حضرت اور برکاتی افکار کی اشاعت کے لئے بحسن وخوبی کام انجام دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا منظور احمد منصوری لہرنیا، حضرت مولانا عبدالجبار انصاری ہرنے، مولانا محمد سلیم راعین برکاتی، مولانا عبدالرؤف راعین مہترپتی، مولانا محمد یونس ہرنے، مولانا محمد مکرم منصوری درسگاہ حضرت شیر نیپال سے فیض یافتہ ہیں مذہب حنفیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے ان کے کام قابل تحسین ہیں اگر ذات وبرادری

کی عصبیت کا سیاہ چشمہ اتار کر حق بیں شفاف عینک لگا کر دیکھے تو یہ عیاں ہو جائے گا کہ حضرت شیر نیپال نے باطل عقائد ونظریات اور بدمذہبیت کے خلاف اپنے قول وعمل وتقریر وتحریر، تدریس وافتاء کے ذریعہ ملک نیپال اور بیرون ملک میں ایسی شمع حق روشن کی ہے جس کی روشنی میں علمائے حق اہل سنت وجماعت اور سنی جمعیۃ العوام کا قافلہ آگے بڑھتا رہے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ!

دوسرے مولانا مولویوں کی طرح حضرت کا قول وفعل تقریر وتحریر نہیں یوں تو کہنے کے لئے کوئی اپنے ہی قلم سے مفتی ہے تو کوئی قاضی اور کوئی سنی جمعیت کا صدر ہے تو کوئی صدر الصدور مگر آپ تحقیق میں جائیں تو بہت سارے چہرے بے نقاب اور روسیاہ نظر آنے لگیں گے ان میں کسی کا ننہال وہابی کے یہاں ہے تو کسی کی پھوپھی وہابی کی جورو ہے تو کسی کی بہن تو کسی کی بیٹی اور بھتیجی وہابی کے گھر ہے آپ تھوڑی زحمت کریں اور بلہیا، ٹھلاّ، بھٹین، مارر، بھدور، سببیلا، چلے جائیں اور تحقیق کریں تو آپ حقیقت سے آگاہ ہوجائیں گے کہ یہ وہ نقاب پوش ہیں جو اسٹیج پر مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگاتے نہیں تھکتے۔

مگر عمل کے میدان عمائد اہل سنت علما کے موقف اور فیصلہ سے انحراف کرتے نظر آتے ہیں حضرت تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہندونیپال فی ھذا الزمان محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری قبلہ مدظلہ علینا، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی شیخ الجامعۃ الاشرفیہ ممبران فیصل بورڈ کا فیصلہ متعصبین کی نظر میں کوئی معنی نہیں رکھتا ہے برا ہو ذات وبرادری کی عصبیت کا جس نے اہل سنت وجماعت کے مابین عظیم خلا پیدا کردیا ہے جس سے اہل سنت وجماعت کا اتحاد پارہ پارہ ہوکر رہ گیا ہے، فیصل بورڈ کا فیصلہ قول فیصل ہے، وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ۔ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں۔فاعتبروایا ولی الابصار۔

چشم بصیرت والو عبرت حاصل کرو!

یہ عبرت کی جا ہے کوئی تماشہ نہیں ہے۔ جسے کچھ لوگوں نے تماشہ بنا رکھا ہے۔

نہ کفر کرتے نہ تکفیر ہوتی
رضا کی خطا اس میں سرکار کیا ہے
نہ تم صدمہ ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتا راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتی

حضرت صدیق کی سیرت مشعل راہ ہے

اس مسئلہ میں عمل کے لئے خلیفۂ اول افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مشعل راہ ہے جب آپ کا صاحبزادہ حضرت عبدالرحمٰن نے آپ سے کہا کہ ابوجان میدان بدر میں آپ میری تلوار کی زد میں آگئے تھے مگر رشتۂ پدری کی وجہ سے میں نے اپنی تلوار روک لی، حضرت ابوبکر نے پر جلال لہجہ میں جواب دیا قسم خدا کی اگر تو میری تلوار کی زد میں آیا ہوتا تو دشمن رسول سمجھ کر میں تیری گردن مار دیتا اور ذاتی وخونی رشتہ درمیان میں نہیں آنے دیتا۔ حضرات گرامی ایمان واسلام کا رشتہ ذات وبرادری اور خونی رشتوں سے بالاتر ہے۔ اگر اس میں کمی ہے تو آپ اپنے ایمان کا جائزہ لیجئے اور فیصلہ کیجئے۔

محمد کی محبت خون کے رشتوں سے اعلیٰ ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

اہل علم حضرات کو خوب معلوم ہے کہ کفر کلامی، کفر فقہی، متہم ومشتبہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مرتکب پر کیا حکم ہے؟ اگر کوئی صاحب علم دانستہ جہل مرکب کا شکار بنے تو اس کی کورچشمی کا کیا علاج خدا را انصاف کرو! اور اپنے ایمان کو بچاؤ کسی کے دجل وفریب میں نہ آؤ اپنے ایمان وعقیدہ کی حفاظت جان عزیز سے عظیم تر سمجھو حشر قائم ہونا ہے اور وہاں

سب کو جواب دہ ہونا ہے اس دن حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا کہ کون ناموس رسالت کی حفاظت میں لگا تھا اور کون ذات و برادری میں

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایک استفتاء اور اس کا جواب

حضرت شیر نیپال علیہ الرحمہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ مسلمانوں میں اتحاد، اسلامی بھائی چارہ اور آپسی محبت قائم رہے نا اتفاقی اور انتشار سے قوم مسلم کو بچایا جائے۔

جس زمانہ میں مولانا اسرائیل ،بھمر پورہ مسجد کے امام تھے مدرسہ کمیٹی کی طرف سے ایک استفتاء آیا جسے مدرسہ کے ایک مدرس نے تیار کیا تھا۔ اور جواب حاصل کرنے کا مقصد مسجد کے امام کو برطرف کر کے بھمر پورہ مدرسہ کے ایک مدرس کو ان کی جگہ منصب امامت پر بحال کرنا تھا تا کہ مدرسہ کے ساتھ مسجد پر بھی کمیٹی کا قبضہ رہے۔ اس کے لئے کمیٹی کو فتویٰ کا سہارا چاہیے تھا۔ کمیٹی کا سوال اور حضرت کا جواب ملاحظہ کیجئے۔

سوال: بربنائے وجہ شرعی امام مسجد کو عوام برطرف کرنا چاہتی ہے کر سکتی ہے یا نہیں؟

جب حضرت کو سوال موصول ہوا پڑھنے کے بعد سائل سے فرمایا ۳ روز بعد آ کر جواب لے جائے دریں اثنا حضرت نے مجھے سوال دکھایا اور جواب کے سلسلہ میں مجھ سے مشورہ طلب کیا اور یہ بھی فرمایا کہ خواہ مخواہ کمیٹی والے مولانا اسرائیل کے پیچھے پڑے ہیں ان کو امامت سے برطرف کر کے مسلمانوں کے درمیان خلفشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

حالاں کہ مولانا اسرائیل کے دادا حاجی برکت اللہ صاحب مسجد کی حفاظت میں مسجد ہی میں شہید کر دیئے گئے۔ کچھ لوگ اپنی انا کے لئے ان کے پوتا کو امامت سے معزول کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نہ دانش مندی ہے اور نہ ہی یہ کوئی دینی کام بلکہ اس میں

مسلمانوں کا نقصان ہے، مسلمان دو گروپ میں بٹ جائیں گے۔ منظری صاحب! آپ بتائیں کیا جواب لکھا جائے؟

میں نے حضرت سے عرض کیا۔ سوال کا یہ جملہ ’’بربنائے وجہ شرعی‘‘ مجمل ہے سائل اپنے مفاد کے پیش نظر جس کو وجہ شرعی سمجھتا ہے۔ حقیقت میں وجہ شرعی ہے کہ نہیں؟ حضرت نے میری گرفت کی تحسین فرمائی اور قلم برداشتہ یہ جواب تحریر فرمایا۔

جواب: سوال میں درج یہ جملہ ’’بربنائے وجہ شرعی‘‘ تشریح طلب ہے وضاحت کیجئے۔ والسلام

اور دستخط فرما کر سائل کے حوالہ کر دیا۔

پھر بھمر پورہ سے برطرفی سے متعلق کوئی سوال حضرت کے پاس نہ آیا۔ حالاں کہ اس سوال کا ایک جواب اور بھی تھا وہ یہ کہ ’’وجہ شرعی سے امام کو برطرف کیا جا سکتا ہے‘‘ مگر حضرت نے ایسا حکیمانہ جواب دیا کہ کمیٹی کو شور مچانے کے لئے کچھ ملا ہی نہیں اور مسلمانوں کا اتحاد بھی باقی رہا۔ سبحان اللہ یہ ہے ایک دور اندیش، دانشمند، اہل بصیرت، مفتی کا حکیمانہ جواب

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت شیر نیپال کی تربت پر شب و روز باران رحمت ونور برساتا رہے۔ آمین۔

پریس کے قیام کے لئے جدو جہد

آپ پریس کی اہمیت کو سمجھتے تھے کہ تبلیغ دین کے لئے پریس کی کتنی اہمیت ہے جمعیت کی بات عوام تک پہنچانے کے لئے رسائل و جرائد اخبارات دینی کتابوں کی طباعت کا اہم کردار ہوتا ہے بقول حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کہ آج فتنہ صبح کو جنم لیتا ہے دوپہر کو جوان ہو جاتا ہے اور شام ہوتے ہوتے پوری آبادی کو پریس اور

میڈیا کے سہارے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔حضرت شیر نیپال کی کوشش رہی کہ ایک اردو پریس قائم ہوجائے حکومت نیپال سے منظوری حاصل کرنے کے لئے حضرت نے اپنے برادرعزیز جناب ماسٹرمحمد شعیب برکاتی کو لگایا ماسٹر صاحب نے کوشش بسیار کے بعد چاند پریس کے نام سے سی۔ڈی۔یو آفس سے اجازت نامہ بھی حاصل کرلیا پھر حضرت نے پریس کی بجٹ کے لئے مجھ سے فرمایا کہ رقم کا انتظام کیجئے میں بجٹ کے انتظام میں مصروف ہوگیا۔اورالحمدللہ رب العلمین سعی بلیغ کے بعدایک خیرخواہ ادارہ نے میری بات مان لی اور پریس کے لئے رقم منظور ہوگئی اور مرکزی ادارہ کی طرف سے کٹھمنڈو دفتر میں رقم آبھی گئی مگر وہابیوں کی سازش کی وجہ سے بہت سی باطل جماعتیں اس رقم کی حصول یابی میں دفتر کا چکرلگانے لگیں آخر کار اختلاف کی بناپر رقم واپس ہوگئی اور نیپال میں مسلمانوں کا اپنا پریس قائم نہ ہوسکا۔کاش کہ آج بھائی سید مخدوم شاہ علیہ الرحمہ چھترپائی کاٹھمنڈو باحیات ہوتے توتفصیل سے پریس سے متعلق تخریب کاروں کی نقاب کشائی کرتے انھوں نے ہی کچھ وہابیوں کا نام لے کر مجھے بتایا تھا کہ اب آپ کو پریس کی رقم نہیں ملے گی فلاں فلاں تخریب کاری کررہے ہیں اور اپنے لئے رقم حاصل کرنا چاہتے ہیں اب یہ رقم کسی کونہیں ملے گی۔

حضرت کی روشن ضمیری اور کرامت

دوطالب علم کا سبق آموز واقعہ:جن دنوں الجامعۃ الحنفیہ اور حنفی جامع مسجد کی توسیع کے لئے زمین کی خریداری کی مہم چل رہی تھی رقم کی حصول یابی کے لئے مولانا بشیر صاحب کے نام ایک خط اور کچھ تعمیری ٹوکن حضرت نے مجھے دے کرفرمایا کہ آپ سراہی جائیں نمازعصر کی جماعت ہوچکی تھی میں نے عرض کیا کہ شام ہونے والی ہے سائیکل سے جانا ہے راستہ خراب ہے کل چلا جاؤں گا آپ نے فرمایا ہم کہتے ہیں آپ جایئے

آپ کے ذریعہ دین کا بہت بڑا کام ہونے والا ہے میں بادل نخواستہ حضرت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سراہی کے لئے روانہ ہوگیا نادیدہ راہ کی وجہ سے میں مہترپٹی پہنچ گیا آفتاب غروب ہوچکا تھا رات کی سیاہی چھاچکی تھی راستہ میں جمشید صاحب راعین سے ملاقات ہوئی انھوں نے مجھے روک لیا ان سے میری ملاقات بیلا کے قیام کے زمانہ میں ہوئی تھی مغرب کی نماز میں تاخیر ہورہی تھی میں نے کہا کہ وضو کے لئے پانی کا انتظام کیجئے مجھے مغرب کی نمازادا کرنی ہے جمشید صاحب فوراً پانی لائے میں نے وضوکیا نمازادا کی ایک صاحب چائے لے کرآئے چائے کے درمیان جمشید صاحب سے گفتگو ہونے لگی درمیان گفتگو مجھے بتایا کہ کل صبح دولڑکے مہترپٹی گاؤں سے بھوادہ مدھوبنی غیر مقلد وہابی کے مدرسہ میں پڑھنے جائیں گےاس خاندان کا ایک لڑکا وہیں پڑھتا ہےاسی نے ورغلایا ہےاوروہی اپنے ساتھ لیجارہا ہےاسی وقت میں مہترپٹی جانے کے لئے تیار ہوگیا میری رہنمائی کے لئے جمشید صاحب نے ایک نوجوان کو ساتھ کردیا اس نوجوان سے بھی میری ملاقات تھی ہم دونوں مہترپٹی پہنچےاوران دونوں طالب علم کے والدکو بلایا انہیں کے دالان میں میں ٹھہرا تھا دونوں طالب علم محمد سلیم راعین اورعبدالرؤف راعی کے والد آئے پھرگاؤں کےاور مسلمانوں کو میرے ہمراہی نے جمع کیا اورحمد ونعت کے بعد میں نے تقریرشروع کی اچھا خاصہ مجمع ہوگیا تقریرایسی دل گیرودل پذیر ہوئی کہ لگ رہا تھا کہ شیر نیپال کا فیضان جاری ہے اور مجمع بہت متاثر ہورہا تھا وہابیت غیر مقلدیت کے باطل عقائد سے میں عوام کوآگاہ کررہا تھا درمیان تقریرنعرۂ تکبیرورسالت کی صدا بلند ہورہی تھی درمیان تقریرعبدالرؤف کے والد اٹھےاور چیخ چیخ کر کہنے لگے میں اپنے دین ومذہب کے لئےآگ میں جلنا پسند کروں گا مگر اپنے لڑکے کووہابی کے مدرسہ میں نہیں بھیجوں گا بار بار باآواز بلند اسی کی تکرار ہورہی تھی اسی عالم جذب میں محمد سلیم کے والد صاحب اٹھےاوروہ بھی یہی صدا بلند کرنے لگے کہ ہم دونوں بھائی کسی بھی قیمت پروہابی

مدرسہ میں اپنے لڑکے کو پڑھنے کے لئے نہیں بھیجیں گے حضرت شیر نیپال کا فیضان کام کر گیا اور مہتر پٹی کی سنیت میں جان آ گئی ہے۔

اور وہاں سنیت پختہ ہو گئی اور آج تک فیضان بریلی شریف بواسطہ منظری برکاتی جاری وساری ہے۔ صلاۃ وسلام اور دعاء پر مجلس کا اختتام ہوا محمد سلیم اور عبدالرؤف کے والد نے مجھ سے وعدہ کیا کہ دو تین روز کے اندر ان دونوں بھائیوں کو دارالعلوم حنفیہ لے کر آؤں گا اور دونوں بھائی بڑے جذبات میں تھے اور دونوں زبان حال سے یہ کہتے نظر آ رہے تھے کہ حق والے رہیں گے حق کی صدا ماریں گے حق پہ مریں گے ہم جیسے مجاہد کا ایمان نہ بدلا جائے گا رات میری مہتر پٹی میں گزری صبح میں سراہی کے لئے روانہ ہو گیا ایک شب قیام کے بعد میں جامعہ حنفیہ آیا حضرت اپنی درسگاہ میں مسند نشیں تھے میں نے سلام عرض کیا مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتے ہوئے فرمایا میدان فتح کر آئے آپ تو اس روز جانا نہیں چاہتے تھے دیکھا آپ کے ذریعہ سنیت کا کتنا بڑا کام ہوا کسی مصلحت کی تخت میں نے کہا تھا کہ آج ہی جایئے اور اسی وقت جایئے پھر حضرت میری زبانی پورے حالات واقعات سن کر بہت خوش ہوئے اور اس ناچیز کو دعاؤں سے نوازا۔ میں نے عرض کیا حضرت میں تو ابھی تک آپ کو علم ظاہر کا عالم سمجھتا تھا مگر آج مجھ پر منکشف ہو گیا کہ صاحب کشف وکرامت اور روشن ضمیر عالم دین ہیں اور میں خوش نصیب ہوں کہ آپ جیسی آپ صاحب کشف وکرامت روشن ضمیر ہستی کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقع اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔

قارئین! وہی دونوں بھائی محمد سلیم راعین اور عبدالرؤف راعین اپنے والد کے ساتھ جامعہ حنفیہ آئے داخلہ لیا حضرت شیر نیپال کے درسگاہ فیض سے فیضیاب ہوئے میری شفقت بھی ان دونوں کے ساتھ کچھ زیادہ ہی رہی دونوں فارغ شدہ سند یافتہ مولانا بنے۔ والحمدللہ علیٰ ذالک

ناظرین! حضرت شیر نیپال کی ایک اور کرامت ملاحظہ فرمائیں: یہ بات اظہر من الشمش ہے کہ حضرت رشتہ داری کے معاملہ میں پہلے عقائد کی تحقیق فرماتے اور کوئی آپ کے متعلقین میں رشتہ کے لئے آپ سے مشورہ لیتا تو آپ سب سے پہلے اس کے عقائد کے بارے میں دریافت فرماتے کہ آنے والے کا عقیدہ کیا ہے؟ جب تحقیق سے معلوم ہو جاتا کہ رشتہ کے لئے آنے والا سنی صحیح العقیدہ ہے تو آپ رشتہ کی اجازت فرماتے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جناب محمد اسلام منصوری لوہارپٹی اپنی صاحبزادی کے رشتہ کے لئے بہت پریشان تھے اچھے سنی خاندان میں کہیں رشتہ نہ مل رہا تھا ضلع مدھوبنی بہار کے علاقہ میں ایک منصوری برادری کے وکیل صاحب کے گھر جانا ہوا وکیل صاحب سنی صحیح العقیدہ تھے اور ان کے گھر لڑکا بھی تھا مگر زیر تعلیم تھا وکیل صاحب بڑے ہی خلیق تھے ہم لوگوں کی خوب ضیافت کی ایک شب قیام کیا صبح کو مقصد بیان کیا تو وکیل صاحب نے معذرت ظاہر کی کہ لڑکا ابھی زیر تعلیم ہے تکمیل کے بعد ہی رشتہ کریں گے ہم لوگ جامعہ حنفیہ واپس آ گئے کرامت اسلام صاحب بہت پریشان تھے حضرت نے تسلی دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) نے چاہا تو آپ کی صاحبزادی کے لئے اچھا رشتہ ملے گا مولانا عبدالجبار انصاری ہرنے جوان دنوں حنفیہ میں زیر تعلیم تھے ان کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک لڑکا ماسٹر محمد بشیر منصوری ہمارے گاؤں میں ہے کسی سرکاری اسکول کا ماسٹر ہے مگر وہابیوں کے ساتھ ان کا میل ملاپ زیادہ رہتا ہے ایک ماسٹر قاسم غیر مقلد وہابی ہرلاکھی والے نے ان کو پڑھایا ہے ان کے ساتھ ان کے مراسم ہیں اسلام صاحب جب کچھ دنوں بعد حضرت کے پاس آئے تو حضرت نے فرمایا آپ منظری صاحب کے ساتھ ہرنے جائیں وہاں ایک لڑکا ماسٹر بشیر نام کا ہے مجھے یقین ہے کہ ان شاءاللہ یہ رشتہ ہو جائے گا سنا ہے کہ ماسٹر کے سنی ہونے میں کچھ شبہ ہے، منظری صاحب جا رہے ہیں اور جو شبہ ہے ان شاءاللہ تعالیٰ وہ بھی دور ہو جائے گا۔

اسلام صاحب منصوری میرے (منظری) کے ساتھ ہرنے کے لئے تیار ہو گئے
حضرت نے مجھے اپنے کمرہ میں بلایا اور فرمایا کہ ماسٹر بشیر آپ سے کچھ سوالات
کریں گے بغیر جھنجھلاہٹ کے اطمینان سے ان کے سوالات کا جواب دیجئے گا جب وہ
مطمئن ہو جائیں تو آپ اپنے اور اسلام صاحب کے آنے کا مقصد بیان کیجئے گا انشاء اللہ
تعالیٰ رشتہ طے پا جائے گا جب رشتہ طے پا جائے تو آپ ان کو خوشخبری دیجئے گا کہ
حضرت نے فرمایا ہے کہ آپ کے تین صاحبزادے ہوں گے ان کے نام اس طرح
رکھئے گا ایک (۱) مکرم رضا (۲) مشرف رضا (۳) معظم رضا ایک نام میں مجھے شبہ ہے کہ
حضرت نے محمد رضا فرمایا تھا یا وہی نام جو مذکور ہوئے خیر ہم لوگ ہرنے پہنچے ماسٹر بشیر
صاحب کے گھر قیام کیا بوقت شب بعد نماز عشاء کھانے سے فراغت کے بعد اسلام
صاحب جلد ہی سو گئے۔ ان کی نیند بہت مشہور ہے۔ حضرت شیر نیپال کے پاس بھی بات
کرتے کرتے وہ سو جاتے تھے وہ سو گئے اور میری بات ماسٹر صاحب سے ہونے لگی
اب ماسٹر صاحب مجھ سے کھل کر بات کرنے لگے نبی اکرم ﷺ کے علم غیب اور محفل
میلاد شریف میں قیام بوقت سلام وغیرہ کے تعلق سوالات تھے جن کے جوابات میں دیتا
رہا المختصر یہ کہ میرے جوابات سے ماسٹر صاحب خوب مطمئن ہو گئے غیر مقلد وہابی کے
عقائد بھی میں نے انہیں بتایا وہابیوں کے باطل عقائد ان پر واضح ہو گئے اور انہیں قلبی
سکون حاصل ہوا صبح بعد نماز فجر ہم لوگ چائے کے لئے جناب محمد صدیق راعین کی دکان
پر گئے وہاں ماسٹر قاسم غیر مقلد وہابی سے ملاقات ہوئی ماسٹر بشیر صاحب آج اپنے
معمول کے خلاف ماسٹر قاسم کو سلام نہیں کیا ماسٹر قاسم نے ماسٹر بشیر صاحب سے مخاطب
ہو کر کہا کہ بشیر اب تو سلام کرنا بھی تم نے چھوڑ دیا ہے پہلے تو جب بھی ملاقات ہوتی تو
سلام سے گفتگو کا آغاز کرتے آج تم نے اپنے معمول کے خلاف کیا ہے کہ گفتگو کرنے
لگے خیریت پوچھی مگر سلام نہیں کیا ماسٹر بشیر صاحب نے جواب دیا کہ ماسٹر قاسم صاحب

آپ نے ہم کو پڑھایا ضرور ہے مگر ایمان کا رشتہ تمام رشتوں سے اہم ہے ہمارے
علمائے اہل سنت وہابیوں کو سلام کرنے وہابیوں کے یہاں رشتہ کرنے سے منع کرتے ہیں
پہلے مجھے معلوم نہ تھا تو میں سلام کر لیا کرتا تھا اب مجھے وہابیوں کے عقائد معلوم ہو گئے
ہیں اور مسئلہ بھی معلوم ہو گیا ہے اس لئے اب کبھی میں کسی وہابی دیوبندی کو سلام نہیں
کروں گا دوپہر کے کھانے کے بعد تنہائی میں ماسٹر بشیر صاحب سے میں نے اپنے اور
اسلام صاحب کے آنے کا مقصد بیان کیا ماسٹر صاحب بخوشی راضی ہو گئے میں نے کہا یہ
رشتہ اتنا مبارک ہوگا کہ حضرت شیر نیپال نے آپ کو تین صاحبزادے کی خوش خبری دی
ہے اور ان تینوں کا نام بھی رکھ دیا ہے ان ناموں کو نوٹ کر لیجئے ماسٹر صاحب نے اپنی
ڈائیری میں تینوں ناموں کو لکھ لیا تاریخ طے پا گئی شادی میں خود بھی شریک تھا ماسٹر بشیر
صاحب رشتہ طے ہو جانے کے بعد حضرت کی خدمت میں آنے جانے لگے حضرت کے
معتقد ہو گئے اور عقائد میں پختگی آگئی اس شادی کے کچھ ہی دنوں بعد حضرت شیر نیپال
نے مجھے سنیت کے مشن پر عقائد اہل سنت و جماعت کی تبلیغ واشاعت اور تحفظ کے لئے
مغربی نیپال کا مشہور شہر نیپال گنج بھیج دیا اور میں یہیں کا ہو کر رہ گیا سنا ہے کہ حضرت کی
بشارت کے مطابق ماسٹر صاحب کے تین لڑکے ہوئے اور حضرت کے منتخب ناموں سے
ہی موسوم ہوئے۔ وہ تینوں بھائی حضرت کے درسگاہ سے فیض یافتہ ہیں مگر میری ملاقات
ان لڑکوں سے نہیں ہے۔ اگر ملاقات ہوتی تو کچھ اور باتیں، میں قلمبند کرتا میری دعا ہے
کہ اللہ تعالیٰ ان لڑکوں کو عقائد اہل سنت پر قائم رکھے۔ (آمین)

عمر میں اور حسن عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

سنا ہے کہ ماسٹر بشیر صاحب کا انتقال ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت
ومغفرت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

کاش کہ آج ماسٹر بشیر باحیات ہوتے تو اپنی زبانی حضرت شیر نیپال کی اس

کرامت کو عوام وخواص کے سامنے بیان کرتے ماسٹر صاحب اپنی اہلیہ اسلام صاحب کی صاحبزادی سے حضرت کی یہ کرامت بیان کیا ہوگا تو انہیں حضرت شیر نیپال کی یہ کرامت ظاہرہ وباہرہ بخوبی معلوم ہوگی حضرت کے یہ وہ نقوش حیات ہیں جو دس سالہ جامعہ حنفیہ کے خدمات کے ایام میں اپنی آنکھوں سے میں نے دیکھا ہے حضرت کے پچاس سالہ دینی خدمات کو صفحہ قرطاس پر لانے اور کرامت بیان کرنے کے لئے کسی اسکالر کی ضرورت ہے جو حضرت کے ملکی وغیر ملکی تبلیغی دورہ، درس وتدریس وافتاء، مدارس ومساجد کا قیام، مسلک اعلیٰ حضرت اور سلسلۂ برکاتیہ کے فروغ کے لئے عمر عزیز کے آخری ایام تک کام کرتے رہنا ان سبھوں کی تحقیق تدوین ان کا کوئی شاگرد رشید ہی کرسکتا ہے۔ اور الحمدللہ! کہ حضرت کے شاگردوں میں ایسے بہت سے لائق وفائق افراد اور اسکالر موجود ہیں جو اس کام کو بحسن خوبی انجام کو پہنچا سکتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ تعالیٰ

قارئین اگر بارگراں نہ ہو تو کئی دہائی پہلے کی ایک اور کرامت سنا دوں:

کرامت:

سالوں پہلے کی بات ہے کہ حضرت کے ہمراہ عرس ماہرہ شریف میں شرکت کے بعد واپسی پر مہسول چوک سیتا مڑھی پہنچا۔ صبح کا وقت تھا۔ ایک آدمی حضرت سے آکر ملا اور چائے نوشی کی گزارش کی تو حضرت نے قبول فرمالی، وہ آدمی مسجد کے شمالی جانب گلی میں ایک چائے کی دکان پر لے کر آیا میں بھی ساتھ تھا کچھ پھل بھی تراش کر لایا چائے نوشی سے فارغ ہو کر وہ حضرت کو فوراً اپنی جائے قیام پر لے کر آگیا کہ آپ کو ضرورت سے زیادہ دکان پر بیٹھنا پسند نہ تھا۔ کچھ دیر میں وہ واپس ہوئے اور ہم دونوں چائے دکان پر ہی گفتگو کرنے لگے انھوں نے اپنا حال بیان کیا کہ مجھے میرے مخالفین نے ایک جھوٹے سنگین مقدمہ میں پھنسا دیا تھا پولیس میری تلاش میں تھی اور میں گرفتاری کے خوف سے

اپنی دکان بند کر کے ادھر اُدھر چھپا پھرتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ حضرت شیر نیپال ضلع روتہٹ نیپال کے جلسہ سے آج کسی ٹرین سے واپس ہو رہے ہیں میں ریلوے اسٹیشن چلا گیا اور حضرت کا انتظار کرنے لگا ٹرین آئی حضرت ٹرین کی بوگی سے باہر تشریف لائے میں نے سلام پیش کیا اور دست بوسی کی میں آبدیدہ تھا صحیح سے میں بات بھی نہیں کر پا رہا تھا حضرت نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا ماجرہ کیا ہے بتائیے تو میں نے اپنا حال بیان کیا کہ میں سنی صحیح العقیدہ ہوں مہسول چوک پر میری دکان ہے کاروبار اچھا چل رہا تھا دشمنوں کی نظر لگ گئی اور ایک سنگین جھوٹے کیس میں میرا نام تھانہ میں درج کروا دیا ہے پولس گرفتاری کے لئے مجھے تلاش رہی ہے اور میں ہفتوں سے دکان بند کر کے گرفتاری کے ڈر سے چھپا پھر رہا ہوں حضرت نے فرمایا آپ گھبرائیں نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا آیئے آپ کی دکان چلتے ہیں میں خوف زدہ تھا کہ میری دکان تو چوڑاہے پر ہے پولس کی نظر پڑے گی تو مجھے گرفتار کر لے گا مگر اسی خوف کی حالت میں حضرت کے ہمراہ میں اپنی دکان آیا دکان کھولا حضرت کچھ کلمات پڑھتے ہوئے دکان میں داخل ہوئے میں نے چائے کا حکم دیا چائے آئی ابھی حضرت چائے سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ داروغہ کی جیپ پہنچ گئی پولس والے نے مجھے اشارہ کیا داروغہ صاحب آپ کو بلا رہے ہیں میں ڈر رہا تھا مگر حضرت نے فرمایا آپ جایئے دیکھئے کیا کہتا ہے میں دکان سے اٹھ کر داروغہ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا دکان میں بیٹھے ہوئے کون بزرگ ہیں میں نے کہا وہ حضرت شیر نیپال ہیں میرے گرو (پیر ومرشد) ہیں داروغہ حضرت کا نام سن رکھا تھا کبھی دیکھا نہیں تھا داروغہ گاڑی سے اترا یہ کہتے ہوئے کہ نام تو شیر نیپال کا بہت سنا ہے ہماری ڈائری میں بھی ہے آج اُن کی زیارت کر لوں حضرت کے پاس آکر سلام کیا اور اپنی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی اور مجھ سے کہا کہ تم تھانہ آنا میں تمہارا نام مقدمہ کے لسٹ سے نکال دوں گا اور فائل بند کر دوں گا تم کو بے گناہ ہو دشمنوں نے پھنسایا ہے تم ڈرنا نہیں

میں نے کہا کہ آج میرے یہاں میرے گرو جی (پیرو مرشد ہیں) میں کل آؤں گا داروغہ نے کہا ٹھیک ہے کل دس بجے آ جانا اور ضرور آنا اور دیر نہ کرنا ورنہ میں باہر نکل جاؤں گا تو ملاقات نہیں ہو پائے گی داروغہ جی چلے گئے حضرت نے میرے لئے دعا کی اور کچھ کلمات طیبات پڑھ کر مجھ پر دم کر دیا اور فرمایا ٹھیک ٹائم پر تم داروغہ کے پاس کل جانا ڈرنا نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ کل ہو کر صبح دس بجے میں تھانہ گیا داروغہ صاحب سے ملاقات کی انھوں نے فائل نکالا اور کچھ تحریر کیا اور مجھ سے دستخط کرالیا اور کہا کہ جاؤ اپنی دکان کھولو جھوٹے مقدمہ میں تم کو لوگوں نے پھنسانا چاہا تھا میں نے نوٹ لکھ کر ہمیشہ کے لئے فائل بند کر دیا ہے تاکہ میرے بعد تمہیں کوئی پریشان نہ کرے اور ہاں حضرت سے جب ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا اور میرے لئے دعا کرانا صاحب حال اپنی سرگزشت بیان کرتے کرتے آب دیدہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ منظری صاحب اس روز سے میں حضرت کا عقیدت مند ہو گیا حضرت کی محبت میرے دل میں رچ بس گئی اور پھر ایک ملاقات میں حضرت کا میں مرید ہو گیا اور حضرت کے مریدوں کی فہرست میں میرا نام درج ہو گیا اور برکاتی ہونے پر فخر کرتا ہوں اور عرس مارہرہ کی آج حاضری نصیب ہو رہی ہے جو میں بیان کیا ہے یہ میری آپ بیتی اور حضرت شیر نیپال کی کرامت ہے ورنہ اس مقدمہ سے رہائی کی کوئی صورت نہیں تھی۔

کرامت:

اسی طرح حضرت شیر نیپال کے ایک عقیدت مند مجھے کاٹھمنڈو باغ بازار پان دکان پر ملے جو بھانڑ سر ضلع سرلاہی کے رہنے والے مکرانی برادری سے تعلق رکھتے ہیں نول پور میں بھی ان کی زمین جائداد ہے مکان ہے اور برکاتی پیٹرول پمپ کا مالک بھی ہے مجھے سلام کیا اور پوچھا آپ منظری صاحب ہیں میں نے کہا ہاں میں منظری صاحب

ہوں پھر وہ نزدیک کی چائے دکان پر چائے نوشی کے لئے لے گئے اور کہنے لگے کہ آپ سے میری ملاقات بھانڑ سر اور بیل بانس میں ہو چکی ہے اور ہریون جلسہ میں بھی آپ سے ملاقات ہوئی تھی اور حضرت شیر نیپال آپ کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں پھر وہ چائے کے ٹیبل پر ہی اپنا حال اور حضرت شیر نیپال کی کرامت اور اپنی سرگزشت بیان کرنے لگے ان کا نام ذکی احمد مکرانی ابن شفیع احمد مکرانی ہے ذکی صاحب نے بیان کیا کہ میں پیٹرول پمپ کے لئے بہت دنوں سے کوشش کر رہا تھا مگر جس زمین پر مجھے پیٹرول پمپ لگانا تھا اس سے متصل ایک غیر مسلم کی زمین تھی اس نے تنازع پیدا کر دیا تھا کسی طرح وہ صلح کے لئے راضی نہیں تھا میں کافی پریشان تھا لائسنس کا ڈیٹ ختم ہو رہا تھا کوئی صورت بظاہر نظر نہیں آرہی تھی میں پریشانی کے عالم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال زار سنایا حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا آپ نے حضور صاحب البرکات کی نسبت سے پیٹرول پمپ کا نام رکھا ہے جایئے ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا حضرت نے دعا کی اور میں حضرت سے اجازت لے کر نول پور، آ گیا ایک روز میں ٹہل رہا تھا اور پیٹرول پمپ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس غیر مسلم نے خود ہی مجھے بلایا اور میں جیسا چاہتا تھا اس طرح صلح کرنے کے لئے راضی ہو گیا اور صلح کر لیا اور پیٹرول پمپ میرا لگ گیا یہ ہے فیضان حضور صاحب البرکات اور حضرت شیر نیپال کی کرامت ہے:

بات حضرت شیر نیپال کے کشف و کرامت کی ہو رہی ہے تو ایک واقعہ اور ملاحظہ فرمائیں حالاں کہ اس کا تعلق مجھ سے ہے اگر حضرت کے کشف و کرامت کی بات نہ ہوتی تو میں اس کو تحریر نہ کرتا میں بتوفیق الٰہی دینی کام سے دلچسپی رکھتا ہوں القاب وآداب اور خطاب کا خواہاں نہیں ہوں جنکپور سے نیپال گنج، دھنگڑھی، مہندر نگر، کنچن پور، ضلع تک تبلیغ دین متین اور تحفظ عقائد اہل سنت اور مساجد و مدارس کا قیام حکومت نیپال سے مدارس اسلامیہ کی منظوری اور بدمذہبوں کے غاصبانہ قبضہ سے اہل سنت و جماعت

کے مساجد و مدارس وعیدگاہ کی بازیابی جیسے کام ہوئے اور اب تک ہو رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور یہ عوام وخواص سے پوشیدہ نہیں ہے مگر کسی متعصب کور چشم مورخ کو نظر نہ آئے تو اسے اپنا علاج کرانا چاہیے آفتاب آمد دلیل آفتاب است ۔

گر نہ بیند بروز شپرۂ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

بات ان دنوں کی ہے جب حضرت نے مجھے نیپال گنج کے محاذ پر بھیجا تھا پہلی بار تو حضرت ۲۲؍دن کے بعد مجھے واپس الجامعۃ الحنفیہ لے آئے، حضرت اپنے ساتھ مولانا محمد ادریس نوری موتی گپر یرسا ضلع مہوتری نیپال کو لے کر آئے تھے انہیں میری جگہ امام مقرر فرمادیا۔ حضرت شیر نیپال نے گنج میں سات راتیں مختلف محلوں میں خطاب فرمایا جس سے اہل سنت وجماعت میں دینی بیداری پیدا ہوئی ۳۰؍ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ کی تاریخ تھی یا چہارم محرم الحرام ۹۸ھ حضرت کو نیپال گنج کے سنی مسلمانوں نے بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ رخصت کیا جلوس کی شکل میں پھولوں کے ہار کے ساتھ روپیڈیہا ضلع بہرائچ ریلوے اسٹیشن نیپال گنج روڈ ٹرین میں سوار کر کے الوداع کہا الجامعۃ الحنفیہ آئے کچھ ہی ماہ ہوئے تھے کہ نیپال گنج کے مسلمانوں کی جانب سے حضرت کی خدمت میں خطوط اور ٹیلی گرام آنے لگے کہ ہم لوگوں کو منظری صاحب کی ضرورت ہے انہیں بھیج دیجئے حضرت نے ۳؍ماہ کے لئے دوبارہ مجھے نیپال گنج بھیجا اور چند باتوں کی مجھے نصیحت کی کہ ان باتوں پر عمل کیجئے گا اور عرس مارہرہ شریف کے موقع سے فلاں تاریخ کو لکھنؤ چارباغ ریلوے اسٹیشن پر اتنے وقت ملیں گے میں ویشالی ٹرین سے آؤں گا حسب حکم میں الجامعۃ الحنفیہ سے دوبارہ نیپال گنج آ گیا اپنے ساتھ حافظ الٰہی بخش کو لے کر آیا تھا میں پھر مسجد کا امام مقرر ہو گیا اور مولانا ادریس نوری کی بحالی دارالعلوم غوثیہ میں ہو گئی اور میں اپنے مشن کے کام میں لگ گیا شہر اور مضافات کی سنیت جو دبی ہوئی تھی ابھر کر سامنے

آنے لگی ہر طرف اہل سنت وجماعت کا بول بالا اور نعرۂ تکبیر و رسالت کی صدائیں جلسوں اور محفلوں میں گونجنے لگی دیکھتے ہی دیکھتے مارہرہ شریف کی تاریخ آ گئی اور مقررہ تاریخ اور وقت پر حضرت سے لکھنؤ میں ملاقات ہوئی اور ہم لوگ مارہرہ عرس کی حاضری کے لئے روانہ ہو گئے اختتام عرس کے بعد ہم لوگ بریلی شریف حاضر ہوئے ایک شب آستانۂ اعلیٰ حضرت کے مہمان خانہ میں قیام رہا صبح حضور مفتیٔ اعظم ہند کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت نے دعاؤں سے نوازا پھر ہم لوگ بزرگان مارہرہ وبریلی کے فیوض وبرکات لئے حضور مفتیٔ اعظم ہند کی دعاؤں کے سائے میں نیپال گنج آ گئے حضرت کا قیام ماسٹر محمد اسحاق صدیقی کے دولت کدہ پر رہا لوگوں کا ہجوم حضرت کی زیارت اور ملاقات کے لئے لگا رہا اس مرتبہ حضرت نے صرف دو شب قیام فرمایا حالات کا آپ نے جائزہ لیا لوگوں میں دینی امنگ دیکھ کر عمائدین شہر کی درخواست پر حضرت نے مجھے کچھ شرائط کے ساتھ نیپال گنج میں قیام کی اجازت دے دی میں نے عرض کیا حضرت آپ دعاؤں سے نوازتے رہئے گا آپ کا مشن کامیاب ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور میں پوری کوشش کروں گا کہ اہل سنت وجماعت کی عبادت گاہ اور درسگاہ پر بدمذہبوں کا جو غاصبانہ قبضہ ہے اسے بے دخل کر کے حاصل کیا جائے اور حق حقدار کو پہنچایا جائے حضرت کو پھر یہاں کے مسلمانوں نے پہلے ہی کی طرح ادب واحترام اور والہانہ محبت کے ساتھ جلوس کی شکل میں ریلوے اسٹیشن پر الوداع کیا اور حضرت ٹرین سے جنکپور کے لئے روانہ ہو گئے اور میں نیپال گنج آ کر اپنے کام میں لگ گیا بحمدہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ ﷺ وبفیضان بزرگان مارہرہ وبریلی وبدعائے حضور مفتیٔ اعظم ہند مجھے کامیابی کی منزل نظر آنے لگی اور کچھ ہی دنوں میں جامع مسجد مدرسہ عیدگاہ، چھوٹی مسجد اہل سنت وجماعت مسلک اعلیٰ حضرت کے فدائیوں کے زیر انتظام وانصرام آ گئے اس جہادی کام نے کافی شہرت حاصل کی اکابرین وعمائدین علمائے اہل سنت کی جانب سے تہنیت ومبارکبادی

کے پیغام آنے لگے القاب وخطابات سے اس ناچیز ذرہ کمتر کونوازنے لگے ہر طرف سے خطابات والقاب کی بارش ہونے لگی ان میں سے صرف ایک کاذکر کررہا جس سے حضرت شیر نیپال کے کشف وکرامت کا یقین ہوتا ہے۔ ہوا یوں کہ اسی زمانہ میں حضرت علامہ الحاج محمد حسین ابوالحقانی نے محلہ دودھ کٹورہ آرہ بہار میں اپنی صدارت میں ایک جلسہ کیا بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ(علیہ الرحمۃ) الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پوراعظم گڈھ سے تشریف لائے تھے میری بھی دعوت تھی میں بھی شریک تھا علامہ ابوالحقانی نے حضرت بحرالعلوم سے میرا تعارف کرایا اور نیپال گنج کے دینی خدمات پر روشنی ڈالی حضرت بہت خوش ہوئے اور دعائیں دی بعد نماز عشا جلسہ کی کاروائی دودھ کٹورہ مسجد میں تلاوت قرآن کریم حمد باری تعالیٰ ونعت رسول ﷺ سے شروع ہوئی بعدہٗ تقریباً ایک گھنٹہ میری تقریر ہوئی میری تقریر کے بعد ایک نعت خواں کو دعوت دی گئی اسی درمیان بارش شروع ہوگئی مجمع منتشر ہوگیا ابھی مقرر خصوصی حضرت بحرالعلوم کی تقریر ہونی تھی کچھ دیر بعد بارش رُکی مجمع منتشر تھا حضرت ابوالحقانی مجھ سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لئے آپ منبر پر جائیں اور اپنی تقریر سے جمع کردیجئے تاکہ حضرت بحرالعلوم کی تقریر ہوسکے ابوالحقانی صاحب کی بات میں ٹال نہ سکا اور اسٹیج پر آگیا اور اپنی تقریر شروع کردی الحمد للہ کہ پھر شاندار مجمع ہوگیا اور حضرت بحرالعلوم کو دعوت خطابت دی گئی حضرت مجمع دیکھ کر کافی خوش ہوئے اور دوران خطابت آپ نے فرمایا میں توسمجھتا تھا کہ میری تقریر نہ ہوسکے گی مگر مولانا عبدالجبار منظری جو ملک نیپال میں حضرت شیر نیپال کے نائب کہے جاتے ہیں بہت سارے فخریہ دینی اور مسلکی کام نیپال میں یہ کررہے ہیں ابوالحقانی کی زبانی سن کر میں بہت خوش ہوا اور اس وقت منظری صاحب نے اپنی تقریر سے میرے لئے مجمع بنادیا ان کے فخریہ کاموں نے توانہیں فخر نیپال بنادیا اور درحقیقت یہ فخر نیپال ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور مزید دین

کا کام ان سے لے آمین: اسی سال کچھ ہی دنوں بعد حضرت علامہ ابوالحقانی (علیہ الرحمۃ) کی صدارت میں دوسرا جلسۂ میلادالنبی ﷺ آرہ شہر سے متصل مغرب کی جانب ایک گاؤں میں ہوا اس جلسہ میں بھی حضرت بحرالعلوم مفتی عبدالمنان قبلہ اعظمی اور میں مدعو تھا اراکین جلسہ نے جو پوسٹر شائع کیا تھا اس میں میرے نام کی زینت لفظ فخر نیپال کو بنایا تھا جو چند ماہ قبل حضرت بحرالعلوم نے اسی شہر آرہ شاہ آباد کی سرزمین پر اس ناچیز منظری کو عطا فرمایا تھا جلسہ کی صبح حضرت بحرالعلوم کو رخصت کیا گیا بعدہٗ ہم دونوں ابوالحقانی اور میں باسوپٹی بازار ضلع مدھوبنی کے لئے روانہ ہوگئے باسوپٹی آکر ہم دونوں اپنی اپنی رشتہ داری میں چلے گئے دوسرے یا تیسرے روز میں حضرت شیر نیپال کی بارگاہ میں حاضر ہوا آرہ کے دونوں جلسوں کی روداد سناتے ہوئے جلسہ کا پوسٹر میں نے حضرت کو دیکھایا اور عرض کیا کہ پہلا جلسہ آرہ کا جس میں شریک تھا حضرت بحرالعلوم نے مولانا ابوالحقانی کی زبانی میری دینی خدمات کوسن کر مجھے فخر نیپال کا خطاب عطا فرمایا تھا اب جب دوسرا جلسہ ہوا ہے تو اراکین جلسہ نے حضرت کا عطیہ خطاب لفظ فخر نیپال کو میرے نام کی زینت بنا کر پوسٹر شائع کیا ہے حضرت شیر نیپال اشتہار دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور مجھ سے فرمایا اس اشتہار کو محفوظ رکھئے گا وقت پر کام آئے گا میں سوچنے لگا یہ اشتہار اب کیا کام آئے گا آج کل جو جلسہ کا پوسٹر شائع ہوتا ہے اس کے ایک چوتھائی سائز کا سادہ ایک ہی رنگ کا ہے آج کل تو جلسہ کا پوسٹر بڑے سائز کا حسین وخوبصورت دیدہ زیب ہوتا ہے جلسہ کامیاب ہو یا نہ ہو پوسٹر ضرور کامیاب ہوتا ہے مقامی علماء کا نام خودساختہ القاب اور خطابات سے مزین ہوتا ہے۔ لیکن اس اشتہار میں کون سی ایسی خوبی ہے کہ حضرت شیر نیپال نے فرمایا ہے کہ اس پوسٹر کو محفوظ رکھئے گا بہرحال حضرت کا حکم تھا اس لئے میں نے اپنی اہلیہ انیسہ منظری کو پوسٹر حوالہ کرتے ہوئے کہا اس پوسٹر کو حفاظت سے رکھئے گا میری اہلیہ نے اس پوسٹر کو اپنے بکس میں محفوظ کرلیا کچھ مہینوں بعد

مدرسہ قادریہ مصباح المسلمین علی پٹی کا جلسہ ہوا میں بھی شریک جلسہ تھا آندھی طوفان سے دوچار ہونا پڑا تھا اسی جلسہ کے موقع پر ایک صاحب جو حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کے زیادہ قریب تھے علامہ سے سفارش کر کے فخر نیپال کا لقب کسی دوسرے کو دیدیا حالاں کہ علامہ انکار کرتے رہے اور پوچھتے رہے کہ جن کے لئے آپ سفارش کر رہے ہیں ان کا کوئی اہم دینی کام تو بتائیں وہ بس یہی جواب دیتے رہے حضور انہوں نے نیپال کی سرزمین پر اتنا بڑا جلسہ کیا ہے کچھ دے دیجئے علامہ نے فخر نیپال کا لفظ کہا حضرت علامہ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب قبلہ فخر نیپال کا خطاب منظری صاحب کو نیپال گنج کی خدمات دینی کی بنا پر دے چکے ہیں جلسہ کے بعد فخر نیپال فخر نیپال کا ڈنکا کچھ مولوی حضرات بجانے لگے اور مجھے اس سے کوئی غرض بھی نہیں ہے بات صرف حضرت شیر نیپال کے کشف وکرامت کی ہے کہ حضرت نے علی پٹی کے جلسہ سے چند ماہ قبل یہ فرمایا تھا کہ اس اشتہار کو حفاظت سے رکھئے گا وقت پر کام آئے گا یہ حضرت شیر نیپال کی روشنی ضمیری اور کھلی کرامت نہیں تو اور کیا ہے اور میں ان القاب وآداب اور خطابات سے بالکل لاپروا آدمی ہوں مجھے ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے بس دعا یہ ہے کہ اللہ کریم میری دینی خدمات اور قومی کاموں کو قبول فرمالے اللہ کریم رؤف ورحیم جل جلالہ اور اس کے محبوب رسول کریم ﷺ مجھ سے راضی ہوجائیں اور ان کاموں کے صدقے میں میرے والدین کریمین اور میری اہلیہ مرحومہ انیسہ منظری کی مغفرت فرمادے۔ آمین

یوں تو اکابر علمائے کرام اہل سنت وجماعت نے نیپال گنج کی سرزمین ومضافات میں میری دینی خدمات کی وجہ سے مجھے کافی سراہا دعاؤں اور القاب وخطابات سے نوازا کچھ کا ذکر تحدیث نعمت کے طور پر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کس نے کیا کہا؟ بطور تحدیث نعمت عرض ہے۔

رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واما بنعمت ربك فحدث۔

(۱) حضور امین شریعت مفتی اعظم کانپور علامہ شاہ مفتی رفاقت حسین صاحب قبلہ کانپور معرفت حضرت مولانا محمد مشتاق احمد مصباحی سابق صدر المدرس دار العلوم فیض النبی نیپال گنج مولانا عبد الجبار منظری میں اس کے نام کی تاثیر ہے انھوں نے مجاہدانہ کام کیا ہے نیپال میں مجاہد اہل سنت ہیں؟

(۲) بلبل ہند مفتی اعظم نانپارہ حضرت علامہ شاہ مفتی رجب علی علیہ الرحمۃ نے ''مجاہد اسلام'' کا خطاب عطا فرمایا اور اپنے مدرسے کے جلسہ کے پوسٹر میں شائع کردیا۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں قبلہ جب بہرائچ الجامعۃ الاشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ کے جلسہ میں تشریف لائے اور حضرت علامہ خادم رسول علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث جامعہ اور حضرت مولانا مفتی محمد شمس الدین قبلہ موجودہ شیخ الحدیث جامعہ اور حضرت مولانا صدیق حسن صاحب قبلہ قادری رضوی نے علامہ مدنی میاں سے نیپال گنج کی روداد سنایا اور میرے خدمات کو بیان کیا تو حضرت نے فرمایا سرکار سید سالار مسعود غازی کے پڑوسی ملک نیپال میں اللہ تعالیٰ نے منظری کو ''غازیٔ اہل سنت'' پیدا کیا ہے اس غازی کو بلائیے میں اس کی زیارت کرنا چاہتا ہوں علمائے کرام نے فرمایا ان کی بھی دعوت ہے وہ جلسہ میں آئیں گے اور پھر جب حضرت علامہ مدنی میاں کی زیارت سے میں مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا آپ ہیں ''غازیٔ اہل سنت'' آپ کے خدمات کے بارے میں ان علمائے کرام کی زبانی سن کر بے حد خوشی ہوئی اور آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور پھر دعاؤں سے نوازا (۳) حضرت علامہ سید شاہ اصغر میاں صاحب قبلہ (علیہ الرحمہ) سجادہ نشیں خانقاہ صمدیہ پھپھوند شریف ضلع اٹاوہ، یوپی نوری پورہ مدھوبنی متصل نانپارہ کے جلسہ میں ''نائب شیر نیپال'' کے خطاب سے نوازا (۴) حضور شیر نیپال نے

''فاتح نیپال گنج، کا خطاب دیا۔

سابق چیف جسٹس سپریم کوٹ نیپال (عدالت عظمیٰ)

(۵) اور ادارۂ حقوق انسانی نیپال کا موجودہ چیرمین مسٹر انوپ راج شرما نے عالمی ادارہ انسیک کی جانب سے '' پرکاش کافلے ایوارڈ'' ۲۰۷۲ بکرمی اور پچاس ہزار روپے کا نقد انعام سدھارتھ ہوٹل کے ہال میں ایک بڑا پروگرام منعقد کر کے مجھے عنایت کیا تھا اسی موقع پر اپنی تقریر میں میرے متعلق کہا تھا کہ آپ لوگ صرف مولانا عبدالجبار منظری کو جانتے ہیں (۶) اور میں تو انہیں ان کے کاموں کی وجہ سے انہیں جبر بھی کہتا ہوں اور نیپال کا شیر ببر بھی کہتا ہوں اس موقع پر انسیک ادارہ نے بانکے ضلع کے علما وکلا، صحافی الکٹرانک میڈیا اور سیاسی کمانڈر اور اعلیٰ افسران کو مدعو کیا تھا اور کہا کہ آپ حضرات خلوص سے کام کریں کام کا موازنہ نہ ہوگا اور اپنے کام کی وجہ سے آپ بھی اس ایوارڈ کے حقدار ہو سکتے ہیں کسی نے آپ میں سے سونچا بھی نہ ہوگا کہ اتنا بڑا ایوارڈ ایک مولانا کو ملے گا جو پورے ملک سے منتخب کر کے سال میں صرف ایک شخص کو دیا جاتا ہے بورڈ فیصلہ کرتا ہے کہ اس سال کا ایوارڈ کس کو دیا جائے گا اور خدمات کی بنا پر منتخب کرتا ہے: آپ لوگ کام کیجئے اور منظری صاحب کا مقام حاصل کیجئے:

قارئین! آج میں دارالعلوم برکاتیہ ہائی اسکول کے آفس گیا گنتی کی تو دیکھا کہ حکومت نیپال کی وزارت تعلیم سے لے کر ملکی وغیر ملکی مختلف اداروں نے ۱۷ توصیفی سند اور ایوارڈ سے اس ناچیز کو نوازا ہے: فالحمد للہ علی ذالك وَلَا فخر۔

مسلمانوں؟ اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد خود کی تعریف وتوصیف اور خودستائی نہیں ہے گرچہ خودستائی کا اظہار ہوتا ہے اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں میرا مقصد تو حضور شیر نیپال کی روشن ضمیری اور کشف وکرامت بیان کرنا ہے فخر نیپال کا لقب حضرت بحر العلوم مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے علی پٹی کے جلسہ سے چند ماہ قبل عطا

فرما دیا تھا اور حضرت شیر نیپال کی روشن ضمیری اور کرامت دیکھئے کہ اس پوسٹر کو حفاظت سے رکھئے تا کہ سند رہے اور مدعی پر بھاری پڑے؟ میں علمائے اہل سنت و جماعت سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ حضرات یہ سارے القاب وآداب خطاب وتوصیفی اسناد مجھ سے لے لیں بشرطیکہ دین وملت مذہب ومسلک اور مشرب کا کام کر کے دکھائیں میں نے تو ابھی کچھ ہی مہینہ قبل ایک مسجد جس پر غیروں کا تسلط ہو گیا تھا اہل سنت وجماعت کو دلایا ہے اب سنی امام ہے اور اہل سنت وجماعت انتظامیہ کمیٹی ہے! بمقام بانکے دین ومذہب ومسلک کا جو بھی کام آج تک میں نے کیا ہے اور کر رہا ہوں یہ سب حضرت شیر نیپال کا فیضان اور ان کی صحیح گائیڈ لائن کا ثمرہ اور ان کی صحبت کی برکت ہے اور یہ سب کام شیر نیپال کا ہی ہے آپ حضرات بھی دین ومذہب اور مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے کچھ کیجئے خلوص سے دین کا کام کریں گے تو نام خود ہی بلند ہوگا برادری کے چند مولویوں کو جمع کر کے آپس میں القاب اور خطابات بانٹنے سے کچھ نہیں ہوگا کہ تم امیر علمائے اہل سنت کا عہدہ لے لو اور تم قاضیٔ نیپال ہو جاؤ اور میں قاضیٔ القضاہ ہو جاتا ہوں تم مفتی نیپال اور تم مفتی اعظم نیپال اور تم یہ لے لو اور تم وہ لے لو اس فرضی تقسیم عہدہ اور القاب وخطابات سے کچھ نہیں ہوتا ہے خدارا انصاف کرو غور وفکر کرو!

ہر گھڑی محشر کی ہے اور تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر کوئی عمل گر تیرے دفتر میں ہے

بات کچھ تلخ ہوگئی ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں اور حق بات تو تلخ ہوتی ہی ہے اور عداوت کی نظر سے تو اس کی تلخی اور بڑھ جاتی ہے۔ شعر

ہنر بچشم عداوت بزرگ ترعیب است
گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

افتراق بین المسلمین کا مجرم کون؟

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم ونازک بے اثر

اس سال ۱۴۴۲ھ ماہ ربیع النورشریف میں عرس شیر نیپال کی حاضری کا شرف حاصل ہواایک مولانا صاحب مجھ سے ملے میری خیریت دریافت کی درمیان گفتگومولانا نے ایک بات کہی جس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا سنا ہے کہ حضرت شیر نیپال نے مسلمانوں کے مابین ذات وبرادری کے نام پر اتحاد مسلم کو پارہ پارہ کردیا شیخ وکباری انصاری ومنصوری کا نعرہ دیا مولانا کی یہ بات سن کر میں حیران ہوگیا کہ یہ کیا جرم ہے کہ ایسی اعلی وارفع شخصیت کی طرف غلط باتوں کومنسوب کیا جاتا ہےجن کے قول وفعل تحریر وتقریر میں اس قسم کے خرافات کی بوتک نہیں ہے میں نے کہا مولانا آپ کی عمر کتنی ہے کہا ۲۴ یا ۲۵ سال میں نے کہا آپ کس برادری سے تعلق رکھتے ہیں انھوں نے کہا میں انصاری ہوں میں نے کہا آپ اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے جب ذات وبرادری کے نام پر مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچانے کے لئے شجر زقوم لگایا گیا تھا اور میں بھی ان دنوں طالب علم تھا خانقاہ مجیبیہ پھلواری میں پڑھ رہا تھا مدرسہ قادریہ مصباح المسلمین کا صدر جناب اسماعیل انصاری مرحوم سابق ایم، پی تھے جناب حافظ عبدالشکور انصاری صاحب مدرسہ کے مدرس تھے عوام میں حافظ صاحب کی بڑی مقبولیت تھی دعا تعویذ گنڈہ اورآسیب زدہ کے علاج میں آپ مشہور تھے جناب اسماعیل انصاری سے قبل ان کے والدگرامی حاجی رحمت اللہ انصاری مرحوم علی پٹی مدرسہ کے صدر ہوا کرتے تھے۔حاجی صاحب کا بڑا دبدبہ تھا غیر مسلم سے لے کر حکومت کے اعلیٰ حکام تک آپ سے گھبراتے تھے حق گوئی وبے باکی کے آپ مجسمہ تھے بھمر پورہ فساد میں حاجی برکت اللہ صاحب کی

شہادت اور مسجد کی شہادت پر جو بیان آپ نے بڑا حاکم کے سامنے دیا تھا آپ کی بات اور حق گوئی سن کر وہ حیران ہوگیا تھا اس قسم کی بہت سے واقعات آپ کی زندگی کے ہیں اس وقت اس کو بیان کرنا مقصود نہیں ہے دراصل بات یہ ہے کہ حاجی رحمت اللہ صاحب کے انتقال کے بعد جناب محمد اسماعیل انصاری صاحب ابن حاجی رحمت اللہ صاحب مرحوم کو کمیٹی نے صدر بنادیا اور جناب عبدالوہاب صاحب بھمر پورہ کے سکریٹری منتخب ہوئے مدرسہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا جناب حافظ عبدالشکور صاحب کی ذات سے مدرسہ کی شہرت بھی تھی اور مالی تعاون بھی کچھ باتوں کی وجہ سے جناب حافظ صاحب مذکور سے متہم ومشتبہ حافظ زاہد حسین سے ناچاقی رہتی تھی بقول حافظ عبدالشکور صاحب حافظ زاہد حسین میلاد شریف کی دعوت میں جاتے ہیں تو مدرسہ آکر اپنی خوراکی چاول، دال، آٹا، سالن سب مدرسہ سے لے کر اپنے گھر بھیج دیتے ہیں جو کسی طرح مناسب نہیں ہے جتنے دن باہر رہتے ہیں اتنے دنوں کی خوراکی لے لیتے ہیں اس وجہ سے دوسرے مدرسین ظن تھے اس لئے حافظ زاہد حسین کو کوئی مدرس عزت کی نظر سے نہیں دیکھتا تھا حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بیلاوی جو عہدۂ صدارت کے خواہاں تھے حافظ زاہد حسین نے مولانا کو ورغلایا اور آپ کے کاندھے پر بندوق رکھی کہ حاجی رحمت اللہ صاحب حاجی برکت اللہ صاحب حاجی نعمت اللہ صاحب حاجی لوٹن میاں راعین نے جب مدرسہ قائم کیا تھا اس وقت چاروں حاجیوں نے آپس میں طے کیا تھا کہ سالانہ ہم لوگ اپنی طرف سے دس، دس من دھان مدرسہ کو دیں گے جس سے مدرسہ چلے گا اور کچھ علاقہ سے چندہ وصول ہوجائے گا مدرسہ کے قیام کے بعد چاروں حاجی صاحبان وعدہ کے مطابق دھان دیتے رہے حاجی رحمت اللہ صاحب کے انتقال کے بعد جناب اسماعیل انصاری صاحب نے غلہ دینا بند کردیا مدرسہ کے سالانہ اجلاس (میٹنگ) میں اسماعیل کی صدارت کو لے کر اختلاف کی بنیاد پڑگئی تھی مگر اراکین وممبران کی اکثریت

انصاری صاحب کے ساتھ تھی اس لئے ان کو صدارت سے نہیں ہٹا سکے حافظ زاہد حسین صاحب بیلا آکر مولانا محمد یوسف صاحب سے مل کر منصوبہ سازی کی کہ اکثریت راعین برادری کی ہے چندہ راعین لوگ دیتے ہیں اور حکومت انصاری کی ہے چوں کہ عبدالوہاب راعین سے قبل جناب محمد عیسیٰ انصاری نینہی علی پٹی مدرسہ کے سکریٹری تھے سالانہ کمیٹی میں انھوں نے اپنی مصروفیات کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا تھا تو کمیٹی نے جناب عبدالوہاب صاحب ابن حاجی برکت اللہ شہید کو سکریٹری منتخب کیا تھا عہدۂ صدارت کے لئے حافظ زاہد حسین نے مولانا محمد یوسف صاحب کو تیار کیا اور ایک وقت مقررہ پر راعین برادری کے سربرآوردہ باا ثر لوگوں کی ایک میٹنگ بیلا میں بلائی گئی اس میٹنگ میں عبدالوہاب راعین بھمر پورہ، حاجی عبدالرحیم، حاجی زین الحق صاحب، سکھ محمد صاحب راعین بھمر پورہ، صبول میاں راعین، ریاست راعین جلیشور سندر میاں راعین آگے پور وغیرہم اشخاص برادری کے جمع تھے اچھا خاصہ مجمع راعین برادری کے نام پر ہوگیا تھا اسی مجمع میں مدرسہ مصباح المسلمین علی پٹی اور اس کے اراکین کے خلاف زہر افشانی کی گئی اور مجمع سے مخاطب ہوکر نعرہ دیا کہ ترازو کے ایک پلہ میں سوت ہے اور ایک پلہ میں بیگن بولو کباریو! سوت میں جاؤ گے یا بیگن میں؟ **نعوذ باللہ من ذالك**

قارئین! برادری کی عصبیت سے ذہن صاف کر کے حق وصداقت کے علمبردار کی حیثیت سے انصاف کی رو سے فیصلہ کر کے بتائیے کہ ذات وبرادری کے نام پر جنک پور کے علاقہ میں انصاری وکباری کے مابین نفاق کا بیج کس نے ڈالا، اور شجرۂ ملعونہ کی تخم ریزی کس نے کی؟ عصبیت کے شجر زقوم کی سچائی اپنی پوری زندگی کون کرتا رہا؟ جنک پور کے علاقہ جات میں ذات وبرادری کے نام پر اتحاد مسلم کو پارہ پارہ کرنے کا مجرم کون؟

آپ کا ضمیر جواب دے گا متہم ومشتبہ حافظ زاہد حسین مجیبی خاص برادری کی میٹنگ میں سوت اور بیگن کی بات اٹھی تو جناب سکریٹری عبدالوہاب راعین حاجی زین الحق

راعین، حاجی عبدالرحیم راعین، انور علی اور مدرسہ کا خازن جناب الٰہی بخش راعین وغیرہم یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چل دیئے کہ ہم لوگ سوت کے ساتھ رہیں گے ذات وبرادری کے نام پر قومی ملی اتحاد کو پارہ پارہ نہیں ہونے دیں گے سنی مسلمان کے اندر اس سے بہت بڑا خلیج پیدا ہوجائے گا جو کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ المختصر یہ کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی صدارت میں راعین برادری پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل عمل میں آ گئی سکریٹری محمد ادریس راعین صاحب علی پٹی کو بنایا گیا اور طے پایا کہ مدرسہ قادریہ مصباح المسلمین سے الگ ہو کر علی پٹی میں راعین برادری کا دوسرا مدرسہ قائم کیا جائے اس کے لئے کوشش ہونے لگی ایک بیوہ برہمن کی زمین مکاں سمیت خطیر رقم کے عوض خریدی گئی یہاں سے راعین برادری کے لوگ دو خیموں میں تقسیم ہوگئے ایک پرانے مدرسہ کے حامی تو دوسرے کچھ لوگ برادری کے نام پر حافظ زاہد حسین صاحب کے حمایتی ہوگئے دوسرے مدرسہ کی سنگ بنیاد کے لئے اپنے پیر خانہ خانقاہ مجیبیہ پھلواری پٹنہ سے شاہ عماد الدین صاحب کو مدعو کیا ان کے ہمراہ میں بھی آیا تھا چوں کہ ان دنوں میں خانقاہ مجیبیہ ہی میں زیر تعلیم تھا سنگ بنیاد سے پہلے مدرسہ کے نام پر غور وفکر ہوا پھلواری پیر صاحب نے خانقاہ مجیبیہ کے سجادہ نشیں شاہ امان اللہ کی نسبت سے مدرسہ کا نام مدرسہ امانیہ امان الخائفین رکھا یعنی خائب وخاسر لوگوں کی پناہ گاہ اسم بامسمیٰ انصاری برادری اور ان کے حمایتی راعین برادری کے اشخاص سے خوف زدہ لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ **لاحول ولاقوۃ الاباللہ**۔

مسلمانو! ذرا سوچو تو صحیح مسجد ومدرسہ مسلمان اس لیے بناتا ہے کہ خدا کی عبادت ہو نبی کریم ﷺ کے دین کی تعلیم وتبلیغ اور اشاعت ہو مسلمانوں میں اتحاد قائم رہے عقائد اہل سنت وجماعت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا تحفظ ہو جس مسجد ومدرسہ کی بنیاد خلوص وتقویٰ پر نہ ہو بلکہ اسلام وسنت اور اتحاد مسلم پارہ پارہ کرنے کے لئے ہو اس کا نام تو کچھ

ایسا ہی ہونا چاہیے۔ جناب محمد ادریس راعین صاحب کچھ ہی دنوں بعد مدرسہ امان الخائفین کے سکریٹری رہے حافظ زاہد حسین مجیبی کے زوجہ سے تنگ آکر مدرسہ سے علاحدگی اختیار کرلی اور سکریٹری کے عہدہ سے مستعفی ہوگئے ناظرین بتایا جائے کہ اتحاد مسلم کو ذات وبرادری کے نام پر قوم کو پارہ پارہ کرنے کا مجرم کون ہے؟ متہم ومشتبہ حافظ زاہد یا حضرت شیر نیپال یوں تو مجھ سے زیادہ سکریٹری محمد ادریس صاحب کے صاحبزادگان محمد منصور احمد راعین، محمد منظور احمد راعین، ماسٹر محمود احمد راعین ان کے مدرسہ امان الخائفین علی پٹی سے استعفیٰ دینے اور علاحدگی اختیار کرنے کی وجہ جانتے ہیں! میں حاسدین شیر نیپال سے یہی کہوں گا کہ بتاؤ اتحاد مسلم کو ذات وبرادری کے نام پر پارہ پارہ کرنے کا مجرم کون ہے؟ متہم ومشتبہ حافظ زاہد یا حضرت شیر نیپال!

اتنا نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت

رہی بات حضرت شیر نیپال کی تو ان کا ذہن وفکر ذات وبرادری کی عصبیت سے پاک تھا اس کی روشن دلیل وہ حضرات ہیں جو مختلف ذات وبرادری سے ہونے کے باوجود جنہیں حضرت شیر نیپال کی قربت وصحبت اور شاگردی کا شرف حاصل ہے۔

عام مسلمانوں کی معلومات اور ذہنی کدورت وپراگندگی کو دور کرنے کے لئے چند حضرات کا نام پیش کررہا ہوں جناب سکریٹری عبدالوہاب راعین صاحب، جناب محمد اسلام منصوری صاحب لوہار پٹی، جناب زمیندار صبدل راعین صاحب، جناب حضرت صوفی یار محمد خان صاحب، جناب مولانا رحمت علی انصاری صاحب، جناب مولوی عبدالرحمٰن منصوری صاحب مجھاو، جناب مولوی عبداللطیف راعین ہرنے، جناب انور علی صاحب راعین لگما سابق ممبر ضلع پنچایت دھنوشا ضلع کمیٹی، جناب وکیل توقیر احمد مکرانی بھانٹرسر، جناب مستان عبدالرحمٰن شاہ کپشورہ جناب محمد سلیمان بڑی کمپنی بیتی پٹی، جناب

پہلوان سلیمان شاہ دیوپورا، جناب اسماعیل انصاری جلیشور، حافظ عثمان ادریسی صاحب حاجی مسلم ادریسی جنکپور، منشی عین الحق صاحب منصوری، حمید راعین صاحب نوسوبیگھہ دھنوشا، محمد یوسف صافی جنکپور، نجیب خان جنکپور، محمد یوسف صافی دھبولی، محمد ادریس راعین جنکپور وغیرہم اس طرح مختلف ذات وبرادری اور قبیلہ سے تعلق رکھنے والے حضرات کی کثیر تعداد ملے گی جو حضور شیر نیپال سے دلی عقیدت ومحبت رکھتے تھے اور حضرت کو اپنا سچا دینی مقتدا تسلیم کرتے تھے اور اپنے دینی معاملات میں حضرت کی طرف رجوع کرتے تھے عبدالوہاب راعین سکریٹری مدرسہ قادریہ مصباح المسلمین علی پٹی نے تو وصیت ہی کرڈالی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز حضرت شیر نیپال پڑھائیں گے مگر برا ہو ذات وبرادری کی عصبیت وکوتاہ نظری کا کہ ان کے خاندان وبرادری کے مولویوں نے مرحوم کی وصیت پوری نہیں ہونے دی کہ شیخ صدیقی عالم جنازہ کی نماز پڑھائے گا تو برادری کی ناک کٹ جائے گی والد کی وصیت پوری نہ کرنے کا غم وافسوس مرحوم سکریٹری صاحب کے صاحبزادگان کو اب تک ہے جس کا اظہار مرحوم کا ایک صاحبزادہ کٹھمنڈو کی ملاقات میں مجھ سے کیا تھا!

للہ مسلمانوں انصاف کرو! اگر حضرت شیر نیپال میں ذات وبرادری کی عصبیت اور تنگ نظری ہوتی تو آج ہر ذات وبرادری میں حضرت کی درسگاہ اور چشمۂ فیض سے فیضیاب مفتی خطیب، مدرس ائمۂ مساجد، حفاظ، قرأ، مصنف، مؤلف، اور مضمون نگار جو کثیر تعداد میں موجود ہیں نظر نہیں آتے صداقت خود بخود ذکر دیتی ہے شہرت زمانہ میں قوم وملت کے دردمند وسنو! حسد وہ بری آگ ہے کہ حاسد خود ہی اس آگ میں جلتا رہتا ہے بجز مرگ کے اس کو اس جلن سے رستگاری نصیب نہیں ہوتی ہے حسد ایک ایسا گھنونا گناہ اور پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس لعین سے سرزد ہوا اور زمین کا بھی پہلا گناہ حسد ہی ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ایک بیٹا سے سرزد ہوا کسی کے علم وعمل مراتب ودرجات

عظمت وجاہ وحشم اور شہرت ومقبولیت کو دیکھ کر جلنا یہ ابلیسی کام ہے حاسدین حضرت شیر نیپال! جو حضرت پر ذات وبرادری کے نام پر مسلم اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا الزام لگاتے ہیں وہ بالکل جھوٹ ہے بے بنیاد ہے، بہتان وافتراء ہے هذا بهتان عظيم۔

بلکہ خود وہ لوگ اس جرم عظیم کے مجرم ہیں ذات وبرادری کی عصبیت اور حسد کی آگ انہیں کے دریچۂ دل سے نکلی ہوئی ہے جس نے جنکپور کے مضافات میں اہل سنت وجماعت کو خیموں میں تقسیم کر دیا ہے بلکہ جیبشی وزاہدی کا نام دے دیا گیا ہے اب اپنے گھنونے کرتوت اور عیب پر کذب وبہتان کی سیاہ چادر چڑھا رہے ہیں پناہ بخدا-استغفرالله من ذالك۔

بل سولت لکم انفسکم امرا.ط

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھئے

حاسدین کے لئے حضرت شیخ سعدی شیرازی نے کیا خوب مشورہ دیا ہے۔

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت اوجز بمرگ نتواں رست

فَاعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَار ۔ (الحشر ۲)

ترجمہ: تو عبرت لو اے نگاہ والو!

بارگاہ ﷺ میں حضرت شیر نیپال

میرے اسلامی بھائیو اور بہنو! اگر بنظر انصاف گلستان حیات حضرت شیر نیپال کی سیر کی جائے تو ہر طرف غنچوں کی چٹک پھولوں کی مہک کلیوں کی مسکراہٹ مشام جان وایمان کو معطر کرتی نظر آتی ہے کون نہیں جانتا کہ احقاق حق ابطال باطل حضرت کا طرۂ

امتیاز رہا ہے، درس وتدریس، خطابت وافتاء، اصلاح معاشرہ ردبد مذہباں، تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرواشاعت سلسلۂ برکاتیہ کا فروغ زندگی کے آخری ایام تک کرتے رہے، اپنے دینی خدمات جلیلہ کی وجہ سے اکابر علمائے اہل سنت وجماعت نے آپ کو ملک نیپال میں معتمد عالم دین متین قابل فخر مفتی عقائد اہل سنت وجماعت کا محافظ ومبلغ مفتی اعظم نیپال اور قاضئ نیپال محدث نیپال تسلیم کیا اور اعلیٰ سے اعلیٰ خطابات سے نوازا ہے اور اکابر اہل سنت وجماعت میں آپ کا شمار ہوتا ہے آج ہمارے آپ کے درمیان وہ اکابر نہیں ہیں مگر ان کے فیوض وبرکات ہمارے آپ کے ساتھ ہیں میں صمیم قلب سے دعاء گو ہوں کہ رب کریم اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ کے طفیل ان ذوات قدسیہ کی تربت پر صبح قیامت تک اپنی رحمت وانوار کرم کی بارش عطا فرمائے! آمین

خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر
فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری

حضرت شیر نیپال اپنے عظیم خدمات دینی کی وجہ سے ہی اکابرین اہل سنت کے آنکھوں کے تارے تھے۔ آپ درس وتدریس کے علاوہ تقریر وتحریر اور مناظرہ ومکالمہ کے ذریعہ گستاخان انبیاء واولیاء کو جواب دیتے رہے، تحفظ شان رسالت کے لئے۔

آپ ایک باکردار عالم دین حسن عمل کا پیکر، تقویٰ، طہارت ونظافت اور اتباع سنت میں نمونۂ اسلاف تھے جو عوام وخواص سب پر ظاہر ہے اور آپ کی مقبولیت کی وجہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم کے ساتھ ساتھ عمل کی دولت سے بھی نوازا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے علما کو معزز ومکرم قرار دیا ہے۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور علم دین کی نعمت اللہ تعالیٰ کی خصوصی

نوازش ہے جواس نعمت کی قدر کرتا ہے وہ دین ودنیا دونوں جگہ کامیابی حاصل کرتا ہے اور مقبول بارگاہ الٰہی اور محبوب دربار رسالت پناہی ہوجاتا ہے اور عوام وخواص دونوں کی نظروں میں عزت واحترام سے دیکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس مومن بندۂ صالح کی محبت لوگوں کے دلوں میں جما دیتا ہے اور اس کی عام شہرت ہونے لگتی ہے جسے دیکھ کر حاسد حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہے اتنی طویل تمہید کے بعد میں اپنا خواب بیان کرنا چاہتا ہوں جو حضرت شیر نیپال کے سفر آخرت غم پُر ملال کے بعد پنجشنبہ کی رات صبح صادق کے قریب میں نے دیکھا تھا۔نماز فجر کے لئے بیدار ہونے والا تھا کہ ایک حسین خواب دیکھا کہ بارگاہ مصطفےٰ ﷺ سے نور کی کرن پھوٹ رہی ہے دربار رسالت کے ان حسین مناظر کو جو میں نے خواب میں دیکھا میری زبان وقلم تحریر وتقریر سے عاجز ہے ہاں بیان کی بات یہ ہے کہ دربار رسالت ﷺ میں حضرت شیر نیپال کو حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے آپ دوزانو باادب بیٹھے ہیں کچھ اوراق سامنے رکھے ہیں ایک صاحب مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت شیر نیپال کو حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے اور جو کاغذات آپ دیکھ رہے ہیں یہ وہی مقالات ہیں جو شیر نیپال نے عالمی میلاد النبی ﷺ کانفرنس منعقدہ قاہرہ مصر میں پڑھا تھا اتنی گفتگو ہوئی تھی کہ اذان فجر ہونے لگی اور میں بیدار ہوگیا!صلی اللہ علیٰ النبی الامی وآلہٖ وسلم

خواب بیان کرنے کا مقصد حضرت شیر نیپال کی اور آپ کے خدمات کی سرکار اعظم ﷺ کی بارگاہ عظمت میں مقبولیت وپذیرائی ظاہر کرنا ہے۔اور میرا ایمان ہے کہ خواب میں جو کچھ میں نے دیکھا وہ حق ہے اور حق دیکھا کیوں کہ رسول اعظم ﷺ سے مروی ہے،من رآنی فقد الحق. رہی بات میری زیارت کی تو آپ لوگوں کو حسن ظن ہوگا کہ سرکار ﷺ کی زیارت منظری صاحب کو ہوگی تو میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ سرکار کی یہ کرم نوازش مجھ پر نہیں ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہوگیا ہاں مجھے یقین

ہے کہ سرکار کسی دن اس عاصی پر معاصی (منظری) کو اپنی دیدار کی دولت عظمیٰ سے نوازیں گے۔انشاء اللہ ثم انشاء اللہ جل جلالہ و الرسول ﷺ! ہاں خواب میں جو کچھ دیکھا اس کا نوروسرور آج تک دل ودماغ پر محیط ہے!

کبھی تو قسمت کھلے گی میری
کبھی تو انکا دیدار ہوگا

مجھے اپنی کمی وکمزوری کا اعتراف ہے دعا کیجئے اللہ تعال میری اندر پائی جانے والی کمی وکمزوری کو دور فرمادے اور سرکار اعظم ﷺ کا دیدار نصیب ہوجائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

پنجشنبہ کی شب میں نے دیکھا خواب میں
بارگاہ مصطفےٰ میں حضرت شیر نیپال

ولی راولی می شناسد

حضرت شیر نیپال نے الجامعۃ الحنفیہ الغوثیہ کے مالی فراہمی کے لئے ایک خط کے ساتھ حافظ محمد تسلیم انصاری کٹیا کے پاس بھیجا حافظ موصوف خط پڑھ کر بہت خوش اور حضرت کا فرستادہ سمجھ کر میری اچھی میزبانی کی اور مدرسہ کے لئے مالی فراہمی میں میرے ساتھ ساتھ قصبہ میں گشت کیا لوگوں سے ملاقات کرائی اور مالی تعاون کے لئے اپیل کی مدرسہ کے لئے مالی فنڈ جمع کرایا یک شبانہ روز میرا قیام مدرسہ مظہر العلوم کٹیا میں زیر سایۂ عاطفت صوفیٔ باصفا حنیف ملت حضرت علامہ مفتی محمد حنیف قادری قطب نیپال کے ساتھ رہا حضرت کو میں زمانۂ طالب علمی سے جانتا تھا جب میں الجامعۃ اسلامیہ رضاء العلوم کنہواں میں زیر تعلیم تھا آپ سالانہ امتحان کے لئے بحیثیت ممتحن تشریف لاتے تھے لباس میں سادگی منکسر المزاجی خوردہ نوازی مشفق وکرم گستر تقویٰ وطہارت کا پیکر متبع

سنت اور ایک خداترس عالم باعمل آپ کی ذات تھی آپ کے فیوض وبرکات اور تعلیم وتعلم کا ثمرہ ہے کہ ایک چھوٹا سا گاؤں گلشن علم وادب مدینۃ العلماء گلاب پور ہو گیا۔ حضرت صوفیٔ باصفا حنیف ملت قطب نیپال نے بوقت شب درمیان گفتگو فرمایا کہ حضرت شیر نیپال علم وعمل تقویٰ وطہارت اتباع سنت میں اپنی مثال آپ ہیں ناشر مسلک اعلیٰ حضرت ہیں مذہب ومسلک کا جو کام ہمارے ہم عصر علما کو کرنا چاہیے تھا وہ نہ کر سکے ہمارے ہم عصر علما تحفظ عقائد اہل سنت ومسلک اعلیٰ حضرت کا کام کئے ہوتے تو وہابیت ودیوبندیت نیپا میں نہ پھیلتی اللہ کریم کا کرم اور احسان ہے کہ حضرت شیر نیپال جیسا عالم مسلمانان نیپال کو عطا فرمایا۔ جو درس وتدریس تبلیغ دین حنیف، احقاق حق ابطال باطل اور مسلک اعلیٰ حضرت پر عمل میں امتیازی شان رکھتے ہیں صرف چند سالوں میں اپنی للّٰہیت وخلوص اور حسن عمل کی وجہ سے نیپال کی فضاء پر چھا گئے ہیں جس کا اعتراف مخالفین بھی کرتے ہیں درمیان گفتگو جذباتی لحظہ میں فرمانے لگے کوئی مانے یا نہ مانے میں کہتا ہوں حضرت مفتی جیش محمد نیپال میں اسلام وسنت کا معجزہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات جاری وساری رہے حضرت شیر نیپال نے صحرئے نیپال میں گلاب کی کھیتی کی ہے سنگلاخ زمین پر گلاب کی کھیتی کرنا سب کے بس کی بات نہیں حق تو یہ ہے کہ جنکپور علاقہ کے مدارس جن میں بیرونی طلبہ مطبخ میں ہوتے تھے حضرت شیر نیپال کے الجامعۃ الحنفیہ الغوثیہ۔ میں طلبہ کی کثرت کو دیکھ کر اپنے مدرسوں میں طلبہ کی تعداد بڑھا دیا ہے اور علاقہ کے مدارس الجامعۃ الحنفیۃ کی تعمیری وتعلیمی کام کو دیکھ کر متاثر ہوئے اور اپنے مدرسہ کے تعلیمی اور تعمیری کام کو ترقی دیا ہے۔

چمن میں پھول کا کھلنا کوئی کمال نہیں
رہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

میں حضرت حنیف ملت حضور صوفیٔ باصفا پیر طریقت حضرت مفتی محمد حنیف قادری

قطب نیپال کی باتوں سے کافی متأثر ہوا سچ کہا ہے کسی نے کہ

ولی را ولی می شناسد

صوفیٔ باصفا حضرت حنیف ملت قطب نیپال کے آئینہ دل نے حضرت شیر نیپال کو پہچانا اور ایک قطب نیپال نے اپنے بعد قطب نیپال کا اعلان کر دیا کہ حضرت شیر نیپال اپنے وقت کے قطب نیپال ہیں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کرام اور علماء حق سے محبت واحترام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بجاہ سیدنا ومولانا محمد النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین